هو المستعان

یہ دو کتاب مستطاب

یعنے پنچھی باجا المعروف بہ منطق الطیر

و منگن مع فرہنگ جو حقیقتاً اسرار الٰہی و

و رموزات نامتناہی کے گنجینے ہین کاتبون کے

سہو کے سبب سے ان کے اکثر مقامات مین غلطی واقع ہو

گئی تھی سو عاصی غلام حسین بنہایت صحت کے ساتھ ان کے چند قابل

و عمدہ مشایخین سے ان نسخون کو صحت کو پہنچا کر بڑے

تحقیقات کے ساتھ مطبع نعیمی مین

غلام رسول کے خوشخط سے

میر باقر علی کے

چھپوایا ہے

سنہ ۱۳۰۷ ہجری

متن منطق الطیر حاشیہ مین منگن

داخلہ نمبر ۱۸۷۸
فن نمبر ح ۲۵۱
کتاب نمبر ۱۲۹۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای پنچھی بولے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کی بلند آواز کر

شوق سوں ایسا اچایک چہچہا
جو سنے ترلوک کے عالم لبھا

گلشن وحدت ہے تیرا آشیان
احدیت کا راز سب تجھ پر عیان

واحدیت کا تجھے اسرار بار
تجھ پہ ہی واحدانیت کا راز دار

تو جو جام عشق کا ہے می پرست
تو لیا ہی لذت جام الست

کیا کہوں ایسا ہے شیرین سلوک
جانے تیری بات سنتے پیاس بھوک

تازہ کر اب تک زبان توحید سوں
دور کر ہے شرک اور تقلید سوں

پاک دل سوں یاد کر اس پاک کو
جو دیا جی اس مٹھی بھر خاک کو

نیستی سوں ہست کیتا یہ جہان
سات طبقان دھرتری نوں آسمان

خالق جان صانع ہر جز و کل
جس کی پیدائش ہے یہ سب خار و گل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

خار بو لینے تو بے علت نہین — گل کو دیکھنے تو بے حکمت نہین
دوزخ و جنت نہین بے مصلحت — خوب ہی معلوم اسکو اسکی گت
کھول انکھیاں دیکھ یہہ سب کائنات — کیا یہہ حیوان کیا جمادی کیا نبات
کیا زمین کیا آسمان کیا چاند و سور — کیا رین کیا دنیس کیا ظلمات و نور
فکر کر دیکھے تو کوئی بیکار نہین — نین ہی ایسی شی جو پھر درکار نہین
نا ہلے کوئی بات اسکے حکم باج — لیکن اسکو کسی کچھ نین احتیاج
نا زن و فرزند اسکو نا مثال — ملک اسکا بے شریک و بے زوال
ہی منزہ رب وہ پروردگار — نا دسے قدرت کو اسکے انت پار
بھیس مین تنکے کبھی دکھلائے دنیس — دنیس کا تنکو کبھی دیتا ہے بھیس
گرچہ ضد ہے اگ پانی خاک و باد — اسکی قدرت سون ہی چلد و نین بھاو
او کیا جیکر سون آدم کا وجود — پن دلایا تس فرشتون سے سجود
جب ہوا نمرود مغروری سون مست — نیم جان مچھر نے کیتا اسکو پست
کیا عجب تیری سکت سون اے دھنی — جو جنا سنگ سیہ نے اونٹنی
تو دیا دو پھانک کر دریائے نیل — ہو گئی موسیٰ کے لشکر کو سبیل
جب ابابیلان کو تون فرمان دیا — ابرہا کی فوج کو غارت کیا
تون کیا جب لطف سون اپنی نظر — آگ گلشن ہوئی خلیل اللہ پر
قدرت اپنی جب تو دکھلانے پہ آئے — گل گئے سو نا دھر کر جیو پائے

ہی مطلق کو تون گویا کیا ... درسن جتی سب فصیحان نے لیا
بچارہ پنچھی کات کر یکتھار کوٹ ... جی دیا جا رو نکوئین یہہ بات جھوٹ
ہی خدا تجھکو خدائی سا نہ وار ... جی ہے تیرے قدرتان یون بیشمار
کسکون اندازہ جو تجھہ قدرت کو پائے ... آدمیان یہان ہوش و گوشن اپنا گنوائے
کیا ہماری فکر کیا وہم و قیاس ... کیا گمان جو ہوسکین قدرت شناس
فکر اس کو پنچے منے حیران و دنگ ... عقل اس مارک منے ہی کہنہ لنگ
کہان یہہ ذرہ کان وہ خورشید منیر ... کہان یہہ قطرہ کان وہ دریائے گنبیر
کہان مچھر بیچارہ اور سیمرغ کہان ... کان زمین پاتال کی کان آسمان
کیا ہی چیونٹی اور کیا اسکی نظر ... ملک جم کا کیون سکے او دیکھہ کر
کیا یہہ قدرت نین ہی جسکو انت پار ... کیو خدا کوئی کر سکے اسکا شمار
کیا زبان میری کہان تیری ثنا ... آسمان بو ثان سو کیونکر ما پینا
عجز بس ہے مجھہ کو اس وادی منے ... وادئ پر حیرت آبادی منے
عاقبت مین بندگی کی راہ سون ... پہنچو بندھا ہون لا و الا اللہ سون
لا و الا اللہ کی برکت سون مجھہ ... بہرہ ور کر دین کی دولت سون مجھہ
یا الہی لا و الا اللہ سون یہہ ... اس جہانکا توشہ دے ہمراہ یہہ
لا و الا اللہ سون میری زبان ... کر کشادہ جس گھڑی ہو نزع جان
لا و الا اللہ کا دے مجھے چراغ ... گور مین میرے کری جون نور زاغ

کیا ترا کلمہ محمد کا ہے یو — دستِ غیبی گنج سو جدکا ہی تو
دے مجھے اس وقت سویون دستگاہ — جے بچھے دنیا و دولت پر نگاہ
لطف سون ای دین و دنیا کے دھنی — کر مجھے گنجِ قناعت کا غنی
شوق مین اپنے مجھے سرگرم رکھ — دین اور دنیا مین میری شرم رکھ
بخش دے بے میرے گناہانکو تمام — بخشنا تیرے نزدیک نین کچھ بھی کام
گرچہ ہین میرے گناہونکو شمار — بس ہے تیرا فضل پک ای کردگار
اُنکو میرے گناہان پر نظر — اُن نظر یارب اپس کے فضل پر
کیا سو ہین ہون رزق پروردہ ترا — صرف ہی پک لگ پرگنہ بردہ ترا
جیون مجھے پالا ہی تیون مت دے عذاب — نا دباوے ہر وضع لکری کو آب
شیخ عطار آشنائے سوز و ساز — کیا کہے ہین طرفہ نقل جان گداز
کس مسافر کون ملیا کین راہ زن — لوٹ لینے اسکون لایا گھر کدن
بعد ازان لانے گیا بیگی سون تیغ — تا ستے سرکات اسکا بیدریغ
از قضا بھوکا اتھا بیچارہ او — کا دی روٹی اسے رہزن کی جو
ہاتھ لے کھاتا ہی روٹی جو لگین — لے کے آیا تیغ رہزن تو لگون
دیکھ کر پوچھن لگا رہزن کہ یو — کن دیا روٹی کہا تیرے بچھ جو
بعد ازان او راہزن شمشیر دست — پیش آیا عذر خواہی سون نشت
کای مسافر جا تون اب آزاد ہے — مار نا روٹی کھلا بیداد ہے

پس کہے ہیں عاجز کی سوں شیخ کیا | ہای خداوند کریم مہربان
ہیں تو تیرا رزق کھایا سب عمر | پس مجھے بھی فضل سوں آزاد کر
یوں دعا مانگے ہیں گرچہ شیخ الیس | بخش دے وجدی کوں ای فریاد رس

در نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ای میرے پیارے پنچھی جیو کے سجن | بول میٹھے لب سوں کچھ میٹھے بچن
ای شکر گفتار راویں بات کر | بات ہر یک جیوں میٹھی یا بات کر
نعت سوں احمد کے کھول اپنی زبان | پنچھی ہی وہ سیمرغ قاف لامکان
شاہ باز اوج مازاغ البصر | ہدہد ایوان باغ ہشت در
بلبل گلزار فردوس برین | طوطی شیرین زبان طوبی نشین
اور رسول ہاشمی محبوب رب | سرور ملک عجم فخر عرب
صاحب معراج تاج انبیا | رہنمای اولیا و اصفیا
آفتاب شرع شمع بزم دین | نور عالم رحمت للعالمین
صدر عالم بادشاہ دو جہان | پیشوای آشکارا و نہان
بہترین و بہترین کائنات | سایہ حق آفتاب نور ذات
جب پڑیا اس نور کا روشن جھلک | صورت ہستی لیا ملک و ملک
اصل موجودات انکا نور ہے | جس تی مخلوقات یو معمور ہے
نو سپہر ان کے ہیں نو دو نوں جہان | سب یک ذرہ نو جہان کیا دو جہان

تو نبوت دو جہان کی اپو ہو بی
یس ہوا واجب انھون پر حشر لگ
اج لگ ایسا بی کوئی نین ہوا
حشر لگ ہوتا نہین ہے کوئی بی
کوئی ایسا جی دو جگ فرمان تلے
تو نبوت ختم حق ان پر کیا
جسکی انگلی کی اشارت سون چندر
سو ہوا دو نون کھویا کے درمیان
دیکھ سرعت انکی اس امت منے
کا فران پر بھی کیا نین حق عتاب
گرچہ عیسیٰ قُم باذن اللہ کر
مصطفیٰ کے امتی بعضی فقیر
کیا شرف یو جو کہے ہین مصطفیٰ
حشر کے دن سب زبانان ای فلان
قرب کون انکے ہی او ادنیٰ مقام
جان بخشیگا کس کا کسکون آسرا
ای گناہ گار امتان کے عذر خواہ

الٰہی سبز جہان کی اپو ہو بی
امتی کہلائے ان کے سب دو جگ
گرچہ ہر جا ہر نبی ہر کین ہوا
جسکی امت جز و کل ہوئی ہے سبھی
ہر نبی ہر تھا ہر کین تھے وہ لے
کی ہزاران معجزے ان کو دیا
ہو گیا دو پھانک نیلی چرخ پر
نقش تھا مہر نبوت کا عیان
مسخ ملون نین ہوا ملت منے
نین بٹھایا عہد مین انکے عذاب
گور سے مردے اٹھائے ہین مگر
قم باذنی کر اٹھائے ہین جو ہیر
عالم امت کے مرے ہین انبیا
کوئی دینگے نا بجز انکی زبان
کیا اچھے اسی زیادہ والسلام
آسرا ہے خواجہ ہر دو سرا
مانگ لے حق پاس میری بھی گناہ

اگر بھانت اے توں بھار لانا
اتی کر تا توں بہانا
انسیں کی اس کے کلام
اگر سبحن باغ میر ابرایا سخن

بجے جاسی تجھ کوں بھی دو نرچ سوں ہوئے	سر او جدی کونین تجھ باج کوئے

خطاب با ہدہد

واہ واہ ای ہدہد ہادئے راہ	ہی تجھے معلوم ہر وادی کی راہ
ای صبا کے شہر پہ تیرا گذر	تا سلیماں کو دیا توں خوش خبر
تا سلیماں کا ہوا توں رازدار	تو تجھے ہی تاجداری سبا زوار
کر اس کے دیو کوں بیگی سوں بند	بعد ازاں بت کر سلیماں سوں اشنا
بند کر نا نین جلگ اس دیو کوں	کب سلیماں سوں ملیگا جا کہ توں

خطاب با موسیچہ

واہ واہ ای یار مشہور لے کنجن	ای ہمیرے دل کے لگن جیو کے سجن
توں الس کا جب سناتا ہی گلا	ہو کے جاتا ہے ہر اول مبتلا
تار سی آہ ہی تیرا موسیچہ نام	تو کرے موسیٰ منجن حق سوں کلام
نفس کے فرعون کوں کر مار چور	اس زمان میقاد سوں ہو مرد طور
اس کلام بے زبان دے بے خروش	کان سوں سن ہو سمجھ بے فہم و ہوش

خطاب باسعود

واہ واہ ای بھائی رادین واہ واہ	ای مرجیو کے اسادین واہ واہ
واہ واہ پیارے تجھے طوبی النین	تن پو حلہ گلین طوق اہنین
کر اول نمرود کوں اپنے ذلیل	پس اگن میں بیٹھ جا کر جوں خلیل

تجھ کوں جسم ابرار کہ
تجھ کوں شرف نہ ہونے
عشق سے نمیں
اول توں جلا جو ہوئے سعود
تجھ کر اس کے تو ہمیں نفس
عشق کوں ایسی جنون میں نفس
توں نوں ایسی شراب میں لے
تواونس ایسی آفتاب میں لے

توں جمیل دیکھ
انند ابرا بتا تجھ
سے نمیا تجھ

نفس کے نمرود کون توں چھوڑ کر
نین اگن کا ایک ذرہ تجھکون ڈر

جب توں اس نمرود سون فارغ ہوے
کیون نہ طوق آہنین تجھکون ہوے

خطاب بالطوطی

واہ واہ ای مست کبک خوشخرام
واہ واہ ای عشق کے سرمست جام

مار اس پربت مین ایسا قہقہہ
جے پڑے ساتون گگن مین چہچہہ

کال اس پربت سے تن کو دکھ دینے
تا پتھر سا دل ترا اتنی جنے

آوے جب وہ اونٹنی تیر مندھر
کالویان سون پایگا تون شہد و شکر

پس خوشی سون اونٹنی آگے چلا
تا کہ صالح آئین آگے پیشوا

خطاب باکبک

واہ واہ ای شاہ باز تیز خشم
بند کب لگ یون ہیگا تیز چشم

نامۂ عشق ازل کون گل سون بند
بعد ازان کر بت سلیمان سون انند

عشق مادرزاد کر دل سون بدل
تا ابد آوے نظر مین اور ازل

چار بچا نسلے اپنے تن کے توڑ ڈال
بعد ازان جا غار وحدت کا سنبھال

جب ترا دل غار مین پکڑے قرار
صدر عالم ہوئے تجھکون یار غار

خطاب با شہباز

خوش خوش ای دراج الست
جام سے قالوبلا کے مست مست

توں سنیا ہے جو کہ آواز الست
مست بلا کے نفس کا ہو نہ پرست

تو بلا ہی تجھکوں گرداب بلا	اس بلا سوں خوب ہے کرنا گلا
نفس کوں عیسی کے نمنی توں جلا	راگ سوں دردِ دل کے دوپن جلا
جب کریگا یوں جلا کر نفس خاک	پیشوا ہو دینگے روح اللہ پاک

خطاب بادراج وبلبل

واہ واہ ای بلبل گلزارِ عشق	واہ واہ ای تجھے بیمارِ عشق
شوق سوں دل کے ذرہ مرغول اٹھ	دردِ دل میٹھے صدا سوں بول اٹھ
ایکدم الحانِ داؤدی اچا	جیو کوں جگ کے کر اس کا مبتلا
ذرہ داؤدی کا ہے خواہش اگر	اس طرح کے نفس کوں جوں موم کر
جب طرح اسے موم نمنی ہوئے نرم	عشق میں تو آوے جوں داؤد گرم

خطاب بالطاؤس

واہ واہ ای مورِ دربانِ بہشت	غم سوں یکدم کیوں اٹھ تو خوش سرشت
سانپ کے سنگ نے کیا ہی تجھکوں خوار	تا پڑیا ہے دور توں جنت سوں بھار
نفس نے کیتا ہے تیرا دل سیاہ	گم کیا ہے سدرۂ طوبی کی راہ
جب لگوں مار یا نہیں اس مار کوں	پائیگا توں کس طرح اسرار کوں
مار ڈالیگا توں جب یو مارِ زشت	پائیگا آدم کی سنگت سوں بہشت

خطاب بابطیں

واہ واہ ای تیز رو تجھ تیر	ہی تیرا دل نور کے چشمے سوں سیر

توں سو ظلمت کے کوئے میں بند ہے
زر و اندھار اور جاں سرگند ہے

اس کوئے سوں نیں نکلی اس کوں نکال
رہے روحانی اجالے کا خیال

اس کوئے سوں بھار آ یوسف نمن
مصر میں یوسف سا اپنا کر وطن

ہوئیگا جب مصر کا توں بادشاہ
پائیگا مجلس منے یوسف کی راہ

خطاب با قمری

واہ واہ ای قمری دسانا ہو
تجھ عجب تیرا ہی یو آواز ہو

ہونکو مغرور اس آواز پر
دم پکڑ رہ مچھلی اپنے کوں ترک کر

جب ہیگا دم پکڑ مچھلی نمن
کر سکیگا قعر دریا میں وطن

قعر دریا کیا ہے دنیا بیوفا
دیکھتا ہے جستی توں سو سو جفا

ہوئیگا جب اس کے موجاں سوں خلاص
مونس یونس کرینگے تجھ کو خاص

خطاب با فاختہ

واہ واہ ای فاختہ شیریں صدا
توں کرے رٹ حق کا اتھر کر یو صدا

ہی تری گردن میں جو طوق وفا
بیوفائی سوں نکر دکھلا جفا

گر خودی سوں ہی تجھے یک مو خبر
بیوفا سمجھینگے تجھکوں سر بسر

گر خودی سوں بھار بیخود ہو کے جا
بعد ازاں معنی طرف توں لی لجا

ہوئیگا جب تجھکوں معنی میں ثبات
لا کو دیوینگے تجھے آب حیات

خطاب باباز سفید

Checked
1987

واہ واہ ای باز کے جلے واہ وا — رہے بیرے دلمین مولا کی ہوا
کرسی سب چھوڑ دے ہو سرنگون — درد سون کر اپنے دلکون غرق خون
کر تجھے ہی ہمت معنی بلند — دلکون اس مردار دنیا سون نہ بند
نا دنیا پر نا عقبا پر نگاہ — رکھ ہنر ان سر پر بزرگی کا کلاہ
جائیگا دونون جہان سے جب گذر — بیٹھ ذو القرنین کے جاما تھ پر

خطاب بای مرغ زرین

واہ واہ ای مرغ زرین واہ وا — واہ واہ ای آتشین ساز و نوا
ہو تجھ انگے آئے دے اسکون صلا — ہو تجھ کر جک جیوتی جگ سون کر گلا
جال ڈالیگا جو تجھ پو ہی سو جب — حق کی معانی انگے آوینگی تب
جب ہوا تون واقف اسرار حق — کر اسکون واقف درگاہ حق
جب ہوا تون کام مین حق کے تمام — تون تره سے حق رسیگا والسلام

آغاز کتاب پنچھی باچا

یکدن سب جگ کے پنچھی جانور — ملکے بیٹھے جمع ہو نک تھار پر
شوق سون دلکے لگے مزغولنے — ایک یکستی راز دل کا بولنے
تا کہان با تو ہمن یکلی بات لین — جے نکھیا تکا بادشاہ کوئی سو کون
ہی ہر یک فرقے مین ہر یک بادشاہ — نین ہمنکو بادشاہ سو کیا گناہ
بادشاہ نین سو ہمن یکسے کو اہی — کام اگر کچھ ہوئے تو کس پاس جائین

یہہ جہان تو نین ہے بیخوف و خطر
کوئی زبردستی کرے تو بہائین کان
کیون بچے دکھوال بن بکریان ہند
ای دریغا بادشاہ نین کیا کرن
اسرا نین سوکرین کیون زندگی
اسوخا بچھانے کیتے سب بچار
ای عزیزان بات یو کرتے ہین کیا
کئی پڑے ہین اسوخا غفلت منے
کوسون توبہ کرو توبہ کرو
بادشاہ کو نین کنا کیا بات ہے
وو تمھارے باج کچھ محتاج نین
بادشاہ کو نین کنا نین ہے روا
بادشاہ کو نین کنا واجب نہین
کر نہین اس بات کی تمنا خبر
نین پچھانا ہون ایس کے شاہ کون
کئی مدت لگ مین سلیمان کے سنگات
نین ہوا یک تل حضوری سون جدا

الحذر خوف و خطر سون الحذر
دادا اپنے رنج و غم کا پائین کان
باج مالی باغ مین پڑتا ہے کھند
دیس اپسی کی زندگی کی کیون بھرین
جکہین ہے یو زندگی شرمندگی
بول اتھا ایسے مین ہدہد نامدار
دلمین جیسے سواس یو دھرین کیا
کفر ہے یو ملک اور ملت منے
بادشاہ کی ذات مین شک نا دھرو
وو سو ہے قیوم اسکی ذات ہے
بادشاہ کو نین کنا جانا نہین
یہہ تمھاری بات ہے باد ہوا
وو سو ہے برحق و لے طالب نہین
بات میری تک سنو چیکان دھر
ڈھونڈ کر پایا ہون اس درگاہ کون
صدق سون حاضر رہا ہون دیس رات
راز دان اسکا ہوا ہون مین سدا

وو مجھے اپنا بندہ سمجھے مدام
اور ہے نا باج میرے یک نفس
بولتے ہیں مجھکو پیک نامہ بر
ہیں سلیماں کا لجایا خط شتاب
وو دیا مجھکوں نشان اس شاہ کا
تو پوچھا ہوں شہ کو ہیں تحقیق کر
کیا کروں جو کوئی مجھے ہمراہ ہیں
جے تمھیں سنگتے ہیں چلنے میرے سنگ
جے تمھیں سنگتے ہیں شہ کی تو خبر
سنگ مستعدی کر و چلنے بدل
پردۂ غفلت سوں آنا بھار آب
بادشاہ ہے وو ہمار اپنیں خلاف
ہے سچی سیمرغ اسکا نام پاک
کی کر دراں سوں ہے پردے درمیان
نور اور ظلمت کے اسکوں کی حجاب
اسکوں نا کوئی پائے بغیر از جان پاک
عشق بن استھار کوئی نا جا سکے

میں اچھوں اسکا سدا جی سے غلام
منجھ سنگیں ہدہد کوں اتنا قدر ہے
میں گیا شہر صبا کوں مار پر
لا دیا بلقیس کا پھر میں جواب
شاہ یعنے سایۂ اللہ کا
بات یو دل میں رکھو تصدیق کر
شوق سوں میرے تو کوئی آگاہ ہیں
میں ہمیشہ حاضر کھڑا ہوں بند سنگ
میں ہمیشہ حاضر کھڑا ہوں بند کمر
جب لگوں آتیں کھڑی سر پر اجل
جیب سوں کرتا ہی تک اقرار اب
سات دریا یا یعنے کوہ قاف
عاشقاں کا ہے گریباں جستی چاک
نا اندیشہ جا سکے نا فکر دھان
یہ عجب جذبے اپلے او بے نقاب
عقل اس وادی منے ہی یت ہلاک
بے نشاں کا کوئی نشان کیا پا سکے

تا کسے معلوم ہے اسکا کمال | فکر عاجز وہم کون کیا ہے مجال
فہم اسکے بوجھ مین حیران ہے | عقل اِس مارگ مین سرگردان ہے
عشق کے چھندے پھلی مین جب پھرین | لکی ہزاران سیس جون چند وارین
بسکہ مارگ بحر و بر کا ہے دراز | بوالہوس سب ات مین ہوتا ہی دراز
سخت اُس مارگ کون ہونا شیر مرد | جن سکن سو سب جاتا پیچ و درد
تا رکھے جو دلمین پروا جان کا | وو سچا ہے مرد اِس میدان کا
جیو تو جاتا باج کیا آتا ہے کام | بات کیا زیادہ ہی استی والسلام

سوال کردن مرغان از ہدہد

بعد ازان سگلی پچھی شیرین مقال | ہدہد ہادی سون یون کیتے سوال
ہی اگر سیمرغ شاہ بے نشان | بے نشانکا کیون نشان پایا جہان
مرغ زیرک نے دیا تب یون جواب | ایک پر کین بادشہ عالی جناب
خوش اُڑا جاتا اتھا آسمان پر | جھڑ پڑیا بازو سے اسکے ایک پر
دیکھ کر اِس پر کون سگلی خاص و عام | ہر کسے تصویر کھینچے بالتمام
بے تفاوت صورتِ سیمرغ سب | جگ منے پیدا کئے نقش عجب
ایک پر کا یو سگل پرکار ہی | نقش کا سیمرغ کے آثار ہے
دیکھ اُسے عالم ہوا ہی مبتلا | ہے اجھون سکلے جہا نمین غلغلا
یو نبی کا قول ہے اس دین مین | علم سکنا گرچہ ہووے چین مین

یہاں توں دستا ہی معتاری عزیز	یک ذرہ کرنا ہے تک فکر و تمیز
علم نو ظاہر نہ تھا اُس وقت پر	صرف و نحو و فقہ و تفسیر خبر
کوں ساوہ علم ہے ای باشعور	ڈھونڈتے پھنے جانا جیسے اتنا ضرور
چھوڑ دے اسبات کوں وحدی اتا	بول توں اُنگے اپس کا مُدعا
جیوں قصہ عذر نے یوں ظاہر کیا	اِبات کو اسبات پر آخر کیا
ای عزیزاں جو تھیں یں مرد راہ	بات لگنا کر اگر ہے عشق شاہ
بعد ازاں سگلی سمجھی اسبات سوں	صبر ہوش ابنا گنوائے ہات سوں
ہر کسی کے دل منے بے اختیار	عشق نے سرخ کا بکڑیا قرار
مشفق ہو عزم کیتے راہ کا	شوق پکڑے شاہ کی درگاہ کا
لیکن آخر دیکھ کر مارگ کٹھن	ین دسیا حیلہ کیسے کچھ عذر بن
ہر جا و عذر ہر یک بات کا	درمیان لانے لگے بر وقات کا

عذر اول مردِ بلبل

سوں کیتی عذر بلبل نے اول	بجے مجھے یں پھول بن یک لحظہ کل
معتر مین میرے بھنی ہے گو گل	بلکہ بال بال ہے سب تن ین گل
عشق گل سوں بندھی نت چت مرا	ین ہے دوجی بات ہرگز مت مرا
جگ منے غوغا ہے میرے عشق کا	کچھ عجب سودا ہے میرے عشق کا
مانک میری جگلی ہے جو گدھن	خلق میں مشہور ہے میری لگن

کسکون ہی میرے من سودا ے عشق / کون ہی مجھ سار کا سودا ے عشق

ہی ہر ایک گلزار مجھ سون پرخروش / عاشقان کے دل منے میرا ہی جوش

عشق جب مجھ دل لاتا ہی زور / دل مرا دریا نمن کرتا ہی شور

کان ہی داود جیسا مبتلا / جو سناون ہیں اُسے اپنا گلا

نغمۂ داود سون پاچون زبور / گرستون عشاق کا دل چور چور

ہی ہر ایک میرے سخن کا تازہ راز / ہوئے ہے ہیں سب رگان جون تار ساز

حیف کوئی اس راز کا محرم نہین / ساز اور آواز کا محرم نہین

کان دھر آواز میرا جن سنے / مست و بیخود ہوا پس کا سر دھنے

کھولتا ہی جب مرا معشوق لب / دل مرا سینے منے کھلتا ہی تب

پاس اس معشوق کی ہین پاون جان / شوق سون پرواز کر جاون ہان

جب گھڑی گلشن منے کھلتا ہی پھول / دل مرا مستی منے تب جاتا ہی پھول

جب نکل جاتا ہی گلشن سون بہار / جیو مرا تب غم سون ہووے داغدار

خوش نہین لگتا مجھے پھر بولنا / زہر دستا ہی مجھے لب کھولنا

گل بنا لب کھولنا مجھ نا سہاے / ذرا ن بلبل گل بنا کوئی کیونکر پاے

چھوڑ کر ہین پھول بن جاون کہان / ڈھونڈھ کر سیمرغ کون پاون کہان

عشق گل مجھ ناتوان بلبل کو بس / کیا مجھے سیمرغ کی لایق ہوس

ہین کہان سیمرغ کی درگاہ کہان / مجھ کون اس کی بارگہ لگ رہ کہان

در صفت معراج

طی کروں میں کس طرح راہِ دراز — کان سوں پاؤں بات کا یں برگ ساز

برگ میری بات کا صد برگ بس — دیکھتے جسکو پڑے دل میں اُمس

بس ہے میرے جی کوں عشقِ سُوۓ گُل — مغز میں میرے ہی کافی بُوۓ گُل

جوابِ دادنِ ہُدہُد

بعد ازاں ہدہد نے یوں دینا جواب — عشق نے گل کے کیا تجھ کوں خراب

جانتی نیں توں کہ گُل ہے بے وفا — بیوفا سوں جیو لگانا کیا نفا

خوب تر ہر چند ہی گُل کا جمال — لاکن اُسکوں آئے ہفتے میں زوال

حُسن میں جسکے خلل آوے شتاب — کاملاں کو عشق اُسکا نیں صواب

چھوڑ دے ای نامِ گُل جے ہر سحر — تجھ کو خوش ہنستا ہی مُودکر جانور

عاقبت گُل دُکھ دکھاویگا تجھے — عشق ہے گُل کا رُلاویگا تجھے

حکایت درویشی کہ بر دخترِ بادشاہ عاشق شدہ بود

نقل کرتے ہیں کہ تھا کوئی بادشاہ — ایک بیٹی تھی اُسے جوں رشکِ ماہ

خوش لچھن سُندر نہیت صاحبِ جمال — زُلف دِل کا دام اور دانہ سو خال

فتنۂ غمزہ نیں رہزن نگ ادا — عاشقاں مارے تے جستی سدا

لب میں امرت مکھ منے آبِ حیات — بات سوں اُسکے گلے شرمندہ نبات

سور سے مکھ کی بہتی جب روشنی — ہور ہے تب خلقِ عالم در سنی

از قضا ایک روز او خوش سار نار — شہر کو نکلی اتھی کیتیں ہو سوار

ناگہاں مارگ منے کوئی یک فقیر — دیکھ کر اسکوں ہوا یمیں اسیر

چاند سی مکھ کی نظر آئی جو حور — ہور تھا درویش یو اسکا چکور

ہاتھ میں روٹی اتھی آدھی سوکھیں — گر پڑی اُس بیخودی کے وقت کین

پینہ شسندر مکھ دیکھ اُسکا سکتا — جلد تر انگے سوں گئی گھوڑا دتا

اُس سبی کوں دیکھ کر او بے نوا — دکھ نو دیل کا اثر سمجھا نوا

عشق کے بس میں پڑا آزاد مرد — ہور یا یکبارگی سد بد سوں فرد

نیم جاں جو تھا اُسے اور نیم توت — ہاتھ سوں دو نوں گنوا ڈالا ترت

پھاڑ کپڑے سٹ دیا تن کی لجا — ڈھول اُسکے عشق کا جگ میں بجا

غم منے جھڑنے لگا نت رات دیس — بھیج گیا تن بدگئی سرپر کی کیس

نا اُسے کھانیکا اور پینے کا ہوش — یاد کر دھن کوں کرے نت تھ خروش

یو نچہ گذرے دکھ میں اسکو ستا سال — سوکھ جا کر تن ہوا کاڑی مثال

مدعی اُس راز کا سنکر خبر — سیس پر درویش کے باندھا کمر

تا گیا یہ بات دھن پر ہوئی عیاں — تو گدا کوں اُن بلا لیتی نہاں

کا نمیں اُسکے کہی اے بے نوا — تیں کہاں اور توں کہاں اے داہ

اُٹھ ابا توں بیگ جا یہاں سوں نکل — تیں تو بیہرے جی یہ آیا ہی خلل

ب رقیباں ناگہاں کیں سعی ملاین — کاٹ سر تیرا تجھے لہو میں نھلاین

بعد ازاں دیا گدا نے یوں جواب — تیں ابا کچھ زندگی سوں مجھکوں لاب

دھو ستا ہوں میں تو اس دن جیو دست	دیکھ کر تجھ کوں ہوا جس وقت مست
اب مرا ایک عرض ہے سچ بول توں	کیوں ہنسی اس روز میرا دیکھ یوں
جواب دیتی بعد ازاں وو لب شکر	میں ہنسی تیرے خیال خام پر
جے کہاں میں شاہزادی توں کہاں	جب گنوایا ہاتھ کا بھی قوت جان
یہہ سخن اس سنگدل کا جو نکہ تیر	لگا سو بلبل جی دیا فقیر

عذر آوردن طوطی

آئیا پس بعد ازاں وو لب شکر	تن پہ بانا سبز گل میں طوق زر
جو کچھ تھی یاقوت لب جن پانچ جوش	رشک کھاوے جسکے پر سوں پانچ جوش
لعل سوں اپنے ستیا گوہر بکھیر	شہد سے لب ان کیا شکر کی ڈھیر
عذر خواہی سوں اول درپیش آ	پس کہا ہدہد کوں توں ای پیشوا
کیا کہوں میں کچھ کہا جاتا نہیں	چپ رہوں تو چپ رہا جاتا نہیں
بولتا ہوں تو رکھیں زنجیر میں ڈال	دم پکڑ رہنا تو دستا ہے محال
گرچہ ہے مجھ خضر کا تن پر لباس	خضر کے چشمے کی لی ہوی مجھ کو آس
پائیگا جس دن مجھے آب حیات	آرزو دے لگا لگیگا مجھ کوں بات
پائیگا جس روز او چشمہ مجھے	سوں سیمرغ جی کا سب اس دن مجھے
بس ہے مجھ کو خضر کے چشمے سوں آب	کاں مجھے سیمرغ کے ملنے کی تاب

جواب دادن ہدہد

بول اتھا ہدہد کہ ای نامرد توں	دل اپس کا کیوں بندھا ہی نیہ سوں
بھی توں جانا باج کیا کام آئیگا	کیا نفع اس جیو نے کا پائیگا
جان فدا جانان پہ کر مرداں نمن	تن منے کب لگ کریگا جیو جتن
وار سٹھ اس جیو کوں یک پر یار کے	رجھ نہیں کچھ جیو کوں بن دلدار کے

حکایت سوال و جواب خضر علیہ السلام و مرد دیوانہ

ایک دیوانہ اتھا عالی مقام	خضر اس سے یوں ہوئے کئی ہمکلام
شوق ہی کچھ سنگ کا میرے تجھے	ہج نے بولا یو تو نا ہونا تجھے
تم پئے ہیں نیر امرت کا نچھل	اس کرتے ہیں بہت جینے بدل
ہیں تو اپنے جی بولا یا ہوں ادھار	کب کرونگا جیو کوں جانان پر نثار
تم منگے کرنے اپس کا جی جتن	ہیں منگوں ہونے شہید بے کفن
پس مجھے تمنا سوں اب دوری بھلی	بلکہ یہہ دوری نت پوری بھلی

عذر آوردن طاؤس

مور آیا بعد ازاں اپس سنوار	جسکے ہر یک پر تی لی نقش و نگار
ناز سوں پلک پلک انگے دھرنے لگا	جلوہ عاروسی نمن کرنے لگا
او جو ہدہد کے اول آیا نزدیک	یاد کر فردوس کوں رویا ادیک
بعد ازاں بولا کہ مجھ سوں یک گناہ	بہشت میں صادر ہوا ہی آہ آہ
بھاوتا لا ہے مجھے تس تی ہنوز	ہی مجھے اس روز سوں سینے میں سوز

اگرچہ ہین جبریل ہون پنکھیان کیرا	شرمندہ استی ہے اب لگ جی مرا
یاد جب فردوس کا آتا ہے باغ	جان و تن ہوتا ہے سگلا باغ باغ
کان سون ین یاری لگا یا مار سون	جو پترا ہوں دور حق کی پیار سون
جو چھپتا ہی ہاتھ سون میرا وطن	رات و دن روتا ہوں آدم کی نمن
ہی اتا یہہ آرزو میری پدھان	جو مجھے لیجائے کوئی میر ٹھکان
نین اتا سیمرغ کا پروا مجھے	بس ہے جنت بیچ یک جا مجھے

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ سن رے ای گنوار	بادشاہ کے گھر ہین تو ملتا ہے بھار
کیون ملینگا گھر تجھے جب شاہ کا	ہو ویگا کیون محرم اُس درگاہ کا
جا اول تون بادشاہ کا ہو نفر	بعد ازان جا دیکھ اُسکا دار و گھر
گھر دھنی کے باج کو کیا کام آئے	کوئی خالی گھر ہین کیا آرام پائے
کیا بڑا گھر کیا تھا کیا جز و کل	ہین دھنی کے باج یو سب بد وصول
کیا ہی جنت ایک گھر خالی پڑا	گرچہ دستا ہی تجھے خالی پڑا
گھر اگر ہونا تو جا ڈھونڈ لے دھنی	پاک مطلق نام ہی جسکا غنی
یو بہشت اسکا ہی یک ادنی مقام	گرچہ نین ہی کوئی مکان اسکا مقام
کیون عبث ڈھونڈتا ہے جنت ہین گھر	گرنکو اعلی سون ادنی پر نظر

حکایت

ایک شاگرد تھا کہین صاحب کمال ‎ / ‎ وہ کیا استاد سون اپنے سوال

حضرت آدم تھے حق کے خاص جیون ‎ / ‎ بھار ڈالے انکو بہر جنت سون کیون

پس کہا استاد نے شاگرد سات ‎ / ‎ اصل مین تھی لئی بزرگ آدم کی ذات

جب دیکھے فردوس پر تنک سا نظر ‎ / ‎ غیب کی ہاتف نے یون بولا خبر

غیر کون جو کوئی لوڑے مجھکون چھوڑ ‎ / ‎ دیکھہ ابلیس کا لیونمین استی مرور

چھین لیون جو کچھ اچھے سو بیدرنگ ‎ / ‎ ہی میری غیرت منے ناموس ننگ

جسکون میرے باج کسکا دم اچھے ‎ / ‎ اسکون دکھہ یون گرجیا و اوہم

نیں اگر جنت مین میرا رازدار ‎ / ‎ سر پہ اسکے لاسون غم کے پہاڑ

جاجانا سون ملالے ای سجان ‎ / ‎ بلکہ ستھ جانان یہ ایجاد آجان

عذرا وقہ دن بدخ

ای لط تھا دھوکے پانی سون نکل ‎ / ‎ ہین کپڑے پاک تر اجلے بجھل

بات کاری جواجو نگ ہے کہان ‎ / ‎ تجھ سیر یکھا پاک تہ امن جہان

سب نکھیان مین ہو نمین ظاہر پاک تن ‎ / ‎ پاک جامہ پاک جاگیہ پاک من

مین چلون جون اولیا پانی اولب ‎ / ‎ گر کرامت کوئی کرین مجھ سون طلب

عکہ پانی سو مجھہ ہے میرا جنم ‎ / ‎ تارہون پانی بنا مین ایکدم

کچھ اگر غم دل مین میرے آئے جب ‎ / ‎ دیکھتے پانی کو مین دھویا جاسب

تازگی پانی سون ہی مجھ کو مدام ‎ / ‎ مین چلون خشکی پو تین ای نیکنام

الکیا ہی کام تجھہ کون نیر سون — نیر بن نو جیو رکھون کیون دھیر عن

نیر سون بیشک ہے عالم کا حیات — کیون ستون اس نیر سون نقش و صفات

مین بیابان پر مجھے چلنے کے پک — چل سکون مین کسو خا سیمرغ لگ

جسکون ہووے ابتدا سو حال یون — اور کہو سیمرغ لگ ا نیر سو کیون

جواب دادن ہد ہد

پس کہیا ہدہد کہ ای پانیکی میت — کیون بندھی ہوا سو جا پانی سون پیت

چھند کیون پکڑی ہے تون پانی کر — نین رہا کچہہ پر ترے پانی ذرا

گند اِس کا ہر کوئی پانی سون دھووے — تجھ کون اُس پانی سون اگلا گند ہووے

گھٹ بھری بندتی ہین پانی سات دل — گھٹ بھرا تون ہے تو جا پانی سے مل

پاک پانی کے نمن تون کو لگون — گھٹ بھرونگا کب تلک دیکھیگا موں

کرہین باور تو ٹک کرنا قیاس — کیون گندی مچھلی نمن تیری ہی باس

حکایت شخص دیوانہ

ایک دیوانہ جسے سب کی گت — کوئی پوچھا اسکون کیا ہی جگت

جواب دیتا وہ کہ یہہ دھرتی فلک — عرش کرسی آدمی جن و ملک

ایک قطرہ کا ہی یہہ نقش و نگار — ایک قطرے سے ہوا سب آشکار

ایک بند پانی سو ہی سب کا جماؤ — ایک بند پانی سے ہی سات دریاؤ

کیا ہی یہہ دھرتی سو پانی پر نگار — نقش کون پانی کے نین کچھہ اعتبار

سخت بے بنیاد ہی یہہ نقش آب
ہو ویگا یہہ نقش ایک پل مین خراب

تون نکو دل باندھ ایس کا آب سون
کر خذر ہیات کی اسبات سون

عذر آوردن کبک

کبک خوش رفتار ائی بعد ازان
دل سون حزم و مکھہ سون خندان اشادمان

لعل جیسی چونچ چک مانگ نمن
بات کرتے جھرتے مکھہ سون رتن

ناگہان پربت سون خوش ائی اُتر
پس کہا ہُدہُد سون ای عالی گہر

ہی مجھے دراصل گوہر سون لگن
لعل کے عشقون ہوا ہون کوہ کن

رات دن مجھکون ہی گوہر کی تلاش
راز میرا ہو گیا ہی جگ مین فاش

لعل کی آتش تری ہی دل منے
سنگ گل جاتا ہی جستی تل منے

کیا ہی میری بھوکھہ جو یک دو کنکر
بس ہے میری پیاس کون آب گہر

اس دنیا مین جسکون الیا قوت ہے
کیون مجھہ خون رگ یا قوت ہے

جب سون گوہر کا پڑیا ہی دلمین تاب
تین کون نکلا دسے مجھہ آفتاب

تو گہر دھندھتا ہون مین نت رات دن
مین ہی جسکون صبر یک تل ایک چھن

نھات گئی ہی بھوکھہ اور اُڑ گئی ہی خواب
دل ترا ہی کشمکش مین جون طناب

عشق کا گوہر اگر نین جس کسے
دو نو مجھکون جسم لے جوہر دسے

جسم بے جوہر کہو کیا کام آئے
زندگی ناچیز ہے اُسکی تمام

مین تو ہون عشق گہر کی می سون مست
جانتے مین مجھ کون سب گوہر پرست

نین ہے گوہر باج مجھکوں جستجو
غم سوں گوہر کے ہی یہہ جیو مبتلا
ابری مجھکوں لعل و گوہر کا خیال
نین کہاں سیمرغ کی در گہہ کہاں

جیب پر میرے ہی نت یہہ گفتگو
جی کے دکھ سوں دل ہے یک لعو کا دلا
کر چا سیمرغ کا تو ترن وصال
ہر گدا کوں بادشاہ لگ رہ کہاں

جواب دادن ہدہد

بول اتھا تس بعد ہدہد بید رنگ
کیا سبب کھاتا ہی توں خون جگر
کیا ہی گوہر اصل میں رنگین کہاں
جو کہیں جاوے نکل کر استی زنگ
طالبی تو رنگ کوں دھندھتا نہیں

کیا سبب کرتا ہی اتنا عذر لنگ
رنگ گوہر دیکھ کر ای بدگہر
رنگ سے توں بھول مت ای نادان
سنگ کا آخر دیسیگا تجھ کوں سنگ
جوہری تو سنگ کوں دھندھتا نہیں

حکایت حضرت سلیمان علیہ السلام

سن جہان میں ایک او گوہر اتھا
جو کدھن جسکا پڑیا تھا جگ پہ تنگ
جب سلیمان پائے او انگشتری
تخت کی فرسنگ کا حاضر ہوا
بعد ازان وو بادشاہ نامدار
سب کرامت اس نگ کی ہی سمجھے

جو سلیماں کی انگوٹھی پر اتھا
سو نگینہ اصل میں تھا یاقوت رنگ
آئے سب فرمان میں جن و پری
حکم سوں ان کے چلے نت بر ہوا
دیکھ اس عظمت کوں توں سیتے بچار
جو نگوں سو ہووے حاضر شی مجھے

کہ ہوتا پاس میرے او کنکر — تو کان سوں ہوتا مجھکوں اتنا کروفر
کیا کروں میں اس کنکر کا اعتبار — یاد سے مجھکوں توں ہرگز پایدار
یہہ کنکر مجھکوں تو سیونٹ نا بہائے — میں جسے سیونٹ سواد کیا کام آئے
کام نا آتا دِسے یہہ ملک مال — دے تجھے یارب توں ملک بے زوال
باوجود یہہ خوف کے اس شاہ کوں — دولت دُنیا نے ماری راہ کوں
تا سکل پیغمبران کے بعد ازیں — پانچ سو برسا نکوں جاوے بہشت میں
یہہ گہر جیئوں سنگ ہے تیوں سنگ نکو — جان جانا باج بہی کچھ منگ نکو
کیا گہر کوں توں کریگا ای عجب — جوہری کا دل میں دایم دھر طلب
تو کنکر اس شہ سوں جب ایسا کرے — پس کہو تجھ کیک سوں کیسا کرے

عذر آوردنِ ہما

بعد ازاں آیا ہما با کروفر — چھاؤں جسکی بادشاہا نکا چھتر
یوں لنے لاگا کہ ای پنچھیوں میں — لالچی بہی کس نہ پنچھیاں کے سار میں
اصل میں دھرتا ہوں میں ہمت بلند — گوشۂ عزلت میں کرتا ہوں انند
نفس کوں اپنے رکھا ہوں خوار کر — تو دیا عزت مجھے حق پیار کر
جب منگے یہہ نفس یک دو روز آر — جانکر اُسکوں گنا دیتا ہوں مار
ہد میں اُسکوں سمجھتا ہوں ذلیل — بس ہے مجھکوں یو بزرگی کی دلیل
جانتے ہیں جو ہما میرا ہے ناؤں — پس ہمایوں کیوں نہووے میری چھاؤں

گر فریدوں ہی و گر جمشید شاہ ۔ چھانوں سوں میرے ہے ہوئیں بادشاہ
سایہ پرورده ہیں میرے سب لوک ۔ کئی کدا طبقاں سوں ہوئے میرا سلوک
بادشاہاں خوش ہیں میرے نام سوں ۔ بادشاہی پائیں میرے چھانوں سوں
ہووے کب سیمرغ کا پروا مجھے ۔ کیا سبب اسکا اچھے سروا مجھے

جواب دادن ہما

پس کہا ہدہد نے ای نفس غرور ۔ چھانوں اپنی دور کر جا بیٹھ سوں دور
کیوں کتا تجھ صاحب دولت اقبال ۔ ہی کتے کے ہمیں توں ہدہد خوشحال
نا ترے ہیں چھانوں تیری کسی آج ۔ کاشکے ہوتا تجھے ہاروں سوں لاج
فرض کیا ہیں کہ جگ کے بادشاہ ۔ ہووے تیری چھانوں سوں عالم تباہ
لیکن آخر بادشاہی کے سبب ۔ جا پڑینگے دکھ منے محشر کے سب
گر ہوتی چھانوں میری کیا ہوا ۔ کیوں بلا میں جا کے پڑتے بادشاہ

حکایت سلطان محمود

دیکھا محمود سلطاں کوں کنے ۔ ایک نے دیکھا کہیں سپنے منے
پس پوچھا اُستی اُنے راز نہاں ۔ کیا ہے ای سلطان تیرا حال یہاں
جواب دیتا اُن کر مجھ دکھ دیتے نکو ۔ نا توں سلطان کر کو میرا لئے نکو
نولتے ہیں بر عبث لوگاں غلط ۔ مجھ بچارے کو جو چپ سلطان غلط
نولتا سلطان اسے ہی سزاوار ۔ سلطنت ہی جسکی دایم برقرار

یمن لو یک بندہ پریشان تیون آج — نام سلطانی سون ہے لئی مجھکون لاج
بہت پرو و سلطنت جکا حساب — جواب جو دینا لگیا ہی در عذاب
کاشکے دنیا مین یتی ہوتا گدا — تا رہتا آرام سون یہان آسدا
خاک بی سب سون بہتر ہے مجھے — نا چھتر او تخت یہہ افسر مجھے
جاو جلکر اس ہما کے بال و پر — جو ستیا سایہ تو میرے سین پر

عذر آوردن باز

بعد اسکے باز ایا سرفراز — پس لگا کہنے کون اپنے دل کا راز
سر بزرگی سون الس کے لاف مار — سروری کی بات کا تریا مون سن بھار
ہی مجھے شاہان کے ہاتھان بیات میت — مو ند مجہ سمجھیا ہون انکھیا جگ سے ان بخت
آج میرا ہے کلہ داری سون ناون — ہاتھ پر شاہان کے مین رکھتا ہون پانون
اسکی مین محنت کیا ہون روز و شب — نفس کون اپنے سکھایا ہون ادب
تا اگر کوئی شاہ سون مجھکون ملائے — خدمتی شہ کا مجھے شایستہ پائے
مین کدھر سیمرغ کون ڈھونڈتا پھرون — جب بھٹکتا بات مین دکھ سون مرون
بس ہے طعمہ مجھکون شہ کے ہاتھ سون — کیا مجھے در کار ہر کی بات سون
لار لا سلطان کا جو کوئی ہوئے — تن دیوانہ جو ڈھونڈے او اور کوئی
رتبہ ایسا ہے مجھ کون اتال — جد رہون منت شہ کی ہمیشہ مین خوشحال

جواب دادن ہدہد

پیسن کہا ہدہد کہ ای دیوانہ باز
کیون ہوا ہے تون گرفتار مجاز

بادشاہ او ہین کہ دو تیسا اور کوئی
اس خراب آباد مین دنیا کے ہوئے

ملک شاہ او ہی جو ہووے بے مثال
بادشاہی کون نہیں اسکے زوال

بادشاہ نئین او جو کوئی گھبنیر نئین
کیون کنا شہ اسکون جسکون دھیر نئین

بادشاہ تو ہے یچی سیمرغ آج
جو نہین کوئی بادشہ بہی اسکے باج

نئین اس دنیا کے شاہان مین وفا
کام انکا ہی سدا جور و جفا

نئین جو کوئی ان سے سوا نزدیک تر
ہر دون اسکے جیو تو ہے سو سو خطر

صحبت ان شاہو نکی ہی آتش مثال
الحذر آتش سون ای صاحب کمال

جب اتھی آتش او تھا گہ جیت کر
جل بھسم جاوے پلین دار و گھر

تو کہین تجھ پرشہ کے سبب ہو بدار
یعنی آگے سون نکل جا ہو ہشیار

حکایت بادشاہ و غلام

ایک تھا کوئی بادشاہ والا گہر
یون ہوا عاشق اپس بندے اپر

سب غلامان سون کرے لی اسکون پیار
جو ندیکھے اسکون تو ہوئے بے قرار

لیکن اپنے جیو کے ڈر سون غلام
ہو رہا تھا زرد رنگ اتی سجا تمام

ایک دن کوئی اسکو پوچھا نکر مرد
کیا سبب تون یون ہوا ہی رنگ زرد

بادشاہ کا تجھ پو اتنا اچھے پیار
اسو خاصن کیون ہوا ہی زرد و زار

کہیا افسوس کھا کر او غلام
ہی تجھے کیا بات کی دہشت تمام

شاہ میں آج تک کے ہماری پر ائے — دور سوں مجھکوں ٹھرا کر (انکی)

سر پہ میرے سیب کھہ تدبیر سوں — پھر اُتار دیتا ہی اُسکوں تیر سوں

ہی مجھے اُس بات کا نت جیو میں ڈر — جو مبادا جاے اُ سینے سوں گذر

سیب کوں لاگے تو تحسین شہہ کی ہوے — اور لگی مجھکوں تو پھر بولے نکوے

دل مرا اِس غم سوں بیچا پیچ ہے — شاہ کے نزدیک تو یہہ ہیچ ہے

عذر اور مرغ بو تیمار

بعد ازاں مسکین بگلا آئیا — عذر مسکین کا اپس دکھلائیا

کہا ای عزیزاں ہو مجھے تو نیر بن — ہے صبوری ایک پل اور ایک چھن

تھا رہے خوش تر مجھے دریا کنار — تا نکالوں مکھہ سوں کب آواز ہار

بیٹھ کر دریا کنارے دردمند — جھکر رہتا ہوں جیونکہ غمگین دردمند

آرزو سوں نیر کے گھٹتا ہے دل — ای دریغا کیا کروں پھٹتا ہے دل

میں تو دریائی نہیں ہوں جانور — خشک لب ہوں نت لب دریا اپر

گرچہ دریا کوں ہی سو سو بھانت جوش — میں نکر سکتا ہوں اُستی قطرہ نوش

عشق یک دریا و کا ہے مجھکوں بس — پھر کسی کے عشق کا نیں مجھ ہوس

ہی یہہ جو غم دل منے میرے نہان — اب اُس سیمرغ کے غم کی کہاں

جواب دادن ہد ہد

پس کہا ہد ہد اُسے ای بے خبر — ہی دریا تو پُر نہنگ و جانور

نیر اسکا کب ہے کروالب سے شور — جوش اسکا شور ہی اور لب ہی دور
حال اسکا ہر گھڑی ہر طور ہے — تلملنے کچھ اور بھی کچھ اور ہے
چھوڑ اپس کا ٹھار آگے آئے کب — پھر کے دیکھے لگ تجھے ہٹ جانے کب
ہی عزیزاں کے دبایا وو جہاز — جی ڈوبے ہیں کئی عزیزاں بانیاز
جائے گر غواص دریا کے بھنور — غم سوں جیتے جی دم کو پکڑ ہے کھینچکر
جو گئے دم چھوڑ دیکھو اس میں لب — مردہ ہو پانی پہ آوے جیونکہ خس
استی کسکوں کچھ وفاداری نہیں — کام اسکا جز جفاکاری نہیں
بولگوں دریا سوں جن نا بھار آئے — خوف ہیگا جو مبادا ڈوب جائے
وو سو تو تو دوستی کرتا ہی خوش — جو کبھی مستی اسے کب ہے خروش
وو جو ڈھونڈھتا ہی اپس کا کام دل — پائیگا کیا استی تو آرام دل

حکایت شخصے کہ با دریا سوال کرد

کوئی پوچھا دریا کو مرد حق شناس — کاہی دریا کیوں ہے تیرا نیلا لباس
بس دیا اس مرد کوں دریا نے جواب — ہی مجھے حق کے فراقوں اضطراب
بولگیا مردی سوں تین ہی مرد ولہ — نیل میں کپڑے رنگا ہوں میں سیاہ
اسکے امرت کا جھر لیں پاؤں گر — ایک بند سوں جگیں ہوتا ہی امر
ورنہ مجھ سے کئی ہزاراں خشک لب — راہ میں مرتے ہیں اسکی در طلب

عذر آوردن جعل

بعد ازان چغد دیوانے نے کہا (بعدا یا چغد دیوانے کہن) — پس کہا جو تجھ سے ہے دیوانہ وطن

گر مین دیکھا ہون کئی آباد گاؤن — جمعیت کا کین نہین پایا ہون ٹھاؤن

جمعیت جو کوئی منگے اس دور مین — نین اسے حاصل خرابی طور مین

تو خرابی مین کیا ہون اختیار — اس خراب آباد مین پکڑا ہون ٹھار

ہی ازل سون دلمین میرے عشق گنج — گنج خاطر یہان ہوا ہون رنج سنج

گنج کی آتی ہے ویرانے مین باس — تو پکڑ بیٹھا ہون مین استھار آس

عشق سیمرغ آج تو افسانہ ہے — کون اسکے عشق کا مردانہ ہے

مین نہین ہون مرد اسکے عشق کا — عشق گنج آخر تجھے ہیگا بجا

جواب دادن هدهد

پس کہا ہدہد کہ ای شیدائے گنج — فرض کیتا مین جو تجھ کون پائے گنج

عمر تو گئی عشق مین اسکے تمام — عمر گئی پر وو تجھے کیا آئے کام

کفر ہیگا عشق گنج و عشق زر — گر عاقل آرزو زر کی نہ کر

ہی پرستش زر کی آخر کافری — ہو نکو تین زر کے بدلے سامری

دلمین جسکے عشق زر لاوے خلل — صورت اسکی ہووے محشر مین بدل

حکایت

ایک گمراہ زر کا رکھا تھا کوئی گاڑ — پس چھپا ایک روز او دنیا کے آڑ

سال کے بعد از کئے اسکا پسر — خواب مین دیکھا کہ وو تا بچہ بدر

گھوس کی صورت ہو پھرتا ہی وہان
گاڑ کر زر کون دکھاتا او جہان

پس کیا فرزند نے اس تی سوال
کیون تو یہان پھرتا ہی ایسا بوالحال

جواب دیتا او یہان اے نازنین
مال گاڑا تھا سو دیکھانیں کہین

پس کیا تون گھوس کی صورت ہے کیون
او کہا جس چیز کی الفت ہی یون

صورت اسکی گر تون مین سون تیاس
پیند سن لے اے پسر مجھ باپ مین

عذر آوردن صعوہ

بعد ازان ایسا کہی زار و نزار
سر سون پگ لگ مثل آتش بیقرار

راز دل ہا کہنے لگا ہدہد سون
مین چلون سیمرغ لگ تجھ ساتھ کیون

مین تو ہون بیسے بھار کا جون جانور
نا مرے بازو کو بل نا زور پر

اسکے جون جتی سین سرت مانوان
کیسی روش سین چلکے جاؤن مین وہان

مجھ سون عالم یک جہان نایق اچھے
وصل اسکا کب مجھے لایق مجھے

مین منگون اسکی طرف جانے اگر
مرترون مارگ مین یا جل جاؤن پر

بس ہے پانی کے کوئے مین مجھکو تھا
تا الیس کے یوسف معنی کون پاؤن

مین کوئے مین گم کیا ہون ای عزیز
یوسفا پیا صاحب عالی تمیز

گر سیز تا ہے مرا یوسف نے مجھے
دل خوشیکی بات کیا کون مین تجھے

آسمان کون جا لگے مرا دماغ
آرزو کا دل سون بجھیا جائے چراغ

جواب دادن ہدہد

کیا ہدہد کہ یہہ پھیری جو سستی | مرگ دکھلاتا ہے سو تو سرستی
مکر و فن سون چُپ نکو کر یون سخن | مَیں سمجھتا ہون ترے سب مکر و فن
جو کچہ اپنی موچہ لے اوڑ اُٹھ چل | گر چلینگے سب جنا و تون بھی چل
فی المثل گر ہوئیگا یعقوب تون | نا ملینگے تجھکون یوسف اپنی یون
آگ غیرت کی بھرکتی ہے مدام | عشق یوسف کا ہے عالم پر حرام

حکایت حضرت یعقوب علیہ السلام

جب پسر یعقوب سے یوسف دور تے | سب گنوائے تھے نین کا دو دیکھ نور
مارتا تھا موج جک سون بحر جیون | ہو رہا تھا ورد یوسف جب کون
بعد ازان جبریل آکر یون سنائے | گر زبان پر نام یوسف پھر کے لائے
نام تیرا انبیا سون جائیگا | مرسلاں میں تھا اون کیں نا پائیگا
جو کہ حق کا امر آیا اس ہوا | صبر کر اُن کے لئے راہِ رضا
نام یوسف جو زبان پر تھا مقیم | سو محبت سون ہوا انکا ندیم
ایک شب یوسف کو سپنے میں دیکھا | جو لگے اپنے انگے لینے بلا
یاد آیا و نہ تھا اوّا امر اُلہ | بعد ازان جب رہ گئے مارے ایک آہ
جاگ اُٹھے جب نیند سون ہو کر جدا | جبرئیل آکے کہ کہتا ہے خدا
نام یوسف میں لئے تو کیا ہوا | آہ کا تپ یکدم پیدا ہوا
جانتا ہون میں تمہاری آہ کون | آہ میں تو رہتے ہیں اس تو بالکون

عذر آوردن پنچھی

بعد ازاں سب جانور آتے چلے — عذر کئی کئی بھانت کا لاتے چلے

ہر یکس کوں عذر ہر یک بھانت کا — سر نہ سیوت یا کوئی جس بات کا

گر کہوں میں تجھ کوں ہر یک بات راز — داستان معنی کے ہوتے ہیں دراز

ہر یکس کوں جب اچھے یوں عذر لنگ — چل سکے او کیونکہ اس عنقا کے سنگ

جسکوں ہمت کا نہ کچھ یکذرہ مل — او کہو سیمرغ لگ کیوں جائے چل

مرد ہونا سخت اس مارگ منے — درد ہونا عشق کا رگ رگ منے

جو ترے دل کوں نہیں ذرے کی تاب — کیوں سکیگا دیکھنے کوں آفتاب

ایک بند پانی سے جب یوں ڈوب جائے — تھاؤں دریا کا کہو توں کیونکہ پائے

لایق درگاہ مرد خام نیں — وہاں تو کسنا پاک رو کا کام نیں

سوال کردن جملہ مرغان

سب پنکھیاں نے جو سنے یو قیل و قال — تب کئے ہدہد سوں مل کر یوں سوال

کہ ای مبارک تجھ کوں تاج سروری — پیشوائے راہ ملک رہبری

ہیں ہمیں تو سب ضعیف و ناتوان — بے پر و بے بال اور بے جسم و جان

کیوں اپڑ سکتے ہمیں سیمرغ لگ — کدھی کبھی اپڑا تو حیرت لاگی جگ

کیا ہمنا اس تی نسبت ای فلان — ہم کہاں اور ذات پاک اسکا کہاں

کچھ بھی ہمنا نسبت اچھتی اس طرف — بیش یا کم رغبت اچھتی اس طرف

او سلیمان ہم سو تھے ہمتی ضعیف	او لطیف پائی او ر ہم سب سیف
ہم کو ہے ڈر نکے ہیں ہمتی ہمن	کیتوں نظر سیمرغ کے پہنچی کدن
بادشاہی کیتوں کریگا او گدا	پیٹ بھر کھاتا نہیں جستی سدا

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای بیچارہ صلاں	عشق کے لایق نہیں ہے کاہلاں
کیا ہے ہیں اسو صابے ہمتی	بو نتے یو لاج نئیں تمنا رتی
ہمرہ ہونا عاشقی کے فن منے	عشق نامردی کنیں کیونکر بنے
جسکوں ہے کچھ بھی پچھان عشق ساتھ	غیر سوں دھرتا ہے غیرت عشق ساتھ
عشق سوں جن یکدل و یکراز اچھے	ہوش خوش اس ٹھار کت منظر جاتا اچھے
جب کہ او سیمرغ اچاتا ہی نقاب	نیند نکل آتا ہے مکھ جیوں آفتاب
ڈالتا ہوں سب ایہ اپنا خاک پر	پھر کے اس سائے یو کرتا ہوں نظر
پس جتا در اس جہان کے سر بسر	سایہ سیمرغ ہیں ای بے خبر
جب یو معنی تجھکوں بجھا جائیگا	نسبت اس حضرت سوں اپی پائیگا
جب توں یوں بجھا رہا تیں پھر تلاش	پس نکو کر ہرگز اپنا راز فاش
جن ہوا یوں اسکوں مستغرق سمجھ	کو ہے گر توں کریگا حق سمجھ
در حقیقت مذہب کفار ہے	جو کچھ ہیں کسکوں او اوتار ہے
گر توں بجھیگا اپس کوں سایہ کر	ہیں علامت کچھ تجھے ای بہرہ ور

نہو تا جگ میں سیمرغ ای مثال
بیشک اچھتا سایہ بے نام و نشان

پوچھ اس عالم منے پیدا ہے شی
اول اسکا اس جہا میں سایہ ہی

گر تجھے نین دیدہ سیمرغ ہیں
دل ترا جیون آرسی روشن نہیں

ہونگی کوئی دیکھ سکتا او جمال
آئینہ پیدا کیا ہے ذو الجلال

کیا ہی او آئینہ میں تجھکوں کہوں
دل ہے تیرا او لمیں اپنے دکھیوں

حکایت بادشاہ دید خوب رائیہ

ایک تھا کوئی بادشاہ صاحب جمال
حسن کے عالم میں بے مثل و مثال

صبح صادق لمعہ از روئے او
روح قدسی نفحہ از بوئے او

مصحف اسرار محبوبی اتھا
حسن اسکا آیت خوبی اتھا

کسکوں یو طاقت کہاں سکے تجال
جو بجھاوے انکھ بھر اسکا جمال

حسن کا اسکے جہاں میں غل پڑیا
عقل کے دامن سوں ہاتھ پھل پڑیا

جب نکلتا بھار کین ہوکر سوار
منھ پہ اپنے ڈالتا برقعہ ستیار

پس او برقعہ پر جو کوئی کرتا نگاہ
کاٹ ستے سرکوں اسکے بیگناہ

نا ان کوئی لیتا جو اسکا سوں
کاٹ ستے تر ت اسکی جیب کوں

وصل کا اندیشہ کرتا کوئی تو
ہور تھا سدھ بدھ گنوا دیوانہ ہو

او جنے کوئی دیکھتا اسکوں اگر
چھوڑ کے جو یلمیں پڑتا دیخ مر

یو عجائب دیکھ کر مرتا اسے
زندگی سوں بہتر و خوشتر ہے

کوئی دن خالی نہ جاتا تھا کہیں / جو نہ مرتے تھے ہزاراں پاک بین
ناصبوری کسکوں اسکے باج آئے / تا اسے کوئی دیکھنے کا تاب لائے
یو بچہ مرتے تھے طلب میں اسکے سب / وو حضورِ بے حضوری صد عجب
دیکھنے کا تاب اگر ہوتا کسے / مونہہ دکھاتا شاہ اپس کا جب اسے
لیکن اسکے دیکھنے کا کسکوں تاب / سب کوں اسکے خلق ہوتا بہرہ یاب
جو تھا کوئی مرد بس بیدار سا / بس کیا یوں فکر شاہ یکبار کا
رو بروئے اپس کی محاری کے تلار / پیٹھ سوں آئینہ کیتا استوار
جب کسے دیدار دکھلانے نوا آئے / چڑھکے محاری پر او آئینہ بچھائے
خلقِ عالم آئینے میں دیکھ کر / شاہ کی صورت سوں ہوتے بہرہ ور
کیا ہی او آئینہ ای برکت شعار / دل ہی تیرا دیکھ لیں روے یار
دلکوں روشن کر جمالِ یار دیکھ / سے جلا جوکوں جلالِ یار دیکھ
بادشاہ تیرا ہے محاری پر بلند / جستی او محاری ہے روشن شہر بلند
بادشاہ اپنے کوں دل میں دیکھ توں / عرش کوں دل میں پہان لیک توں
ہی جسے اس جگ میں ہستی کا لباس / سایۂ سیمرغ ہے ای رہ شناس
سایہ ہیں سیمرغ سوں ہرگز جدا / گر کہیگا توں جدا تو ہیں روا
ایک ہے دونوں ولے ای پاکباز / چھوڑ دے سائے کوں جا صد اصل دراز
تم نکو نے سائے میں ای بوالعجب / گر تجھے سیمرغ کی ہی کچھ طلب

ہوئے گا جب لگون تیرے تیج باب	پائیگا سائے منے لئی آفتاب
سایہ جب خورشید مین گم پائیگا	تون اپے خورشید ہوکر آئیگا

حکایت سلطان سکندر

بہوت کوا د اسکندر صاحب قبول	بھیجنے منگتا اگرین کوئی رسول
تو رسولاں کی زمن شاہ جہان	کر لباس اپنا اپے جاتا وتان
بعد ازان کرتا اپس مطلب کون پیش	جو سکندر نے کہا ہی آس ردیش
کوئی سمجھ سکتا نہ تھا ہرگز کہ یو	ہی سکندر بادشاہ راز جو
آشنائیں سو آسے کیا جانتا	بے پچھانت کیتون آسے پہچانتا
تو نچہ بی ہر دلمین رہ اس شاہ کون	لیک رہ تین ہے دل گمراہ کون

حکایت مریض ایاز سلطان محمود

ناگہانی جب ہوا رنجور ایاز	بس نہ پایا خدمت سون تھی دو دراز
تو خبر سنکر ہین شاہ جہان	ایک غلام کی طرف کر کر نگاہ
جا کہا در حال نزدیک ایاز	اور بول اسکون ہے عاشق نواز
لیک ہین تیرے نزدیک سون ہا دور	غم سون تیرے رنج کے رنجور ہون
جب سے تون رنجور ہے بس مین بھی تین	جانتا نین تون دکھی ہی یا کہ مین
گرچہ تن میرا ہی دو ولی ہم نفس	جیو میرا اشتاق تیرے پاس بس
کا لگی کس بد نظر کی تجھ نظر	جو کرے ہی مجھ کون بیمار ہی اثر

ایس جیو جگت سون جوت تجھ نی
اگر یا چ اگر یا پوت تجھ نی
نیف نیت نہ سچ کر دکھا
بیک پکار سون یا چ کر دکھا

یوں کرنون بس کہیا خادم کون جا ۔ جلد جا جیون برق اور بار اہوا
کرنکو کین بات مین یکدم رنگ ۔ مین تو ہونگی زندگی میرے پو تنگ
دیکھ خادم اترچلا مانند باز ۔ سو چھپا ایا مین نزدیک ایاز
دیکھتا کیا ہی کہ سلطان اس کنے ۔ ذوق سون بیٹھا ہی خوش باہان سے
ہور ہا خادم ایس کے دلمین دنگ ۔ مین تو ایا دورتا یون بید رنگ
شاہ کہیو نکہ تب سون ایا یہان ۔ ای دریغا موت ائی ناگہان
مین تجھ ایا بات مین کین نا اٹک ۔ شاہ لیے کس بات ایا یون جلک
پس کہیا شہ نے کہ ای خادم کہان ۔ جانتا ہی تون مرا راز نہان
ہی مجھے اس کی طرف یک چور بات ۔ جو مین یون اتا ہو پلمین براہ کات
ہر گھڑی اتا ہو نمین چوری سون یہان ۔ تا خبر کس کون نہ ہووے دو جہان
چور باتان کئی طرف سون ہی مجھے ۔ او نہین معلوم کس کون تا تجھے
حق تعالی کون بھی یون ہی چور بات ۔ راہ سون دلکی نپٹ نزدیک گھات
گر طلب کرتا ہون باہر سون خبر ۔ بے خبر تن اس سون باطن بھتر
جب لگو نمین بہار ہون بیگانہ ہون ۔ گھر منے جب اون مین یگانہ ہون

سخن گفتن مرغان با ہدہد

جو سنے یہچانے ہدہد کے سخن ۔ فہم کیتے رمز و اسرار کہن
سب کون ہوئے سیمرغ کی نسبت درست ۔ سب کیئے دین سیر کی رغبت درست

ہرن کون نلا ن جیون ہرن کی
یون دنکون لگن دکھن لگن کی
ہرن مین مینہ جیو بوتن ادسے جا
ہم جیو مین جیون کھوٹ ایا

در شکایت زندگان

ای بھائی بہید بارھوین صدی ہی
نیکی و بدی بدی ہی

اس نار کون نہ سہون کی دبات
ہم نسا ہم جانے کہ اگر تون بہت
جیتا ہی دم ہم سون دل جگت کا
تو ذوق سال رت کا

اس دور میں خوشی کسی کا
دنیا کی بیان آدمی کا
انصاف گیا ہی صاف جگ تی
اور عدل کی دو پنجم لاف جگ تی

سب یو باتان سنکو آئے راہ پر	سب ہوئے ہمدرد اپس مین سربسر
بعد ازان پوچھے کہ ای ہادیٔ دین	کیونکہ جاوین چلکو یو وادی ہمین
شاہ کا تو ہی صحی عالی مقام	جاکے پہنچین ہم ضعیفان کیون تمام

جواب دادن ہدہد باحضرت سیمرغ :

ہدہد یوں سب سے بولا بعد ازان	عاشقان تھے دھر نہین پروا جان
جن کرینگا ترک جان عاشق اچھے	خواہ زاہد خواہ او فاسق اچھے
دل ترا دشمن ہے جیو کا جیو سو گھات	آس جیو کا چھوڑدے آسان ہے بات
جیو تو ہی راہ کا اٹک جیو کر نثار	کھول دیدہ دیکھ لے دیدار یار
گر تجھے بولین کہ ایمان چھوڑ دے	یا کہین تجھکون کہ ای جان چھوڑ دے
تو وہین یکبارگی دونون کو چھوڑ	جان اور ایمان سون لے مکھ مروڑ
عشق کا برتر ہے دونون سون مقام	عشق کون نا کفر نا ایمان سون کام
اگ سون عاشق کے سب عالم جلے	دم نہ مارے سر پہ گر آرا چلے
درد خون دل ہے لازم عشق کا	قصۂ مشکل ہے سالم عشق کا
عشق کون تو درد ہونا پردہ سوز	پردہ در جانکا کبھی کب پردہ دوز
عشق کا ذرہ دو جگ سون خوبتر	ذرہ درد عشاق کا محبوب تر
عشق مغز کائنات آیا ہے جسم	لیک نین ہے عشق بے درد و الم
قدسیانکون عشق ہے اور درد نین	دردکون بن آدمی کوئی مرد نین

دھرتی پر ادھرم اوس ہوا ہی
آزمین کے بجائے کب ہوا ہی
سب جیو پہ درد و دین مہا بین
سب دل پہ اثر یقین کا بین
آنکھیں سیاہ مراد جھوٹے
بک دھن تو بے شمار جھوٹے
اس دور میں بے کلی نامی
جولا کر سے دوز کے غلامی

عشق مین جسکا قدم محکم ہیگا سو
کفر اور اسلام سون گذریا ہے وو

عشق لا کر کفر مین بھاری تجھے
فقر راہ کفر دکھلاوے تجھے

کافری کون عشق سون خوشی اچھے
کافری سون مغز درویشی اچھے

جب تجھے نا کفر نا ایمان رہے
نا یو تیرا تن رہے نا جان رہے

ہوئیگا تب مرد تون اس راہ کا
مرد اس اسرار کے پیغام کا

رکھ قدم مردان نمن اور ڈرنکو
کفر و ایمان کا تو پروا کرنکو

تون ڈرینگا کو لگون طفلان نمن
ہوئینگے جون شیر مرد اچ جان مین

تجھے ناگاہ کچھ اوکل پڑے
ڈرنکو مرد اچ پر مشکل پڑے

حکایت شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ

شیخ صنعان تھے عجب صاحب قدم
وصف انکا جو کرون سو ہووے کم

تھے حرم مین گھر بہ گھر برس پچاس
چار سو ان کے مریدان آس پاس

جو مرید انکا اتھا سو روز و شب
بے ریاضت ہوئے نا آسودہ کب

صاحب علم و عمل تقویٰ شعار
شیخ وقت و مقتدائے روزگار

حج بجا لائے اتھے دو بیس و دس
عمر کے سترہ مین کتی تھی صرف بس

حد سون گذرا اتھا نماز و روزہ مین
کوئی سنت نین کئے تھے سو نہین

دین کے اسوقت جو کوئی تھے امام
دیکھ کر انکون رہین بیخود مدام

کسب اچھ کشف و کرامت مین قوی
صاحب اسرار و مرد معنوی

زہد ہین صرف انکا روزگار ‌ ‌ ‌ رات کون بیدار دِنکون روزہ دار

جونکہ اُنکے پاس کوئی بیمار آئے ‌ ‌ ‌ دم سون اُنکے تندرستی بلمین پائے

خلق کون غم اور شادی مین مدام ‌ ‌ ‌ مقتدِا سب حال مین تھے والسلام

ناگہان سمجھین ایس اصحاب جیون ‌ ‌ ‌ ویسچہ دیکھے تین رات خواب جیون

جو لیلے ہین روم مین اور تنکو ایک ‌ ‌ ‌ سجدہ کرتے ہین سمجھ کر کلام نیک

جو یو دیکھے خواب بیدار جہان ‌ ‌ ‌ حیف کھادِل مین کہے اید وستان

سخت مشکل مجھکون در پیش آچھی ‌ ‌ ‌ جیو یو میرے کیا بلا یو لائی ہے

ہین سمجھ اس غم سون جان کیونکر بچے ‌ ‌ ‌ سہل تر ہے جان کیون ایمان بچے

اِسو ضا مشکل کیسے ہی در جہان ‌ ‌ ‌ جو پرے ہین دِل منے میرے نہان

گر یو مشکل بھانچہ ہوے مجھکون حل ‌ ‌ ‌ نین ہے میرے جیو کو وہان خوف وخلل

اور نہین کھلتی اگرچہ یہان گرہ ‌ ‌ ‌ خوف ہے وہان کا مجھے بیشک شبہ

پس مجھے تو روم کون جانا بھلا ‌ ‌ ‌ عاقبت کا مجھکون غم کھانا بھلا

جاکے دیکھون خواب کی تعبیر کون ‌ ‌ ‌ خوابکی تعبیر سون تقدیر کون

بعد ازان کیتے وہین عزم سفر ‌ ‌ ‌ چار سو سنگ لے مریدان معتبر

جونکہ پہنچے روم کون تیون ناگہان ‌ ‌ ‌ یک چھجے پر کیا انچھا دیکھے تو وہان

ہے سندر یک پاک صورت رشک حور ‌ ‌ ‌ دلبر جکے آسمان پر جیونکہ سور

دختر ترسا و روحانی صِفت ‌ ‌ ‌ دین روح اللہ سون جسکی معرفت

رب جیو سکلی کی جلا ہی مرنا
نپٹ ہی خوب ہے اجل آتے مرنا
نپٹ خوب تن سیکے تھا ت شتہ نگا
نپٹ نرپشی کے مات چھت لگا

رشک کھا کر سو اس رخسار کا — ہو رہا تھا زرد عاشق سار کا
گر بچھاوے زاہد اسکے نین ست — کیا عجب جے بلمین ہووے بت پرست
نین اسکے فتنۂ عشاق تھے — دو بھوان خوبی کے میان طاق تھے
جن خیال اس زلف کافر کا لیا — جانوا اپنے گلے مین بھا لیا
زلف مشکین چین لیکن تابدار — مکھ سو آتش پارہ اما آبدار
بات کون تو اس دہن مین رہ نچھے — جن دہن بولیا سو او آگہ نچھے
تنگ تر نا کچھ ہیون سوئی کے او دہن — لب منے اعجاز عیسی کے زمن
آرزو اس نوش لب کا جسکون آئے — پانون دھرتے بات بن سر کو گنوائے
بو العجب سیمین زنخدان کا کوا — کوئی پر بانین اس منے جے تین موا
کی ہزاران جان عاشق دردمند — جونکہ یوسف ہو رہے تھے مستمند
بال سکھے برقعۂ خورشید تھے — بال سون کالا مگر یک بھید تھے
روئے یعنے گوہر خورشید و ماہ — تس پہ برقعہ سایۂ زلف سیاہ
جبکہ او برقعہ اچا لیتی نگار — شیخ کے دلکون کیتی اپنا شکار
جبکہ برقعے سون دکھاتی کھول مون — بندستی دل شیخ کا زنار سون
گرچہ شیخ اپنی نظر کیتے تلار — دل ہوا سینے مین لیکن خار خار
عشق کی آتش اتھی دل سون بھڑک — عشق کا مایہ لگیا جلنے تڑک
بود تھا سو ہو گیا نابود سب — خانۂ دل ہو رہا پردود سب

اس کھال کون زوال جیو جانا
ست دیدیر وصول دین لیسانا
ای خاک کھون جل سکے تیج الگلجا
ای جل تون اگن مکھ تیج جل جا
ای آگ تون بھاگ جیو تکمہ بارا
ای باو جیون اگن کیارا
ای آگ سر اپا کاس
ای کھول الگ سر اپا کاس
اس پانچ کے کار دل ہو وسواس

ای گیان اتگ تن سون پرتکا
ای جیو جھگڑ تون تن سون پرتکا
تجی سون اونکیا تو ہوم ادل
ای نفس تون نفس ایا چھل

در وعظ و نصیحت

خود سون بیخود ہو گنوائے سدھ سگل / ہاتھ سون جا گر پڑے یک سون بگل
عشق نے دھن کے لیا جان لوٹ کر / زلف کے کافر نے ایمان لوٹ کر
عشق کینا جان و دل پر گھات سو / جان اور دل سون ہے بے آس ہو
پس کہا جے دین گیا تو دل بھی جاؤ / جان پر آفت جو کچھ آنا سو آؤ
جو مریدان ان کو دیکھے اس وضا / کوئی نہ سمجھا کیا ہے یو سر قضا
سر بسر اس کام میں حیران ہوئے / فکر غم سون جیو میں سرگردان ہوئے
پند کرتا سو نہ تھا کچھ سود مند / عشق کون کان سود مند ناہی پند
پند کوئی دیتا تو کر جاتے گلا / جانتے اس پند کون جیو کی بلا
پند کوئی دیوانہ کب خاطر میں لائے / درد در مان سوز درماں کیونکہ پائے
یو نچہ سارا دیس اس دن زار زار / چک جھجے سون لا رہے تھے منہ پسار
جب یو کالی رین پر دے سون سیاہ / بہار آئی جیونکہ دود ظلم آہ
گھن یو تاریا نکا لگے روشن چراغ / شیخ کے دل کون ہوا تازہ داغ
عشق انکا ایک جا کر سو ہوا / شوق سینے میں کر جو جو ہوا
دل اپس کی اور عالم کی اچائے / ماتمی ہو غم سون سر پر خاک بھائے
ایک پل نا نیند تھی نا کچھ قرار / دل تڑپتا نین رو رو زار زار
پس کہے اس نسکون گویا زوز نین / یا مگر شیخ فلک کون سوز نین
نین جو دانا نکی ریاضت میں وہین / رنجہ دیکھا ہوں و لیکن یوں نہیں

سکھ نیت اول اپسکی نت نیت
آپ کی سنبھال اور نیت
سون جیب جھو ش سون نکہ دیکھ
کامے کے نین کرا سکون ندیکھ

شمع کی سوزش ہے مجھکو خواب باج — نین کلیجے مین رہا خون اب باج
نت جلن مین مجھکو دا ہی جونکہ شمع — دنکون مارین بسکون جاگین جونکہ شمع
بس کون ہر دم مجھہ یون یون شبخواب چھپے — کام سے بسدن جگر سوزی اچھے
یون ہی یونس آج کی ای آہ آہ — بلکہ روز غم ہے میرا یون سیاہ
کیا مجھے اول سون در روز ازل — لائے ہین دنیا مین اس بسکے بدل
نہیں سمجھہ پرتی مجھے اس بسکی راز — زلف سون ترسا کے جی ہووے دراز
کیا کہون یو کس علامت کی ہے رات — یا مگر روز قیامت کی ہے رات
اس وضا کب لگ رہون درتاب و تب — صبر کان ہے تا کرون دل بیتاب
عمر کان تا رات دن زاری کرون — یا اپس مین آپ غمخواہی کرون
عقل کان ہے تا رہون اب مین سنبھال — علم کان ہے عقل کا بکرون دنبال
بخت کاں ہے تا مددگاری کرین — مجھکو میرے کام مین یاری کرین
ہاتھ کان تا خاک اپنے سر پو بہاون — پانون کان تلیار لگ مین چلکو جاون
چشم کان ہے تا کہ دیکھون روئے یار — یار کا ہے تا کہ ہووے سازگار
زور کان ہے نالہ و زاری کرون — ہوش کان ہے تا خبرداری کرون
عقل گئی اور علم بھی اور صبر و ہوش — یک بیک یارب نکل کر گئی خروش
ناصبوری ہے مجھے نا وصل یار — کچھ عجب ہے عشق کا یو کاربار
بعد ازان سب یار دلداریکون آئے — شیخ کا غم دیکھہ غمخواریکون آئے

نت کھون اگر جو کھو نہائی
نت کھون جو نسان تجھ یو نہائی
یک جھوش سون دو جہان لرزتا
دھرتی سون دل اسمان لرزتا
لعنت کی اتش سون جھیم اچھایک
اسکے نین تن غضب لگا یک
رہ دو نین پروے تون اسکا جس کرون
جیون جس کر اسکے حد کون

عجبت لون برار عکو نا نی
عجبت نا وصل جو سے بانی
اور دیکھ جی دو نج جیون
بجز کون رہو کھ اپسکے

ہے جسے ہنکو چھوڑ نا کافران دوی
ہونا ہے اگر تجھے چھوڑ دوی
اگر کوئی اسا سون بچایا
تو تا ہے بین ہے ہو جہنی جا

ایک نے بولیا کہ ای روشن گہر | چھوڑ دے وسواس اٹھ کر غسل کر
شیخ نے بولے کہ ای صاحب نفس | غسل مجھکون آج خون دل سون بس
بھی کنے بولیا کہ ای تسبیح خوان | ہے تمہاری آج او تسبیح کہان
شیخ بولے کیا مجھے تسبیح سون | دیو میرے ہاتھ لا زنار کون
بھی کنے بولیا کہ ای پیر کہن | تو نکرا سبات سون سن لے بچن
شیخ نے بولے کہ مین توبہ دیا | ننگ اور ناموس سون توبہ کیا
بھی کنے بولیا کہ ای دانائے راز | چل شتابی اٹھ یہان سون کر نماز
بھی کنے بولیا کہ کب لگ بات یو | اٹھ خدا کون سجدہ کر ای نیک خو
شیخ بولے کان ہے محراب بھوان | جو نمازا ہی گذارون جا کو وہان
شیخ نے بولے کہ ہے او بت کہان | جے اسے سجدہ کرون مین جا کو وہان
بھی کہا کن کیون پشیمانی نہین | یک ذرہ تجھکون مسلمانی نہین
شیخ بولے مین پشیمان ہون تیون | جے اول سون نین ہوا عاشق سنو کیون
بھی کنے بولیا کہ شیطان راہ زن | بات کا تیرے ہوا ہے بے سخن
شیخ بولے راہ زن شیطان ہے تون | جا کہو یکبار سون سو بار اجھون
بھی کنے بولیا کہ نین ہے کچھ عجب | جے کہین گمراہ تمنا خلق سب
شیخ بولے کیا مجھے ناموس ننگ | شیشۂ ناموس پرطار یا ہون سنگ
بھی کنے بولیا کہ یاران نام نام | ہے دیکھے تمنا سون اور رہے سب تمام

یو نہج سون کیا یو معرفت ہے
یا اور زیر کیا صفا صفت ہے
ہے و لیکن اسپہ اتو ارسن سے
یو اس ہے پسیپس اسے
کسکون خدا ہی نا ہی ہے
مرد اور طول مطلبی ہے
پردہ پنہا سر اکسی کا
نا اس نہ اسرار اکسی کا

۱
پردہ پکڑا تیرا خلق تھا تون
ہر بیت منے یکہ تھا تو گنہ یا دون
ہیبت چھو ہے پیچن پا بندی
تو پایسے پیچن سیدیا بلندی
اتی

سرتن پہ بلا ہزار آوے
تن تن کے وطن سوں جدا آوے
ست بول کیسے ترا تو جیا ندان
ست کہیں کیوں سراب دو جو رانیہ

شیخ نے بولے او ترسا نگار — خوش اگر ہی تو اچھو ہر کین بھی یار
بھی کنے بولا کہ چل ای نیک ذات — جائیں ہم کعبے کوں ملکر آج رات
شیخ بولے کعبہ ہیں تو دیر ہے — جان میرے دلکا گذر اور سیر ہی
بھی کنے بولا کہ لے بنگی سوں راہ — جا کعبے میں ہو گُنہ کا عذر خواہ
شیخ بولے جو کہاں تجھے کو جاؤں — کیوں نہ دھن کا آستانہ دیکھ آؤں
بھی کنے بولا کہ دوزخ ہی انگے — کیوں طرف دوزخ کے تو جانے لگے
شیخ بولے کاہی اودوزخ کہو — تاکہ میری آہ سوں جل جائے او
بھی کہا کوئی تجھ کوں ہونا گر بہشت — توبہ کر اور چھوڑ دے تو کار زشت
شیخ بولے گر بہشت روئے یار — ہی مجھے تو بس ہے او ای دوستدار
بھی کنے بولا خدا سوں شرم کر — الحذر اس کام سوں ای الحذر
شیخ نے بولے جو یو میرے گلے — حق نے بھایا ہی سو اوکیو نکر تلے
بھی کنے بولا کہ ای مردِ خدا — صدق سوں مومن ہو بھی ایمان لا
شیخ بولے جانتا ہی سب جہان — جن ہوا کافر اُسے ایمان کہاں
جب سخن کس کا ہوا نیں کارگر — سب ہے آخر عزیزان ہار کر
دل میں کرنے لگے سب ہائے ہائے — جو نہ جانے عاقبت کیا پیش آئے
جب یو ترکِ زور باتیغ و سپر — ہندوے شب کا ستبا سرکات کر
روشنائی کا ہوا جگ میں ظہور — جوش کھایا سورجے چشمے سوں نور

او نام الہی کے دلکوں جیوں دودھ
ست دوست اپر جو او جی موجود
یک جیو ہو اگر یو جس فی
گر کوئی خلل منجہ خلافی
سن ہیں بریا و خصم ہے یار ہے
ہار ہے سے آپ ہے یار ہے
اوہی ہی دیکھ دیکھو بول خوش راجے
اس پر نیند شراب سپر سر راجے

۸ ان سدھی کے سو دہی اچھے
۸ وقت بدن کے سو دین اچھے
ہیں یاد بکار نیں سب ہیں
او دو جو تجنا چہ ہیں

شیخ بیٹھے سو وہاں ہوا تھ چلے ــ آئے اپنے یار کی مہاڑی تلے
خاک کوچے کی اُٹھا کو سر پو گھال ــ کر سٹے تن کوں اپس کے پائمال
مُنہ پو اپنے جیوں سناسی لا بھبوت ــ دِل دُنیا سوں توڑ کر پکڑے سکوت
ایک جھینے لگ رہے اُس ٹھار اوْ ــ بے خور و بیخواب بیدِل دا راوْ
عاقبت بیمار ہو مرنے اُڑے ــ تن سوں طاقت جا کو بیطاقت پڑے
بعد ازاں انجان ہو کر او نگار ــ شیخ کے نزدیک آئی ایک بار
بات یوں کرنے لگے سیمی سیج ــ کیا سبب بیٹھا ہی یہاں ای پاسیج
کیوں کرے ای شیخ فانی خود پرست ــ زاہدا کو تجے میں ترسا کے نشست
شیخ نے بولے نکو ما نو برا ــ لے گئی ہی توں سو میرا دل چرا
یا مرا دِل مجھ کوں دے یا مجھ سوں مِل ــ نیں تو یہاں میں ہو رہا ہوں پا بگل
ای بُتِ ترسا نکو ترسا مجھے ــ مینہہ اپسکے وصل کا برسا مجھے
ای جفا جو یار بے ترسی نکر ــ آ میرے سینے سوں لگ ترسینہ کر
دِل دیا ہوں تجھ کو میں ای سنگدِل ــ بند اپس کے لُطف سوں مجھ سنگدِل
ای چمن آرائے سروِ نونہال ــ آ مرے بر میں مجھے کر تو نہال
دور کر اُمیرے انکھیاں میں بیٹھ ــ درد دِل کا دیکھ میرے دِل میں بیٹھ
نا مرے دِلکوں سہ انکھیانکو ہے چین ــ دِل ہے پُرغم دیدہ پُرنم ڈیس رین
کیا کروں کا جاؤں بولوں کس کنے ــ نا میں دِلبر سیں نہ دِلبر مجھ منے

بسکہ تیرے غم سوں ای دلبر نگار — دل گنوا کر ہو رہا ہوں خاکسار

مہر سوں کر سرفراز اس خاک کون — خاک سوں پہنچا مجھے افلاک تون

بعد ازان ہنس کر کہی او مست ناز — ای بوڈھے بیہوش ای پیر گداز

سر ہوا ہی جون نرا کافور سا — فکر کر جا اب کفن کافور کا

گر ترا دم سرد جون کافور ہی — عشق کی گرمی سوں تون معذور ہی

تون سو اپنے قوت کا محتاج ہی — گر تجھے روٹی ملی تو راج ہی

کان تو میرے وصل کی شاہی کو پائے — مین کہاں اور تون کہاں ای بے ادبے

شیخ نے بولے نکو یہ بات کر — ہو رہا ہوں مین تو تجھ گل کا بھونر

عاشق کون کیا بڈھا کیا نوجوان — کیا گدا کیا بادشاہ کیا کامران

عشق کا جس دل منے ہووے گذر — گر دکھاتا ہی اس کا دہان اثر

پس کہے دعوی کر تجھے میری ہی چاہ — تو مسلمانی سوں اپنے ہاتھ جھاڑ

مین جو کوئی ہمرنگ اپنے یار کا — راز دان مین عشق کے اسرار کا

شیخ بولے جو کہی تون سو کرون — مر کہی تو ترت اس ساعت مرون

اب ہمین تیرے کہے مین ای نگار — خواہ میرا جی بچالے خواہ مار

بعد ازان بولے کہ ای مرد بکام — مرد اگر ہی تون کدے کر چار کام

سجدہ کر بت کون جلا قرآن کون — پی شراب اور چھوڑ دے ایمان کون

شیخ نے بولے کہ پیتا ہون شراب — بھی یو باتان تین تین سو بحساب

پس کہی اَچل شراب لعل پی — ہوئیگا اپس لی تیرا سب پوجی

اُٹھ چلے پس شیخ اُسکے ساتھ ہو — تا مغان کے دیر لگ چل اے سو

دیکھتے ہین کیا تو مجلس ہی عجب — وصحن خوشدل ہین مغان اور خوش ہین سب

شیخ گئے سو سب ہوئے شادان مغان — یہا مریدان ہو رہے زار و فغان

عشق کی آتش نے لے گئی آب شیخ — زُلف نے ترسا کی لے گئی تاب شیخ

جو نگر دلبر لائی مے کا جام بھر — شیخ خوش شوقی سون ہوکے بیخبر

سر بسر اپنا گنوائے عقل و ہوش — بیخود و بے جوش کیتے جام نوش

جیون ہوا ایک جا شراب و عشق یار — شوق یکتھا سو ہوا چندین ہزار

دیکھ کر اس شیخ لب کا نوش خند — ہو گیا دل زُلف کے پیچان مین بند

بار دیگر بھی طلب کر جام نوش — نوش جان کیتے سو آیا دلکو جوش

سو کتابان جو اتھیان تصنیف کیان — قابل تعریف اور توصیف کیان

حفظ قُرآن جو کئے تھے سربسر — سب گئے یکبارگی دل سون بسر

کُچھ رہا نین یاد غیر از عشق یار — یار سون سرتا بہ عاشق بیقرار

ہاتھ جو ستنے منگے شیخ اُس اُپر — بول اُٹھی تب یار سون او سیمبر

کا ی فلانے عشق کا دعوی نکر — جھوٹھ ہی تیرا یہ دعوی سربسر

عاشقی کا چپ نکو تون لاف مار — عاشقی بن کفر نا ہوئے ساز وار

ہی اگر تون عشق مین ثابت قدم — مذہب ترسائیان کا مار دم

ترس بن رہا ہے سو ترا ہی
مین تو تو چراغ جیوں جلا
ہاتھ لیکر سکھ اپنے ہاتھ ہی
ہاتھ میں مالن کی حق سو

کہو مجھ زلفاں میں جیسا ار کر — مین تو جا پیا عصا لے ہر کدھر
شیخ جیوں سیترے تھے اسکے دایم — ہو رہے حیران اسکے غم مین
جب نہ تھا کچھ ان کون مستی کا اثر — گم کئے تھے اپنے ہستی کی خبر
اب تو ہی پی کر ہوئے سرشار مست — عشق زور آور پڑا یو زیردست
ہر نہ اگر عشق سون رسوا ہوئے — ترس حق کا چھوڑ کر ترسا ہوئے
پیر کہنہ کہنہ ہی تازہ لگن — یار حاضر پس رکھے کیسہ ہات مین
عاقبت او شیخ می سون مست ہو — بول اٹھے اس سنگدل سون بات یوں
مین تو تجھ کون دل دیا ہو دین بھی — کیا اتا باقی رہا سو بول بھی
ہوش سن مین گر مین ہوا مین بت پرست — بت پوجوں جالون مین قرآن ہو کے مست
پس کہی او ترس بے ترسا بچی — جو اتھی تیری لگن اول کچی
اب مجھے تون عاشق صادق دسیا — بے تفاوت عشق کے لایق دسیا
جیوں سنے یو بات ترسایاں تمام — سب ہوئے دل مین اپس کے شاد کام
دینچہ پیجا شیخ کون دینول منے — جانوا بجائے گلے مین بت کنے
جیوں گلے مین شیخ کے زنار بھی — خرقہ و شیخی کون دو حال آگ لائے
دین و ایمان سب گنوا کر ایک بار — یار سون بولے کہ ای ترسا نگار
تون جو کچھ مجھ سون کہی سو تیں کیا — چھوڑ کر شیخی کون رسوائی لیا
وصل اپنا اب مجھ کون دینی سچ تو بول — رستی سون دل کے اپنی گانٹ کھول

بولتے تو گھڑی ہر گھڑی دایم
بو گھی ہی برا رہ جیسن دایم
بندہ ہو تو مجھ پس نازکے بند
بہت سون تو کر ایک کون بو تر

جیون عاشق قبول کا او سب ہوا
جیون ترا ان جیسے اگر مین دہ بکا
کیا ام پیچھے سو سب کر لیا
یک بجاو سون مان اور کیا

پس کہی او نازنین کائی شیخ پیر / مہر میرا ہی بہت توں ہی فقیر
جا اپنا توں مہر کی کچھ فکر کر / تا بہت سامال و دھن اور سیم و زر
پس کہے شیخ اسکو ای دھن ہوا / خوب اپکا عہد بجائی بجا
مین تو تیرا بات سب سر پر لیا / کام نا کرنا تھا سو سب کیا
یار میری مجھ سوں رو گرداں ہوئی / دشمن دنیا و دین و جان ہوئی
توں سو پھر پیسہ کرے تو نا ملی تو / جو سیتی بہت کرم و تمیں رہی
کیا کروں میں مجھ کو کچھ جاؤں / جو نہیں جا گہہ تجھے دونوں جہان
مجھکوں تیرے باج ای بہکو بہشت / جو بہتر دوزخ ہی نا سا توں بہشت
بعد ازاں و سیعت پ شکر سخن / نفتہ سوں بولی کہ ای دلکے سجن
گر سکت مین مہر کا مجھکوں اتاں / [illegible] خوک کا چرا جا اپنا حال
شیخ نے لاچار کیتے اختیار / خوک بانی کوں دیے دل پر قرار
عاشقی کی کچھ عجب ہے رسم و راہ / تا مجھ میں آئے اجلا نا سیاہ
یہاں تو نا اس شیخ کی کچھ خوک ہی / ذات میں ہر کس کے سو سو خوک ہی
نفس کے خطرے میں کیا خوک کا سو کم / پرورش میں جسکے ہی تو دمبدم
جب تعین حق کی راہ میں آنے لگے / لکھ ہزاران خوک و سگ دینے لگے
دے جلا یو خوک و سگ ای دینا / بلکہ سوا کرا اپس کوں شیخ سار
الغرض جیوں شیخ نے ترسا ہوئے / روزگم لوگاں میں یوں رسوا ہوئے

نہ ظلم نہ تھا بھی انصاف
محنت کون بدہ ہی الطاف
انصاف اپنے ہی طاعت
انصاف سو عین ہی عبادت

یاران کے اس گرفتاری کون دیکھ
خاک سر پر بھالے خواری کون دیکھ

بعد ازان سب مل کیے عزم سفر
تا پچھیا دین و دم سون منہ پر کر جگر

پس مرید یک شیخ کے نزدیک آ
عرض کیتا کا ہی ہمارے پیشوا

ہی ہمارا قصد گر فرمان پائین
جو نکل اس تھار سون کعبے کون جائین

یا ہمیں بھی ہووین ترسا جو نکہ تم
سر بسر یکدم تی ترسا جو نکہ تم

یا کہ تم تنہا اکیلا نا دیکھ سک
جا نوا بھالین گلے مین یکبیک

شیخ نے بولے تکو تم دیر لاؤ
جان تمھین جاتا ہی سو بیگی سو جاؤ

مین تو یہان گت کر پڑا ہون بند مین
اور دیوانہ عاشقی کے پھند مین

ہی جنگ تم تو لگ اس دیول مین تھار
بس ہی مجھکون اوہی ترسا یار

کیا ہوا تھا جو کچھ معلوم نین
تم گنتے نین عشق کے بھاندے مین کین

گر تمنکون بھی کہین اچھتی لگن
ہو کے رہتے بیدل و دین مجھ منین

ای رفیقان جاؤ تم لیجا سون اتال
نین سمجھتا مین انگے کیا ہووے حال

گر مرا احوال پوچھے کوئی تو
بو حقیقت سر بسر اسکون کہو

جو بچارے شیخ پر تو تھی
چشم پر خون اور منہ پر زہر ہی

کوئی کافر بھی کرے نا اس وضا
جب نکہ او پیر طریقت از قضا

دیکھ یک زن کے جادو گر نین
تنہا دین و دل گنوایا بے سخن

... ترسا ... سلسلا
مذہب ترسا سے جا کر ملا

جو کرے میری کبھی بدگوئی کوئی — پس کہو تم عاشقان پر یو بچہ بری

بعد ازان روز دکو یاران مار آ — شیخ کون ست کر گئے کعبے کی راہ

جیونکہ انیترے اگو ہر یک اپنے تھا — شرم سون چھپ چھپ رہے گوشے بجا

از قضا تھا شیخ کون کوئی ایک مرید — سب منے صدق و ارادت سون مزید

جب مکے سون شیخ گئے تھے روم کون — او سو حاضر وہان تھا لیکن روز سون

جیونکہ آیا گھر کو اپنے پھر کو او — ان سون ملنے کون گیا مشتاق ہو

پس لیکے شیخ کی پوچھا خبر — سب کہے یاران حقیقت کھول کر

وینچہ او دل مین لیکے حیف کہا — بول تھا یاران سون یون لازم تھا

جو تمھین وہان شیخ کون یون چھوڑ آئے — کیا خطا کیتے ہین بد تر ہائے ہائے

دوستان تو دکھ منے ہووین شریک — سکھ منے تو ہو وین بیگانہ نزدیک

رہا تمھاری کیسو خیاری اتھی — پس روش کی یہ وفاداری اتھی

جیون لئے تھے شیخ نے زنار ہات — تم گلے مین ڈال کے لینا تھا سنگات

او سکئے تھے جیونکہ ترسائی قبول — پس تمھین بھی وینچہ لینا تھا وصول

او سو عاشق ہو گئے بدنامی لئے — تم جدا ہو ان سون کیون خامی لئے

عاشقان تو سر بسر بدنام اچھین — جو دین سب سون سو خام اچھین

بعد ازان یاران کہے ای نیکخواہ — یہان تو ہر گز نہین ہمارا کچھ گناہ

بارہا ہم شیخ سون مانگے رضا — جتا ہمین بھی ہو وین کافر اسو خدا

لازم

چھوڑ کر اسلام ترسا ہوئے ہیں ۔۔۔ روم میں یکدھری رسوا ہوئے ہیں

شیخ سوں یہ بات کوں نادان کر ۔۔۔ کیسکوں اپنے کام کا نا جان کر

ایکباری سبکوں فرمائے خدا ۔۔۔ تو ہمیں لاچارتی پائے رضا

بعد ازاں بولیا او مرد معتقد ۔۔۔ گر تمھیں اسلام میں ہوتے مجد

شیخ سوں جسوقت پائے تھے خدا ۔۔۔ وہیں لیجانا تھا خدا سوں التجا

جو خدا یا بخش دے اس پیر کوں ۔۔۔ در گذر کر پیر کی تقصیر کوں

کوں اس درگاہ میں آیا نہیں ۔۔۔ جن ایس کا مدعا پایا نہیں

جب سنے اس مرد سوں یو بات یا ۔۔۔ ہو رہے آپس منے یوں شرمسا

پس کہے او یوں خجل ہونا ہی کیا ۔۔۔ اوداب بھی کیا ہوا کچھ نئیں گیا

جائیں سب مل روم کو اس پار بھی ۔۔۔ عجز و زاری سوں وہاں بیٹھے بھی

ہوویں متوجہ ہمیں حق سوں تمام ۔۔۔ تا کہ اپنا مدعا ناتھ آئے کام

کیا عجب ہے لطف سوں وو بے نیاز ۔۔۔ ہوونیے ہم بیچارگاں کا کارساز

بعد ازاں یہ بات سن سب مل گویا ۔۔۔ روم کوں پھر آئے ہو امیدوار

ہر یکیس نے یکطرف لیکر مقام ۔۔۔ کر لئے اپنے پو آن پانی حرام

رنج و غم سوں ایک کم چالیس روز ۔۔۔ عجز و زاری یوں کئے با صدق و سوز

جب فرشتیاں کہے گیا دل سوں قرار ۔۔۔ قدسیاں رونے لگے سب زار زار

عالم بالا فغاں سن کھلبلا ۔۔۔ عرش والا جیف کھا کر تلملا

ایس پر جہلم کون وو صادق مرید / کشف کی از غیب سون پایا کلید

دیکھتا کیا ہے کہ یون انکھیان پسار / صبح کا بارا چلیا ہے مشکبار

آئے ہین حضرت محمد مصطفیٰ / جلوہ گر مکھڑے پہ نور باصفا

عنبرین گیسو ستے ہین کھول کر / رخ مبارک شادمان ہنستے ادھر

وو شیخ اٹھ کر یو مرید یکبار / جا قدم لگ یون کیا عرض و نیاز

کای گنہ گار امتان کے عذرخواہ / ہین ہمین تو غرق دریائے گناہ

دستگیری کر کے ہمنا بھار لا / شیخ گمراہ کون ہمارے رہ دکھا

بعد ازان فرمائے حضرت مصطفیٰ / آفرین ہے ای مرید باصفا

جب کیا تون اسو رضا ہمت بلند / پیر کا اپنے چھڑایا قید و بند

شیخ اور حق کے درمیان غبار / اپتریا تھا کفر کا ڈونگر کی سار

عجز سون تیرے کیا مین اسکو دور / کر دکھایا ہون شفاعت کا ظہور

شیخ کا گرچہ گناہ تھا بے قیاس / مین اسے بخشا لیا ہون تو جھکے پاس

جانتا نئین ہے کی لاکھان سون گناہ / بخشتا ہے پلمین رحمت سون الہ

یو بشارت جونکہ پایا وو مرید / سوچ یاران پاس آیا او مرید

بحر کون احسان کے جب آتا تھی پور / سب گنہ جاتے ہین ڈب کر بالضرور

کشف کا احوال سب کیتا بیان / پس ہوئے سگلے عزیزان شادمان

بعد ازان سب ملکے آئے پیر پاس / دیکھتے کیا ہین تو پیر حق شناس

حجابات از حضور حق

حضرت محمدؐ نے کی فقیری

اس فقیر پایا نور تسلی

منبری بھی عمر ارت تیرس کی

دو چار کر ایک نور برس کی

ایس سون فقر سے کیا پیشی

درویش کیا جھٹ ایک درویش

حاصل ہوئی حق سے کر فضل سیکار

سو سال کے فقر مین نور پایا

سو کیا کہ یون جو اچھی ایا

سیکھ ابھی جواب تو چل ایا

خوشحال ہو کھڑا یا دو دو ریکی

دل اور طرف نہ کھینچ وہ فرو دیا

شیخ مرکر گیا نور برا

ستمایان اپنا پایا دوکون یاد

بہین نپٹ سوز جگر سون بیقرار — سینہ بریان نین گریا زار زار

جا نوا دا لے ہیں گھاندی پر سو توڑ — ست دئے ہیں چرکر نا قوس پھوٹ

پھین اپر پٹکے ہیں ترسا کلاہ — پھاڑ کر ڈالے ہیں اوچہ غاسیا

دیکھ کر یاران کو اپنے زور سون — آشنا تی تازہ پائے نور سون

شرم سون تن پر کمے کپڑے کو چاک — عجز اور زاری سون بھاے سر لو خاک

کب دگت رو رو کے لیتے ہین تنج بھر — کب سو بیٹھے دل کون سمجھین تلخ کر

کب اگن سون آہ کی جالین بلنگ — کب السمین عوز ہین حیرت سود گک

حکمت و توحید و قرآن کی خبر — جو گئے تھے بسر دل ربان بسر

یاد آئی پھر کے سب یکبار گی — گئی نکل کر جہل اور بیچار گی

جب اِس کے حال پر کرتے نظر — وہیچہ سجدہ جا کے روتے ہیں بھر

جب انجو لاتے انکھیان سوز سون — لہو سون تر کرتے زمین خشک کون

جو نکہ دیکھے شیخ کون یون بیقرار — یار بھی رونے لگے سب زار زار

پس کہے ای شیخ اب مت ہو ملول — جو تجھیں بخشائے ہیں حضرت رسول

چھوڑ دے دل سون اِتا افسوس غم — جوش مین آیا ہی دریائے کرم

شکر کر ای جام غم کے دردمست — بت پرست روم ہین سب حق پرست

یو خبر خوش سنکے او شاہ جہان — صد ہزاران شکر سون کھولے زبان

پہن خرقہ غسل کر باندھے کمر — پس گئے کعبے طرف سب مل سفر

در طلب جو مطلق

از قضا او نارترسا یک بیک / خواب مین دیکھی کہ خورشید از فلک
ہاتھ مین آکر گیا ہی بھی نکل / کھل ترے وسیے مین انکھیان کنول
فکر مین تعبیر کے ہی جب تلک / شیخ گئی کر لوگ بولے تب تلک
وینچہ تلملنے لگی با سوز و تاب / ہاتھ سون میرے گیا کر آفتاب
چاک کر ڈالی گریبان گل نمن / غم سون نالان ہو رہی بلبل نمن
لوٹنے لاگی اگن پر جون کباب / مست غمگین ہوئی انجو کا پی شراب
سنبلستان کر ستی بالون کو نوچہ / کر دکھائی گلستان گالان کھروچہ
بسکہ کھینچی نرگس اپنے تی گلاب / کر ستی یکبار نرگستان خراب
جون پپیہا پیو پیو کرنے لگی / یاد سون اس پیو کے دم بھرنے لگی
غم سون رونیکون لگی طاؤس جون / سوز دل مین لے رہی ققنوس نمون
عجز سون کہنے لگی ای بے نیاز / نین ہی میرا تجھ سون کچھ پوشیدہ راز
راہزن ہوئی ہین تو اس دیندار کی / کا ہی پاین کوئی دھن مجھ سا رکی
مرد کون تجھ راہ کے مین گمراہ کری / کیا خطا مین ہاے بے آگہ کری
اس گنہ کا کس وضا مین دیون جواب / تون اپا مجھکون دکھا راہ صواب
بسکہ کیتی اس وضا جوش و خروش / تا دیا اسکون ندا غیبی سروش
ای بلا ماری دکھیاری پاپنی / کھول انکھیان دیکھ تقصیر اپنی
جس وضا اس شیخ کون رسوا کری / دین سے کھو کر اسے ترسا کری

تس من نہ سکن یوں اوس من نہ تن ہے
عشق من سون جبن جو من پیش ہے
عشق دست لی دو سی رکھا ہی
جبنے دست کون دو دو ...

تس وضاب کفر سون دل تور تھا　　دین کون اسکے پکڑ لے جیو سون گھت
پاک دل سون توبہ کرای دھن خراب　　شیخ کون ڈھنڈ کر مسلماں ہو شتاب
جون اُسے گمراہ کری تھی تو اول　　راہ میں اُسکے اتا تو ای چنچل
گرچہ تھا اُس شیخ کا عشق مجاز　　تون حقیقی عشق سون ہو سرفراز
دینچہ یہہ دھن دل منے ہشیار ہوی　　کفر سون یکبارگی بیزار ہوئی
سر کھلی اور پک ننگی ہو گھر سو بھا　　شیخ کون ڈھنڈتی چلی بے اختیار
نا سمجھتی ٹھوکران رہ کے نہ خار　　ماجہت نا وقت سون تھی ہوشیار
عشق سون اسلام کے ہو مست وار　　سینہ بھاری چک سون ٹھوکی دھا
تو لگون وھان شیخ کون ہوئی آگہی　　بات سون جا وہیں اُٹھے سبھی
یار سنگلے بھی ہوئے تھے درد مند　　شیخ نے لیتے مگر ہلاچہ چھند
بعد ازان سب کون وہیں سمجھائے شیخ　　ساتھ لیکر سب کے دھن پاس آئے شیخ
دیکھتے کیا ہیں ادھ دھن جیون رنگ زرد　　بھر رہی ہے سیس کے بالان میں گرد
پک ننگی اور چاک ہے سب پیرہن　　گر رہی ہے خاک میں مُردے نمن
جیونکہ دیکھی شیخ کون او یک نظر　　ہو گئی بے ہوش تنگی سُدھ بسر
شیخ اسکون دیکھ کر بیہوش تاب　　اشک سون افسوس کے چھنکی گلاب
تو منیچہ انکھیاں کھول کر دیکھی نگار　　سو چھ انجو ڈھل چلے بے اختیار
عشق کی از بسکہ تھی تس تکبکی　　اٹھ کے بگی شیخ کے پک سو لگی

اول مجھے اوج میں لیوا ہے
سلطان کی فوج میں آیا ہے
دسے چھوڑا پس ہشی شانا
بکر پایا تون پرت پا جیا نا
لی بیوا ایس کی زندگانی
پیالہ کیا ہے جو تجھ پایا پی
دل کے سون سکے ملے ابھی تو
دسے جاہ کون اپنے گھر او تی

دکھت سون خدا کی نا امیدی
دکھتا ہیں اگر جو تون بکجہتی
تون کون نہ کیا سو جانا رہے
بخت تون اپنی پچھان بار ہے

اِس کہی تیں نا مجھے نہیں تاب ابا ۔ زندگانی سوں نہیں کچھ لاب ابا
اَب مجھے تلقین ایس کا دین اب ۔ دین کا سب رسم اور آئین اب
بعد ازان کلمہ پڑھائے شیخ اُسے ۔ دین کا مارگ دکھائے شیخ اُسے
جونکہ لذت دین کا اونا پائی ۔ شوق کی گرمی سوں اُسکو تاپ آئی
شیخ کون درحال بولی بے نزاع ۔ الوداع ای شیخ عالم الوداع
بخش مجھکو مین جو کچھ کیتی گناہ ۔ لطف سوں تو ہوو ینگا میرے گواہ
وپنچہ اِتنی بات کر خاموش ہوئی ۔ اِس جہان فانی ستی روپوش ہوئی
ایک قطرہ ہی مجازی کا سو وو ۔ گئی حقیقت کی دریا سوں ایک ہو
جون گئی او بتوں ہمیں بھی جائینگے ۔ پھر کے اِس دُنیا منے نا آئینگے
عشق کا تو اِسو ضا کا ہی وھندا ۔ شیر مردان کا کتے ہیں اُسکوں پھندا
اِس پھندے میں آ پڑے او شیر مرد ۔ جسکوں ہووے عشق کا کچھ رنج و درد
جانتا ہی کیا بچارہ نا سمج ۔ جو پڑا ہیں کیتی پھندے میں ونو اولیچ

رفتن مرغان بحضرت سیمرغ

جو سنے ہدہد سوں یہہ قصہ ہنچھی ۔ شوق سوں دل سب کے تڑپے جوں مچھی
عشق سوں سیمرغ کے بے اختیار ۔ ہو رہے دل میں اپس کے بے قرار
متفق ہو عزم کیتے راہ کا ۔ شوق پکڑے شاہ کی درگاہ کا
بعد ازان کیتے اپس میں فکر تب ۔ بات کا سردار کرنا کسکوں اب

ذات نہ اونی صباسے

جہاں ہر ایک حال جو نہال

تن جو کچھ کرم بناسے

اونا ہنجا جو کچھ اوبیان ہی

پوچھے ہی نیچے نہ سکھان ہی

اِس کچھ میں نڑا ہی سر سود

اِس کچھ میں ابی چیو کو معصود

سو ذو زبھی بھاگ میں جن بوز

بیکا عمر ہی غنیمت

ایکسوں تو خود راز

پیچھے یا ہو مت پچھتا

کام جز سردار تو بنتا نہیں | پیتا تو کہ کوں کوئی بھی گنتا نہیں
مصلحت یوں ہی کی سب نے نام موں | قرعہ سنپا دیکھ کر اس کام کوں
نام سوں جس جانور کے قرعہ آئے | سرور و سردار سب کا او کوائے
ہی سزاوار اس کوں تاج سروری | اسکی سب ملکر کریں فرمان بری
نا مگر سیمرغ کوں پاویں ہمیں | ذرہ ہو خورشید لگ جاویں ہمیں
جوں بچارے بات کوں سب اس وضا | قرعہ سب کے ناؤں ڈالے اس وضع
ناگہاں قرعہ پڑا ہدہد کے ناؤں | پس کیے اپنے پراں کی اس پو چھاؤں
حکم میں اسکے ہوئے سب جانور | اسکوں سمجھے بیشک اپنا راہبر

داخل شدن مرغاں پیش آمدن وادی ہیبت ناک

جوں دیے ہدہد کو سب مل سروری | سر پہ اسکے لا رکھے تاج افسری
کی ہزار ان جانور سنگ ہو چلے | شاہ کے مشتاق یکرنگ ہو چلے
جونکہ آئے راہ کوں دیکھے انگے | بن بیابان دیکھ کر سب ڈگ لگے
دل میں سب کے یکبیک ہیبت پڑی | خوف ہو لرزیں سوں اکڑ تپ چڑی
فکر کرتے بات کی سب آئے بان | بوجھ بھاری راہ تو دیکھے دراز
بات میں آتا نہ جانا کوئی دسے | خیر و شر بھی نا نظر آوے کسے
کچھ نتھا وہاں چارہ چپ رہنے باج | جز صبوری کچھ نہ دیکھے لا علاج
تب کہا ہدہد کو یک پنچھی نے یوں | اس وضا خالی ہی یو مارگ سو کیوں

تا کہیں سوں ہمت لا کیا ہے
یو بات تیری سنو کیا ہے
یا یا پنچھی سوں کچھ دراز
یا کسی رحمٰن سوں آئی اسے
یا نقل لیا ہی دسے کچھ بلکہ کام
یا کام اپر دیا کن انعام
یا کوئی کنی ہی آزر سے گھر
تا کی تو سنیا ہی سرکا دبر
یو غم کیں ہی یوں کہیں ہے
کسی کی تجھ قدر نہیں ہے
کہ یو تجھ سے میں توں کیوں ہوا ہی
بالک تو نہیں بڑھا ہوا ہی
انعام دیا ہی تجھ نا ہوا ہی
اسلا ہوں نہ توں سمجھ یو نکی

اجشیار ہوا سی دیو بر کستی
رکھہ دا ست پانی کون شہر مخن
رکھو رب سون بسم جنون کیو لار
ست کال پہ واں آج مل لار

پس کہا ہدہد کہ ای حیران راہ	یہہ صلابت پر ہی اس سنکے گواہ

حکایت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

بایزید یک نس شہر کے بہار آئے	شور اور غوغے سو خالی جگ کو پائے
چاندنا چھٹکیا ہی روشن جونکہ روز	نور سون جسکے ہی نس عالم فروز
شیخ جتیا پھر کے دیکھے سب جنگل	کسکے ہل چل کا دسیا نین جوان سنجل
پس کیے حیرت سوای پروردگار	کچھ عجب دسا ہی تیرا کاروبار
یہہ تیری درگاہ عالی اچھکے یون	سو خالی ہی مشتاقان سو کیون
ہاتف غیبی نے تب لایا ندا	بادشاہ لگ راہ پاوے کیون گدا
ہی مری درگاہ کون عزت ضرور	ہار ہین نا اہل غافل مجھہ سو دور
عمر لگ کرتے ہین مردان انتظار	تا ہزاران سون یک آ دا پاوے بار

رفتن مرغان نزدیک ہدہد و سوال کردن ایشان

بعد ازان راہ کا پکر بہتسان پیکے	ہور ہے دل مین اپسکے دردناک
بات کون دیکھون تو سیوت ناوسے	ریخ راہ ایسا جو دار و ہین جسے
باد استغنا کی یون چلتی ہی وہان	جو کہے تو جائیگا اُڈ آسمان
پس کہو وہان یو نبکسیر و کیا کرین	دیکھتے جیبو کا زیان کیون پک جھرین
وہنیج آئے چلکے سب ہدہد کنے	کچھہ سو دل اُمید ہین کچھہ ڈرسنے
پس لگے کہنے کو ذی دانائے راہ	جانتے ہین کیا ہمین آداب شاہ

حکایت
سلطان سون یک درویش فقیر
بولیا وسے رضا مجھے بکرو نہ
کچھ حرمت مین محبت ہو کر ہمت گئی
ہو دریغ گی پیرہن بھی پھٹ گئی
نا او زین نہ نا دون تن مین
یک بادی بھی بون بن مین

اے دوستی اس دل کی سے برسج
دل دین سون باندھا ہوئی
غمگین کہ اور کچھ بلا وون
سمجھا سون بندگی مین سگی وان
پیاسے

تون رہا کی ون سلیمان کے نزدیک
قرب ہیگا تجھکون سلطان کے نزدیک

جانتا ہی رسم و آداب ملوک
راہ کا معلوم ہی تجھکون سلوک

ہی عیان خوف و خطر کا تجھ کون ٹھار
تون پھرا ہی تردد دیر دوندگار

تون ہمارے راہ کا ہی پیشوا
بندے ہمنا کہ ہی تجھکون روا

چل اتا منبر اوپر چڑھ کر وعظ بول
جو گرہ دل مین ہمارے ہی سو کھول

کر بیان شاہان کی خدمت کا طریق
دے جواب اسکا جو کچھ پوچھین رفیق

کھول دے دل سون ہر یک کس کی گرہ
تا لگین جمعیت خاطر سون راہ

بسکہ ہی درپیش یو راہ دراز
خوب ہی اول سون ہونا چارہ ساز

بر منبر رفتن ہدہد و وعظ گفتن او مرغان را

بعد ازان ہدہد لے یک دو نگر یو چڑھ
خطبہ پڑھنے کون لگیا منبر پو چڑھ

دو طرف باز و کود و مقری ہوئے
تون سوا و بلبل و قمری ہوئے

خوش صدا الحان سو دونون اچائے
قدسیان آواز سن حالت مین آئے

یکطرف سون ہو کے ہدہد ہوش سب
سدھ بسر جا کر ہوئے بیہوش سب

بعد ازان ہدہد سخن کیتا شروع
جان و دل سون لائے سب پنچھی رجوع

سوال سائل اول جواب ہدہد

بول اٹھا دستے مین یک پنچھی اول
ہی مجھے بھی ایک مشکل کر تون حل

تون سو یک پنچھی ہمارے سار ہی
کیا سبب ہمنا پو تون سردار ہی

کیا سب تجھ کون ہما بخت شرف ۔ پر تری ہے بیٹھکے ہمین سب ایکطرف

پس کہیا ہدہد اُسے ای بے خبر ۔ یو سلیمان کے نظر کا ہی اثر

نا مجھے زر مال سون دولت بخت ۔ نہ مری طاعت عبادت سون بخت

کیا یو دولت کسکون طاعت سون ملے ۔ بلکہ یو بخت سعادت سون ملے

گر کسے طاعت سون آیا ہاتھ یو ۔ سب سون لی تھی طاعت ابلیس تو

بات اِتنی ہی کہ طاعت کون تجھو تا ۔ ایکدم طاعت سون مُنہہ کو ماڑ تا

رات و دِن طاعت منے رہنا سدا ۔ لیکن اُسپر تکیہ مت کرای گدا

ایک پل طاعت سون مت کر در گُذر ۔ تا پڑے تجھ پر سلیمان کی نظر

جب تو اِن منظورِ سلیمان آئیگا ۔ دولتِ دُنیا و عُقبیٰ پائے گا

حِکایتِ سلطان محمود کہ با پسرے ماہی میگرفت

ایکدِن سُلطان محمود از قضا ۔ اپنے لشکر سون پڑا بن مین جدا

ایکلا گھوڑے پو جاتا ہی تلک ۔ ایک چھوکرا دِسکے آیا تو تلک

جو کنارے پر ندی کے ڈال گل ۔ فِکر سون بیٹھا ہی کھلا جون کنول

شاہ گھوڑے سون اُتر کر اُس کنے ۔ چل کے پوچھا کیون ہی تون یون غم منے

پس لگا کہنے کون چھوکرا ای امیر ۔ سات بھایان ہین ہمین سا تون فقیر

ماں ہماری شہر مین ہی ایک رانڈ ۔ مین تو یہان بیٹھا ہون اپنی شست باند

صبح سون تا شام کرتا ہون شکار ۔ کوئی مچھی سنبرے تو دِلکو ہوئے ادھار

جب ہم سنون جو طا نبار ہی
اور بس کہا بچہا نہار ہی
سو ہمت بچا تیسے ہمہ سکون
سو اب دبار نبون کمل کون

پس کہا شہ نے کہ ای طفلِ زیرک
آج کے دن مجھکون کریا ہی شریک

مین لیتا شاہ کی چھوکرنے بات
پس سنیا دریامین گل شہ اپنے بات

شاہ کی برکت سون سُدِن سو مچھیان
ہاتھ آیان ایک یکستی اچھیان

دیکھ کر چھوکرنے اُس مچھلیان کو سب
بول اُٹھیا ہی آج میرے بخت عجب

پس کہا شہ نے کہ یہہ مجھکون شکار
کیون نہ ہوئے جو شہ ہو تیرا حصہ دار

بولکر اتنا چلا شہ وہان سون جب
حصہ لے اپنا کیا او طفل تب

بعد ازان بولیا اُسے شاہِ جہان
آج کا لے حصہ تون مین لیون صبا

ہی سچا یہہ آج کا تیرا شکار
جو صبا ہوئیگا سو میرا شکار

دوسرے دن شہ اُسکے گھر کون جا
بھیج کر کسکون لیا چھوکرا بُلا

لیگے بیٹھا اُسکون اپنے تخت پر
پس کہے لوگان کہ یہہ نہین خوب تر

جو برابر ہوکے بیٹھے یک رکیک
شہ کہا کوئی بھی ہو مین ہی شریک

مین قبولا جسکون رد کرتا نہین
پس کہا اُسکون برابر کا ہون مین

از قضا پوچھا کنے اُس طفل کون
اتنی دولت کان سو تو پایا ہی تون

پس کہا اُسکون او طفل باخبر
صاحبِ دولت کیا مجھ پر نظر

حکایتِ مرد خونی صوفی او مراد درخواب دید

ایک خونی کون ستیا شہ مار کین
خواب مین دیکھا کسے ایک شخص وہین

جو ہی او فردوس مین خندان و شاد
پس کہا او شخص اُسے ای بد نہاد

رکھ اپنی التفات عنایت
کہ ہم ہمار مجھ پر عنایت
اور تون بھی دیا سو سب بخشیا
کرتا ہون جو مین ہون حال

پس بابو نے نبین شہ کہا سنگیا
ان نعمت مجھ پہ پار سنگیا
پس ہم سن کہان سون لایا
سو جو کر اسکون جو کچھ پایا

حرم عنایت درویش
ایس کا دست سون در گذرنا
انہم جو طلب دلی

تون تو حولی تھا برا بکا زشت — کیا سب تجھکون رلیا ہی بھی بہشت
بعد خونی نے دیا اُسکون جواب — تون جو کچھ کہتا سو ہیگا پر ثواب
سر بسر تھے فعل میرے دوزخی — لیک گذریا تھا میرپر یک سخی
مار کر ڈالے مجھے جب بر زمین — وھان گذر کیتے جیب انجمی
بس کیے رحمت کی او مجھہ پر نگاہ — تا مجھے فردوس مین ہوی جائیگاہ
یون مجھے تشریف ہوی اُستی زیادہ — حق دیا اس یک نظر سون سو مراد
جس پو صاحبدل کی پرتی ہی نظر — اُسکون یو ملتی ہی دولت سر بسر
پیر کی جب لگ نہین پرتی نگاہ — عاقبت کی نئین سنپرتی کسکون راہ
تون سو اندھا اور کوا ہی باتمین — بے عصا کیون جائیگا اس باٹ مین
پیر ہونا پیر ای مرد خدا — تا تجھے دکھلائے او راہ ہدا
جا ارتا تون پیر کا سایہ پکڑ — جو تجھے بات آئیگی دوقت سنپڑ
جب کرے تجھہ صاحب دولت قبول — خار تیرے ہاتھہ مین ہوجا پھول

حکایت یاری دادن سلطان محمود بر خارکش

ناگہان محمود نکلیا تھا شکار — سو پریا کین چوک کر لشکر سون بہار
وھان لکر یہار دسیا اس نمین کین — خار لکریان خر پو لادیا تھا سو نین
گر پڑی او لاد ہو خر تھا کھڑا — اور وھی بن مین متفکر تھا کھڑا
شاہ جو چل کر گیا اُسکے نزدیک — فکر مین حیران اُسے دیکھا ادیک

ہنسیا کاؤ نہین جو رنگ بی لال
بازار مین پہنچے ہین بھان
ای کاؤ کے گت رنگ کے راؤ
جس کاؤ کہین ہو چار بی بھاؤ

پس کہیا بوجا اٹھا دیون بین مجھے | ان کہا لئی ایسا نوازش ہی مجھے

گر مدد کرتا ہی مجھکون ای جوان | ہی مجھے تو فائدہ نین مجھ زیان

ہی تیرے گھر سے بو خوبی کا جمال | کیا عجب جو تون کرے مجھکون نہال

پس اتر گھوڑے سے شاہ کامگار | گل سے ہاتھون اچا کر سخت خار

لاد دئے بوجا گدھے پر بعد ازان | آ ملا لشکر سون اپنے شادمان

پس کہیا یون فوج کون او شہریار | یک لکڑہارا گدھے پر لاد خار

ہی یچھے آتا گدھے کون ہانکتا | راج مارگ کون شہر کے جھانکتا

لکھیر کر جب لاؤ میرے لگ اسے | بھی کدھر چھوڑ تو نکو مارگ اسے

بعد ازان او فوج جا کر باندھ صف | لے چلے اسکون وہین شاہ کی طرف

او سو بیچارہ نپٹ حیران رہا | کیا یو ظالم فوج ہی دلمین کہا

جیونکہ آیا چل کے سلطان کے حضور | دیکھ کر شہکون پچھانا بالضرور

پس لگا کہنے کون دل مین ای اللہ | مین کیا حال اپس کا بادشاہ

او یچہ پوچھا شہ کہ ای پیر کہن | کون ہی تجھ کون کہا ہی تیرا کسب و فن

عرض کیتا او کہ آتا ہی عجب | جان کر شاہ پوچھتا ہی کیا سبب

بعد ازان شہ نے کہا سچ بول انا | مول کیا ہی اس گدھے کے لاد کا

پس کہیا اسنے کہ لے سستا ہی مول | دمڑی بھر کے زر دے مجھکو تول

پس کہے لوگان کہ ای بے عقل و دانائے | یہہ تو دو جوڑ سے اگلا نا بکائے

سچا ہی تو جان سچ کر [illegible]
سب کیون نہ رہے کہ دل سچ کر [illegible]
بسر قبضی جو تیونت [illegible]
ہمن لی کی کہ تم سمان تک

دیکھ ان کون دست سون دو [illegible]
اور جب یون جیو ہیچ دکھ دوی
تیر ایو قطعات تو ر [illegible]
جیون ڈال خزان کی باب تو ر [illegible]
آزادی اپنی اپس سے شاد
آزادی سون بلکہ زار [illegible]
آزاد بچے سون دھن بین وصف کی
چوبکار سے دھن بین [illegible]
پس عجز کیا [illegible] اس عشق کی

ذرکی [illegible] کہ سچ کر [illegible]
سب کون ہی جواب [illegible]
اودار کون لیا [illegible]
ذکر کی [illegible]

تو عجب کوئی ہیر ہی اندان فروش | مین سمجھہ ترھا کہ تیرا کان ہوش
تب کہا او پیر سب پر کر نگاہ | ست لگا یا ہی اُسے تو بادشاہ
جو کہون مین غول سو کم ہی ہنوز | خوب سمجھو بات میری دلفروز
شاہ سُن کر یہہ سخن ہو شاد شاد | جو منگیا اوسکو بخشیا بر مراد
خاد اُسکے یکبیک سب گل ہوے | آفرین خون لوگ سب گل ہوے
اب کہان او لوگ کان او شہریار | بات انگی رہ گئی ہی یادگار

عذر آوردن سوال سائل وجواب دادن مرد

دوسرا آیا یہ سنچھی شیرین مقال | پس کہا میرا تو چلتا ہی مجال
اے میرے بازو کون بل نازور ہر | بات سو ہی اِس وضا کی پر خطر
کئے اگن کے درمیان لگتے ہین گھات | کون چل سکتا ہی ایسی سخت بات
سرگنوائے ہین کتنے اِسبات مین | جل گئے ہین کئے اگن کے گھات مین
کام اِس طرک مین ہر کسیکا نہین | آپ ترونگا مین تو چپ نا کہہ کہین
پس کہا مد کہ ای نامرد تون | کیا سبب جے اِس وضا دل سرد تون
جب تجھے کچھ قدر دنیا مین نہین | تو موا تو کیا جیا تو کیا کہین
یو دنیا تو ہی نجاست سربسر | خلق مر مر تے ہین اُس مین بیشتر
جیونکہ کیترا کو ستی کا جند مین | خوار ہو رہتا ہی جیون مر گند مین
گر ہمین مر جائین اس طرک مین نراس | خوب تر ہی تا کہ اِس دنیا مین خوار

حکایت

کی وضع کے ہین جہانمین پیشہ ور
عشق کے بیتے سون کوئی نین بہتر ور

عشق مجھکون گرچہ بدنامی مین بھائے
خوب ہے اُستی جو حجابی مین بھائے

رہزنی کوئی کرکے سولی پر چڑین
کوئی چوری کرکے جا بند مین پڑین

کوئی دھوبی ہو پھرین اور کوئی چمار
کوئی گھر گھر بھیک مانگین خوار زار

تون ایسکے تہار کچھ انصاف کر
عشق ٹہریا کہ یہ کچھ کسب دِگر

گر کہین کچھ آکے لوگان تجھکون سب
کون وہان پہنچا جو پہنچیگا تون اب

بولتے ہین بات یو لوگان گھنے
بات کھوتی ہوئی لیکن تسمنے

مین بھی لئی بانان سنا ہوا سو صفا
بات کون کسکے سنا نین کسو خفا

جبتلک بوجی گیا نین خلق سون
نین خلاصی ہر وضع اس خلق سون

خلق مین جن کوئی جیتا نین موا
راز کا محرم کہین او نین ہوا

راز کا محرم سو جانِ پاک ہی
رزق کا محرم سو جسم خاک ہے

رزق کا دھندا اچھے جبو پر ستم
جسم مین جبو بچی لگون نا ہووے کم

گرچہ ہی رزاق مطلق حق وِلے
رزق دینا نین جلک ہونا گلے

حکایت شیخ خرقانی علیہ الرحمۃ

شیخ خرقانی ایک شہر سون
گئے پیادے چلکے نیشاپور کون

بات کی سختی سون ناگہہ چرکہ لنج
ہو پڑے بیمار دیکھے درد و رنج

بتر ہے گوشے منے کین اور دلق
ہیت خالی آنہ سون اور بانی سو خلق

در فضیلت انسان

ایک ہفتے کون جو ہوئی فرصت در
بھوک سون تنگ سیا ہوا دل گھابرا

پس کئے دلین مناجات اسے الہ
ایک روٹی دے کرم کی کر نگاہ

تب ندا آیا فلک سون دور کا
جھاڑ جا سیدان نیشا پور کا

نیم جو زر پائیگا وہان تجھکون سو
لیکے روٹی بیت بھر کھا سکھہ سون سو

پس کہے یارب تجھے ہی سب عیان
جھاڑنے کون تو کرا جھلہ دکہان

جواب آیا پھر کے وین بار در کر
مانگ لے ہر کسی اپنا کام کر

بعد ازان لاچار گئے تب شیخ دین
نیم جو زر جھاڑنے مین پائے کین

شاد ہو کر جب گئے روٹی خرید
سخت بار اغیب سون آیا پدید

شیخ نے وہان دم لئے نین لگ ورا
اور چلیا بار سون جھاڑ و توکرا

کھابر ہو کر چلے بار سنگات
حیف کھا ملنے لگے آپس کے ہات

یا الٰہی کیا کرون کیا کر کہیون
توکرا جھاڑ و کہا تاون کا سو دیون

وینچہ پیچھے دو رتے جا بہتی لگ
لئے جھاڑ و توکرا بن مین ہلک

پس کہے خوش ہو کے دلین ای الٰہ
یو جہان مجھ پر کیا یون کیون سیاہ

زہر کیا نان مجھ پر جان بھی
لے اپسکا چاہیے اور نان بھی

پس پایا تیغ ندا ای نا مراد
سلسلے بن ہو کے روٹی بے سواد

مین دیا یہہ دیکھ تجھے سالن نگر
یو عطا منت سمجھ ہور شکر کر

حکایت دیوانہ برہنہ و بحر خوش او

ایک دیوانہ ننگا آزاد دل
خلق کون کپڑون دیکھا شاد دل

پس کہا یا رب مجھے بھی کچھ آزا
کانپتا ہون ٹھنڈ سون سین پر ترا

تب دیا ہاتف نے اسکو یون ندا
دھوپ مین جا بیٹھ ای مرد گدا

سنکو دیوانہ دیا اسکا جواب
کیا نہین کچھ تجھ کنے ہین آفتاب

بھی ندا آیا کہ دس دن صبر کر
جو مقرر ہے صبوری کون ظفر

یو ندا سن او دیوانہ چپ رہا
آس کر تا ٹھنڈ بار اسب سہا

تا کہ دس دن بعد بخشا ایک ردا
گودڑی جو نے نوی ٹھگلے لگا

پس کہا دیوانہ یا رب آج لگ
خرقہ سینے مین رہا تھا کیا بلک

یا خزانے مین نوے کپڑے تھے
یا گنواتے گئے سو سب پھٹے تھے

جو جنے ٹھگلے سیا ہے اسو ضا
کچھ عجب تیرا قدر ہے اور قضا

یو چہ ہے تیری عنایت پروری
کان سے سیکھا تھا تو یہ گذری

کام حق کے دیکھ ای درویش بھان
ایکدم دم مارنے جاگا کہان

کی عزیزان آکے اس درگاہ مین
سوختہ ہو کر گئے ہین راہ مین

کوئی تو محنت کرکے منزل کو انپڑا
کھوئے ہین مقصد کون حیرت مین سیتر

حکایت حضرت رابعہ بصری کہ بکعبہ رفتہ بود

رابعہ بی بی کے کا کر خیال
لوٹتے گئے تھے زمین پر سات سال

راہ طے کر جب حرم کے پاس آئے
حج ہوا دوری مگر جب دیکھن لائے

یو نیز ازل احسن ہی حسن
یہ سب صورت ہی کیچھ روشن
اس بات کون میتی جانا نہا
جیچ راتعدیس آسمان سمجھا نہا نہ
جو کچھ ہین تو یہین دو جان
پیمان تو ہو ہے ای عزیزان
جن جو ہوا الست نازل
نہ جسم ہون نہ یہین کل منازل
تو یک بیک ہے جدید آدمی او
اس کھرون تو آدمی ہے بنیاد
اس آدمی بیچ کیا کیسی ہے
سب کہان کی صورت آدمی ہے
صحرا دوین آدمی عظیم
اب کیا کہوں ظلم عظیم
یہ سب کر کمال سے گھر آیا
مقصود کمال پر دور آیا

انسکا جو منعم جیو جالکی اول
تن جالکا یک مچھین ہوا مکمل
اس جیونکے اوندر سیکہ بیان
پیتم اسے جلت ہو کوں جان

ارتضا ایا مگر جوں رازِ حج
عذر روا یم کا ہوا پیدا اسبج

حیف کھا دلمیں کہیے ای ذوالجلال
تو نشتی مین ائی بھوین پرستاسال

یہاں لگوں جب اکو نہجی خار ہو
لاسمتیا میرا نگے تو خار ہو

یا مجھے دے توں ایس گھر مین بہار
یا میرے گھر مین مجھے دے چپ قرار

کان سمجھتا ہے کیسے یو واقعہ
جب تلک عاشق نہیں جیون ابعہ

اس دریا مین کی دضا سوای فضول
ائی نسدان موج در موج قبول

گرد کھاتے ہین کبھی کعبے سوں بہار
کب کرین دیول مین خفکار از

جب تو اس گرداب سو بہار ائیگا
ہر نفس جمعیت دل پائیگا

گت رہا ہی جب اس گرداب مین لگ
خوار و سرگردان رہیگا اب مین

کسو ضانا ہو سکیگا تو سکھی
جب پریشان تجھکو کرتی ہی کھی

حکایت دیوانہ گوشہ نشین

ایک دیوانہ اتھا گوشے مین
دیکھ اسے بولا عزیز مصر مین

کچھ عجب دستی ہی تیری اہلیت
خوش ہے اس گوشے مین تجکو جمعیت

پس کہا دیوانہ جمعیت کہاں
تو نکھاتے ہین مجھے مچھر مکھیاں

دنکو دیتا ہین مکھیاں مجھکو عذاب
راتکو مچھراں سو نین اتی ہی خواب

کیا سو اونمرود کوں آدھا مچھر
جو گیا یک پل مین سارا مغز چر

مین تو نین نمرود لیکن ای حبیب
سو مکھیاں مچھر ہوئے میرے نصیب

یک آدمی دو حکایت سرکوں منصعق
دو حکایت ہے یک آدمی مین موجود
کیا عجب ہے اگر تیک کہین عین
نہ یافتے ہے جینا عین ہے عین
گو زندہ سے عمر دراز کیتا
تو آپ سے سرفراز کیتا
ایا ہی بولا مکان نی میثاق
اس بعد مثال کون کیا حاق

وداں لی اتھا شیخ دزیا
سیانے سر مین بکیلا یا
بعد حم مین رقت ناکیا
ہا جیوں حیم سر کچھا ناکیا
اس

سوال سایل سیوم و جواد اَدن بد

تیسرا پنچھی کیا آ کر سوال — میں گناہاں سو بھرا ہوں بال
پاک جاگا کیا گناہ آلودہ جان — حضرت سیمرغ کو کیا مکھہ دکھاؤں
ہی ملکھی آلودہ توں اسکو ضرور — پاک لوگاں اسکو کرتے ہیں دور
میں تو بندہ شرمندہ ہوں پر گناہ — کاں ملیگا مجھکو قرب بادشاہ
پس کہا ہدہد اسے ای ناشناس — ہور تا ہی اس وضع سو کیوں ہراس
نا امیدیکی نہیں درگاہ یو — عاجزی کی عذر کی ہی راہ یو
کیا پچھہ اگر تو اس وضا یکتا اچہ — کیا کریگا حشر میں ای بیخبر
آشتابی توبہ کر ای پر گناہ — عاجزی سوں ہو گنہ کا عذر خواہ
ہی اگر توں پر گنہ ای نامراد — نیں ہی کیا دروازہ تو بیکا کشاد
گر نہو تا کرنکی توبہ کوں قبول — حکم توبے کا بھی نا کرتا نزول

حکایت از تایب کہ توبہ شکستہ بود

تھا گنہگار ایک لئی سا نا بکار — توبہ کیتا دل سو ہو کر شرمسار
پھر کے اسکا نفس زور آور رہا — بھی گناہاں کا وہیں شیوا لیا
بعد ازاں شرمندہ ہو تیسر برن — دل کیا افسوس حیرت سو گران
غم کوں بسر دنگا کہا تو ہی محال — توبہ کرتا ہو تو نیں دستی مجال
ہر وضع سوں فکر بے حاصل وسی — دل سو درد و غم سو لا یعقل وسی

[Margin, top:] ارسن بعد پچھیب بن خو پایا ۔ شہر کا ایک شہر جہان آ ۔ ایسی سوئے خوش ہر اپنے آ ۔ سے راہ پر دیکھا ۔ نپیچ

[Margin, left:] اس بادشاہ کو عجب کیا تھی ۔ لڑکا ای بڑی بدن کو دیکی ۔ کر اوس کی اس جگت کو فانی ۔ دکھلائے جان نو جوانی ۔ آیا پاس تھی خواب پرور ۔ اپنیچ زینت بہار پرور ۔ تو عین جمال ہے جب بلا لی ۔ تو خاص جمال ہے جمالی

[Margin, bottom:] اس وقت دو پس ہوا ہے ۔ اس ان بزرگ پایا ہے ۔ وہ نور ہوا قدیم حاصل ۔ سو ہی ہوں سی جہاں فاضل

اس وقت مین کہ مرا دیدار کے
ادا ہو نہی کے پار ہو شیاری
اس بعد از جھٹ مین برا دے
اس بعد تو بدتر جب پیا تباہ سے

سوز سون تپنے لگا دِل رات ار | جون تپی تھگریے پو دانے بیقرار
ناگہان ہاتف دیا آواز اُسے | لُطف سون رب کے کیا ہمراز اُسے
خو تجھے کہتا ہی معبودِ جہان | تون کیا توبہ اول جب ایقان
مہر سون اپنے کیا توبہ قبول | رکھ لیا تجھ کون غضب سون ای فضول
پھر کے توبہ کر کیا جب تون گناہ | نین کیا تیرے گناہ پر مین نگاہ
ہی ابا بھر غُسے سون جو تون رازدار | باز آ ابھی ہی پریشان روزگار
باز آ جب لگ ہے دروازہ کھُلا | تون گنہ کر نا بخشنا نین بھلا

حکایت شنیدن حضرت جبرئیل آواز لبّیک از حضرت باری

نین سنے شدرین جبرئیل ایک شب | غیب کے پردے منے لبیک رب
پس لگے کہنے کون دل سون کر خطاب | کس لی کون حق یہہ دیتا ہی جواب
ظاہر اکرتا ہی بندہ کوئی یاد | نین سمجھنا کون ہی او نیک ذات
جو تھہ نین جو خاص بندہ ہی سچا | نفس مردہ دل سون زندہ ہی سچا
ونیچہ جبرئیل امین اُسکا نشان | ڈھوندھنے دیکھے جا ساتون آسمان
سات طبقا دھرتری سب ڈھوندھکہ | سات دریا کی لیئے جا کر خبر
ڈھونڈھتا دیک طرف سون بحر و بر | کین نپائے کس پیا اسکا اثر
بھی الیس کے تھار جون آئے شتاب | ونیچہ تھا لبیک کا پھر کر جواب
دوسرے باری گئے ڈھوندھنے بدل | سب جہان کا سیر کر آئے نکل

اس بعد پھیال عنصری ڈال
تنسیا یہ ہے کہ کسی کی چال
اس بعد جہان مین جیسے کہ دھکے
اس بعد ایسے کے اصل پر آئے
یون روز کرسے کام اپنا
اسی وقت درست کام آیا
اس بعد مین باوجود تن کے
کرتا درست بائیس سات گھن کے

اس شہر مین ایک تونیچہ تھا
اس کے بعد اسکے طلب تھا
تھکایا جب آپنے وطن کی
لبیک کے شان اس جین کی
گلگشت

پس اسے ناد یکھ بولے ای خدا | مجھکو اوا پنا بندہ حاجا دکھا
حق تعالی نے کہا جا روم کون | دیکھ لے دیول میں نا معلوم کون
وو پہنچ گئے جبریل لے سکے کہنے | بت اگے رو ناد سیا دیول منے
بعد ازان جبریل اسکا دیکھ حال | عرض کیتے ای خدائے ذو الجلال
یہان تو حیرت کا مجھے دستا ہی ہال | راز اسکا کر تون مجھ پر آشکار
او سو گم ہو بت کون کرتا ہی خطاب | تو عنایت سون اپے دیتا جواب
پس ندا آیا کہ سن ای جبریل | مین دکھاتا ہون تجھے اسکی دلیل
او سو ہرگز جانتا نین دل سیاہ | جو غلط اپنی کیا ہی شاہ راہ
کیا ہی راہ او نادان غلط | جان کر مین کیون کرون سبحان غلط
اب اسے منگتا ہون دکھلانیکو راہ | لطف میرا بس ہے اسکا عذر خواہ
پس کشادہ دل ہو اسکے رہ گیا | تا کہ اسنے ناون اللہ کر لیا
کام یہان تو مذہب و ملت سون نین | فضل کچھ اسباب اور علت سون نین
حق تعالی جسکون لوری سو صحی | جسکون تون سمجھے کچھ کچھ ہی وہی

حکایت شہد فروش و مرد صوفی

کوئی یک بغداد مین دوکان کھول | بیچتا تھا شہد کون یو بات بول
ای عزیزان شہد خالص ہی یہ بہت | بیچتا ہون شہد سون واہی بھوگت
بات سون جاتا تھا صوفی مگر | اسکون بولا تھی بھوگت سو دا اگر

مین ہون پھکتا دسے پھکت سنو | شہد کھا کر یو شہد کھا دو گا تجھے
پس اسے بولا دو کاندار عزیز | تو بھی دیتا ہے پھکت پھکتا نکو چیز
پس ویا ہاتف نے صوفی کون ندا | آ ادہر مجھ پاس اے پھکتی گدا
مین پھکت دیتا ہون تجھ پھکتی کون شہد | شہد سون کیا جس تے بہتر ہووے قصد
رحمت حق جان مثل آفتاب | جسکی برتی ہے ہریک ذرے پو تاب
رحمت حق کی دیکھ جو کافر بدل | اُسنے پیغمبر کو کیا عزوجل

عتاب حق تعالےٰ با موسیٰ بجہت قارون کرد

حق تعالیٰ نے کہا موسیٰ سنگات | بولتا ہون مین تجھے سن ایک بات
تجھ کون ستر بار قارون زار زار | تجھ وزاری سون پکاریا تا نکہ هار
کیون ہوا تین اسکا تو فریاد رس | رحم اُسپر تین کیا کیون سو برس
گر مجھے یکبار او کرتا خطاب | مین بچا لیتا نکرتا کچھ عذاب
کار دستا اسکے دل سون شرک سب | دین کا دیتا اُسے ذوق و طرب
تون کیا اُسکو عذابان سون ہلاک | خاکسار یمین کیا تس غرق خاک
گر کیا اچھا تون پیدا اُسکے تین | دکھ نہتا تجھ کو عذاب اُس کے تین
دیکھ انکھیان کھول کر تو اے عزیز | لطف حق کا گر تجھے ہے کچھ تمیز
اِسو خدا کی جسکو بخشایش اچھے | کیا اُسے کس شی تی آلایش اچھے

حکایت وفا کردن موذن مفسد و نماز نکردن زاہد بزور

کوئی ہوا تھا مرد مفسد پر گناہ
لے چلے تھے اُسکو رسانگی راہ

ایک زاہد ستی کر کر احتراز
بول اُٹھا امیر نہیں کرنا نماز

رات کون سپنے میں او زاہد مگر
شادمان دیکھا اُسے جنت بہتر

بعد ازان پوچھا کہ تجھ کو ای فلان
کیا سبب جنت میں پایا تون مکان

تون تو دنیا میں اتھا لئی زشت کام
مہربان تجھ پر ہوا کیون کردگار

پس کہا زاہد کون او ای نیک پی
رحم حق تیرے تجہ بیرحمی سون ہے

جب کہا تون اسپو نا کرنا نماز
تب ہوا حق مہربان و کارساز

جانتا ہے کون کیا حکمت ہے یو
کیا ہے او انکار کیا رحمت ہے یو

بولتا کوئی طفل کون دیوا لینا
باؤ کون کہتا ہے جا دیوا بجھا

بعد ازان آپلے قدرا تا ہے سچے
کیون بجایا تون دیوے کو ای بچے

تو بچے کی مان بچے کون اس سبب
مہر دل میں اچھہ کے کرتی ہے عتاب

کام حکمت کے سمجھتے ہیں کسے
جو چھپا ہے غیب میں سو کیون دسے

کی ہزاران پل میں حکمت کر دکھائے
بوند کون دریا رحمت کر دکھائے

رات دن گرشتہ یو سات آسمان
ہیں سچے تیرے خاطر ای فلان

دوزخ و جنت اگر ہے کچھ تمیز
جان قہر و لطف اپنا ای عزیز

جزو کل کیا ہے سو تیرا یو وجود
قدسیان کیتے ہیں سب تجکو سجود

تون تکو دیکھ تون حقارت سون ایس
تون ہے دنیا میں تیرے سون سرس

جسم تیرا جز ہی او کل ہی جان | جز سو کل او کل سو جز ہی بے گمان
کل اتھا سو جز ترا پیدا ہوا | جز اتھا سو کل ہو توں شیدا ہوا
نیں ہی جیو تن سوں جدا او تن سو جیو | دیکھ جو لی ہو سو جیو ہی جیو سو ہو
جب احد کوں نیں ہی اِس میں عدد | جز و کل کہنا نہیں ہی تا ابد
ابر رحمت نیں برستا جوں لگوں | شوق دل کا نیں اُبلتا توں لگوں
باغ میں ہوتا ہی جب گل کا بہار | او سو تیرے کاج ہی آبدو ستار
یو فرشتیاں کی عبادت سر بسر | ہی سگل تجھ کاج ای روشن گہر

حکایت خبر دادن عباس رضی اللہ عنہ

نقل ہے عباس سوں جو حشر کوں | ہوئینگے کالے گنہ گاراں کے موں
ہو رہینگا خلق سب حیران و تنگ | دل پریشان ہول زیادہ حال تنگ
حق تعالی تب طلب کر کر ملک | جو اچھینگے اِس زمین سیتی تا فلک
کی ہزاراں سال عبادت تا انکی سب | لیک بخشیگا گنہ گاراں انکو تب
پس کہینگے او فرشتے ای الٰہ | مارتے ہیں کیوں ہماری خلق راہ
حق تعالی اُن سوں بولیگا براں | کیا نفع طاعت سو تمنا کو زیاں
خاک کیا تکا اُس مٹے ہوتا ہی کام | ہی بجا جو کیاں یو دیتا طعام

سوال سائل چہارم و جواب دادن ہدہد

پس کہا جو تجھے پنچھی نے آکے بات | جو ہی میری اصل میں نامرد ذات

تجھہ عجب دسا ہی میرا تجھکو حال — ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم ہی خیال
کب سو زاہد کب سو رند و کب سو مست — کب سو عاقل کب سو نادان خود پرست
کب سو یاروں میں خراباتی ہوں میں — کب سو گوشے میں مناجاتی ہوں میں
کب سو شیطان مجھکو ہووے راہ بر — کب فرشتہ مجھکو لاوے راہ پر
ین سو دونوں میں چلے حیران ہوں — فکر میں ایس کے سرگردان ہوں
پس کہا ہدہد کہ سچ یہ بات ہی — طبع کیسکے سب جنم یکدھات ہی
یک طرف سوں پاک اچھتے گر کبھی — انبیا آتے نہ بندیاں پر کبھی
پس تجھے طاعت کی رغبت آئی جب — تھہر کر جب لگوں اس رغبت میں تب
سب جنم کرتا ہی تو نگر سرکشی — لیکن آخر پائے آرام و خوشی
گر خیال آتے ہیں تجھکو رنگ برنگ — ایک رنگ میں تھہر ہو کر دیرنگ
کیا ہی تیرا نیت غفلت کا غرور — آرزو جسکو ہی رونق کی ضرور
کیا ہی رونق نیت بھر زنگار دل — کیا ہی رونا ہیں بھر اسرار دل
پرورش اس نفس کی ناچیز ہی — جن کیا یو پرورش سو ہیز ہی

حکایت گم شدن در بغداد شبلی رحمۃ اللہ علیہ

گم ہوئے بغداد سوں شبلی گمر — ڈھونڈھنے لوگاں لگے وین گھر بگھر
یکطرف سوں دیکھتے سب تھا رگئے — ہیجڑوں کے گھر منے ناگاہ پائے
دیکھتے کیا ہیں تو شیخ روزگار — خشک لب افزیں تر تن زار

ول کیا ہو بھی کہان ای کمبخت جان
پھڑتون نیا ہو نسزا انجان
مایمرا ایسا کھولا پچھا سے
قاضی کون وسلا مجھ بخا سے

بعد ازان لوگان نے بولے ہیں عجب — شیخ کا اِستہار آنا کیا سبب
جواب فرمائے کہ ای تر دامنان — ہے عجب فرقہ نہ مردان نا زنان
مین بھی رہ مین دین کے انکے مین — نا مثال مرد نا مانند زن
جب جوانمردی سو میرا دل ہے جرے — لاج آتی ہے کہا یا مجھکون مرد
جنکون یون ہی راہ مین مولا کے غم — جانتے ہین او اپس کون کم سو کم
گر تجھے بھی کچھ ہے اِس غم کا اثر — خود نمائی اور خودی سو در گذر
بال بھر مین ہون کنک سمجھے جو تون — خود نمائی مین گئی تیری اجھون
خود نمائی کیا سو تیری دل کشی — خواری و عزت سو دلگیری خوشی
اِس خودی کو تون اپن کا بت نکر — ہو نکو بت گر اگر ہے کچھ خبر
بندۂ حق ہے تو مت کر بت گری — مرد دین ہو ورنہ مرد آزری
جانتے ہین بات یہہ سب خاص و عام — بندگی سون کوئی نئین برتر مقام
بندگی کر بندگی مین رہ سدا — غیر سون عزت نکو منگ ای گدا
ہین ہزاران بت جو تیرے دل مین — مت کہا صوفی اپس کو خلق مین
ای مخنث تین ہے تو مردانمین جب — جامۂ مردانہ تجھکون کیا سبب

حکایت خصومت دو صوفی در پیش قاضی

دو جھگڑتے آئے قاضی کن فقیر — قاضی انکو لیکو جا گوشے کے دھیر
بند سون کہنے لگا آہستہ یون — جو تمین درویش ہو لڑتے ہین کیون

جا نے تو بیچ ہی نچانا کی
کانکی مین اچھے کہان سو پاکی
کید آب بنی الٹ ہے دو جا
مین دھو نے او راستہ نین ہی دو جا
یو تو نکی او پلید ہے بین
اِس دو سون ہے ادمی کے اپنین
جینا ہی پلید سے پلیدی
ہو باٹ بچ بیا سب باٹ تیری

سمجھا کسکون سیا نہ پھر تجھا دے
مر نہین سکتی او ناانمرا دے
نتا دین لوگ پی بی ہے عم کے سیارے
نیچ بیچی دو ہمکے سیارے ہرا

مُردہ ہو کر پہن بیٹھے ہین کفن | کیون عبث لڑتے ہو تم زندیان سُن
ہی اگر کرنے پو دِل جنگ و جدل | یو کفن پہنے ہین کیون جپ سن بدل
مین تو قاضی ہون نہین مردِ فقیر | اِس کفن کو دیکھ شرماتا ہون پھیر
جو ہی تمنا اِس وضا کبر و منی | اوتر بیٹھو سر پو اپنے دامنی
جب تلک نین فقر کا کچھ عشق و دو | عارفان کن او نہ عورت ہی نہ مرد
عشق کا دعوی اگر ہی تجھکو کچھ | جا گذر کر جیو سوت منگ جیو کی بچ
جھوٹھ کے دعوے منے سر مت اُچا | جگ مین رسوائی سون اپنے کو بچا

حکایت عاشق شُدن گدائے بر بادشاہ

مِصر مین کوئی بادشاہ تھا نامدار | پس ہوا کوئی اُسپو عاشق زار زار
جیون خبر عاشق کی پہنچی شاہ کون | وین بلا اُس عاشقِ گمراہ کون
کان مین آہستہ بولیا بات یو | تون اگر عاشق ہوا ہی مجھ پو تو
دو بچن کہتا ہون کر یک اِختیار | یا کردن سر کو جدا یا بھاؤن بہار
نین زیادی بات ہی یو مختصر | سر کٹا یا چھوڑ جا میرا نگر
جو نہ تھا او عشق مین ثابت قدم | شہر سون جانا قبولیا ایکدم
جب منگیا او شہر ست چلنے کو باٹ | شاہ نے بولیا کہ ڈالو سر کاٹ
پس کہے لوگان کہ ای عالم پناہ | کیا سبب سر کاٹتے ہین بیگناہ
پس کہیا شہ نے کہ او عاشق نہ تھا | عاشقی کی راہ مین صادق نہ تھا

ڈرا سے تجھ عشق کا اچھتا اثر	ووین کھرے رہتا کا تونیس کر
جس کون سر معشوق سے پیار ا اچھے	عاشقی کے بنت سون نیارا اچھے
اسر کیتا تا گرو وکرتا اختیار	مین ایس کا اسپو کرتا جیتو نثار
جب نتھا عاشق او دعوے دار تھا	سیس اسکا کا تنا درکار تھا
یو کیا مین بات یون ای نیک خوے	تا جھتا دعوی کرے تا اور کوے

سوال سائل پنجم وجواب دادن ہدہد

پانچوان پنچھی ہوا یون عذر خواہ	جو ہے میرا نفس دشمن آہ آہ
کیسو ضا سون مین چلون تیرے سنگات	راہ کے رہزن کون لیکر اپنے سات
نین کیا یو نفس کب فرمان بری	اس کتے سون نین ہے مجھکو جان بری
لاندگا ہوگا جنگل کا آشنا	یو کتا گھر کا ہے نت نا آشنا
مجھکون تون لی سا عجب آتا ہے یو	آشنا کو کات کہون کہاتا ہے یو

جواب ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای نفس کمین	ہے کتا بد خوے اور لاغر یقین
گر سراوے کوئی تجھکو جھوتھہ موث	فربہی کی اس کتے کو پائے لوت
دیکھہ ایس کے عمر کا سارا حساب	نین پن تیرے سو تینون بھی خراب
بھن بینے ین ہے تجھے نادانگی	اور جوانی پن منے دیوانگی
بتدصیفے ین ناتوانی کاہلی	ہے تجھے ہتر ین منے بے حاصلی

عمر تو نا چیز ہو گئی اس سو ضا ۔۔۔ پھر کو نا آہ ہستہ ہوئے اس سو ضا

اس گنتے کے ہیں جہانمیں کی بندے ۔۔۔ حیف اسکے دلمیں نین لاگے گندے

مر گئے ہیں کی ہزار عالم وہیں ۔۔۔ یو کتا کافر نہیں مرتا کہیں

حکایت عباس رضی اللہ عنہ وگورکن

کوئی مرد گورکن تھا کہنہ سال ۔۔۔ پس کیا یک شخص نے اُستی سوال

گئی ہے گوران کھودتے تیری عمر ۔۔۔ کچھ عجائب تجھکون آیا ہے نظر

گورکن بولیا کہ دیکھا ہے عجب ۔۔۔ جو ہے ستر سال نفس لے ادب

کھودتے گوران بجھا کر نین موا ۔۔۔ ایکدم طاعت میں حق کے نین موا

حکایت عباس رضی اللہ تعالی عنہ

ایک دن عباس مجلس میں کہے ۔۔۔ یو جہان گر کافران سون بھر رہے

اور دنیا کے ہیں جہاں لگ بو الفضول ۔۔۔ صدق سون اپنے کرین ایمان قبول

ہو سکے یو بات اما نفس یو ۔۔۔ پائے نا ہرگز مسلمانی کی بو

کی ہزاران آئے ہیں پیغمبران ۔۔۔ معجزے دکھلائے ہیں کی کی بران

نفس کافر سون مسلمان نین ہوا ۔۔۔ مارنے سون بھی کسکی نین موا

سخت کافر ہے یو نفس پر غرور ۔۔۔ مارتے بھی نا مرے نا ہوئے دور

بسکہ کافر پرورمیں ہیں ہمیں ۔۔۔ نفس کے فرمان بر میں ہیں ہمیں

دل تو یک ہموار کا اسوار ہے ۔۔۔ سات اسکے نہ کتا مردار ہے

حکایت

دو تا میدا ہین ہی اوچھا — سمات اسکے الف تو رہا ہی نیا
سوار کون چلتا ہی جتنا گھسکا — پیر بھی ہو جاتا ہی اسمبر چھڑا
اس کتے کون جن کیا مرد سی بند — جاگ کے شیران پر سےبا ہی اوکمند
اس کتے کون جن نے عاجز کر رکھا — نعمت حق کا اُنے لذت چکا
اس کتے کون باندا لاہی جو کوئے — اُگر کے پھاندیان سون او بڑا سو ہوئے

حکایت تکبر نمودن بادشاہ و جواب دادن گدائے

ایس گدا پر بادشاہ کیتا گند — اس گدا نے ہین کیا شہ پر نظر
پس کہیا شہ اسکون ای مفلس گدا — دیکھ آخر تون برا ہی ہین برا
جواب دیتا بعد ازان مرد فقیر — بات یوں پوچھ مجھ سون ای امیر
گرچہ آیس کا سر جھانا خوب نین — بات پر تیرے کتا ہون بات ہین
جب نہین تون راز دیکھا رازدار — خو بہتر تیرے سون ہو ہمین لاکھ بار
حکم ہین جس نفس کے تون ہی جنم — او سو خر میرے سوار ہیکا ہی جم
دو سو تیرے چڑھکے کھاندے پر مدام — نت پھرانا ہی تجھے ڈیکر لگام
ہین سو اسکی پیٹھ پر ہو کر سوار — لا رکھا ہون حکم ہین رانا نلار
جب گدھا میرا ہی تیرے پر سوار — مین برھایا تون سو کہہ مجھ ایکبار
ہی کتے سون نفس کے تون آشنا — ہین ہی راہ دین سون تون آشنا
نفس کے منگتے سینے ہین ہی خوشی — طبع خاکی کون کیا ہی آتشی

سے گھر ایکیدن کرمت تھا
ان کا بہت اگر زینت تھا
رحیضہ جس تھا کے بھید مجازی
اتون جی سین جیو نکہ نا ری
بادو ہوا ہی لون اودر لال
ہمن بال سنے بتون ہی بنم خوشحال
اور بنم ہین بکھ بو بہار ی
وو لال نہ پھول ہی اتاری

سکے ہین راز اپس کے چیبان
نیانے جینو نکہ عیش لیبان
بن سینہ ہین بی سلوک کے شاد
جیسا نیکین سون وصدق دار
دو چار

دو چار ہیں نفس کی ہیں ترکیب
دو دو ہیں پیتی دل سکے ہی سو مست
فرشتے تجے اپنے حال کہ مست
جیون اودہ عمل و مال کہ مست

ہین رہی اِس الست ہچھو سون اب	آ گیا ہی لو دِل سون تن سون تب
ہو گئے ہین کان بورے نین دہند	سہو زیادہ ہوش کمتر عقل کند
گئی جوانی آئی پیری ای فلان	تو سو چپ بیٹھا ہی غفلت مین یہان
ہین سمجھ تجکو ل جو کہا ہی یو نشان	لشکر شاہِ اجل کی ہی نشان
دِن پوری یک لاگے آتے ہین چلے	ناگہان آ جہد آئیگا شاہِ اجل
جاتے رہیگا تون ہزاران دِل سے	تون کدھر کتا کدھر تیس دِل سے
بھی تجھین یک تھار ہو سکے نہین	جا ملینگے پھر کے دو زخمین کہین

حکایتِ تنبیہ لومڑے

لومڑیا نکا بن مین جو تھا گر	عیش سون رہتے تھے ملکر مادہ نر
ناگہان کوئی شاہ نکلیا تھا سوار	باز چیتے اور کتے سنگ لیکو شکار
جون لیئے جنگل منے دونون کو گھیر	نر سون مادہ بولی تھا جیو لگو ہو دیر
جو ملینگے پھر کہان ہم مادہ نر	نر نے بولیا پوستی دوزان کے گھر

سوالِ سایل ششم و جواب دادن ہدہد

بعد ازان پنکھی اسکے آیا چھتا	راہ کی محنت سون متنبہ کر کو کہتا
بات کار اجو تجھے ابلیس تی	نین خلاصی ایکدم تلبیس تی
رات دِن اسکا لگیا ہی مجھکو کھوتر	تا مرا چلتا دیے تجھ سو زور

جواب دادن ہدہد

[right margin, diagonal:]
جیون بال بل آیسے نفس مین
اسی چار کون لے ایسی کہل مین
اور دو زیکا بھی نفس سون زور دار
اسکی دوچ کیا اب تک تھی تکرار

[left margin, diagonal:]
یو ہون جو حرص سون ہو تس پر ادا
طلب جا ہون انتظار جو نفس پر دا
دو چار کون دوس سون وفا ٹ
دو چار مین دوزے نزدیک
بہت نو دو زور
نو ہست کر تجھ اور بہت کار
جب نفس کی زور اب تک بہت
اور دیکھی جب اب جو شب ہیں کہی

پس کہا ہدہد کہ تیرا نفس سگ | ہے جہان ابلیس کا تین وان سلک

تا تو یہاں ابلیس نا تلبیس سے | آرزو ہر یک تری ابلیس ہے

ہوئے لگ یک آرزو تیری تمام | تجھ مین سو ابلیس پیچھے والسلام

یو دنیا تو تجھ عجب جاگیر ہے | سر بسر ابلیس کی جاگیر ہے

تون نکو جاگیر مین ست اسکے ہات | تا کریگا او کبھی کچھ تجھ سون بات

حکایت مرید در شکایت ابلیس

کوئی کیا ابلیس کا جا کر گلا | پیر سون اپنے جو تھے اہل جلا

جو پڑا ہی دو یقین میرے دنبال | چھوڑتا نین کسو ضا میرا خیال

رات و دن کرتا ہی مجھ سون مکر و فن | دیکھا میرے ہوا ہی راہ زن

پس کہے شیخ اسکون جو ابلیس بھی | دکھ تیرا اور گیا ہی یہان کبھی

جو میری جاگیر ہی دنیا تمام | یون سو دھان کرتا ہی اکر دھوم دھام

پس کہو اسکو کہ ای مرد گدا | چھوڑ کر جاگیر میری ہو جدا

مین بھی تیرا چھوڑ کر دیونگا خیال | پس نچنت ہو دین کا مارگ سنبھال

نین مجھے کچھ دین کے لوگان سو کام | اصل مطلب یو ہی میرا والسلام

حکایت عیسیٰ علیہ السلام کہ ابلیس را دیدند

کین سو تے تھے حضرت عیسیٰ مگر | سر تلا اپنے سنے کی اینٹ دھر

کھل پڑے جب نین اسکے نیند سون | سامنے دیکھے کھڑا ابلیس کون

در بیان عرفان

پس کہے ای لعنتی یون بھائی گمان · جواب دیتا اینت میری ہی جہان

یو دنیا اور سب یو دنیا کا متاع · کل میری جاگیر ہی ای بے نزاع

پاس جسکے یو دنیا اور زر اچھے · نو سو میرے کام کا چاکر اچھے

جو سنے عیسی نے لعنتی بات یو · اینت او ست ور ہے بہجیر ہوین یو

پس کہا ابلیس نے عیسی کو وین · تم تجہت اب سو رہو جاتا ہون مین

رحمت خواستن شخصی از حق تعالی وجواب دادن دیوانہ

کوئی منگتا تہا دعا وقت نماز · ار خدایا مجہ یو رحمت اور نواز

بول اٹہا دیسے منے دیوانہ ایک · کیون نہ رحمت پائیگا جب تو ہی نیک

یو تیری دولت یو دنیا کر وفر · یو تیرا اسباب اور چاکر نفر

یو تیرا ناز و تکبر یو غرور · یو تیرے باندی غلامان در حضور

یو تیری ایوان صوفی زرنگار · یو تیرا دنیا منے عیز و وقار

دیکھ اپس کون رہ طرف یتیا کیپی · مستحق و رنج کا یا رحمت کا ہی

آدھر میرے یمن ہو جا ہنگ · ابدا ازان رحمت خدا کے پاس منگ

جو لگون دنیا سے دل توڑا نہیں · نقد دولت دین کی جوتا نہیں

گر تجہے ہمت ہی کچھ مردانگی سار · سب سون اپنا دل پھرا لے ایکبار

تنبیہ

کیا کہا ہی خوب کوئی مرد یقین · یو خلایق جو ش خنکو کچھ بنین

خبر نین مردے کو رکھتے منہہ پھرائین
مغز معنی کون تو ہرگز کچھ نپائین

کیا ہوا جو مکھ پھرایا اب کنے
مکھ پھرایا نین جو کوئی جیتے سنے

خشک ڈالی کو جو کوئی سیرے تو کیا
مرگئے پر کوئی مکھ پھیرے تو کیا

زندگی مین جسکون ہی دنیا کی حب
عارفان کن او ہی ناپاک و جنب

سوال سائل هفتم

ساتوان آیا پنکھیرو بعد ازان
معذرت سون اسو ضع کھولیا زبان

جے میرا دل تو بہت زر دوست ہی
عشق زر سون مغز باقی پوست ہی

جب لگون زر نا اچھے میرے کنے
ناہسون گل کے نمن گلشن سنے

عشق مال و عشق گنج و عشق زر
مجھ کون معنی سون کیا ہی بے خبر

حکایت جواب دادن هدهد

پس کیا ہدہد نے ای دنیا پرست
کیون ہوا ہی اسو ضع غفلت سون مست

زر سو کیا ہی ایک رنگین زر و سنگ
تون سو توش طفلان نمن ہی دیکھ رنگ

دیکھ کر زر کیون تو بسرایا ہی خدا
دو سو تیری راہ کا بت ہی سدا

نا ترے زر سون کسے ہی کچھ نفا
نا تجھے اس زر سون ہیگا کچھ وفا

جب تون کچھ درویش کو دینے منگے
آزمایش اسکی دین لینے سنگے

آئے نا خاطر پو تیرے عمر و زید
ایک جو دینے بدل ڈھونڈے جنید

زر کی پشتی سون اچھے تجھکو فراغ
او سو تیرے پشت کون دیتا ہی داغ

عشق میں زر کے گنوایا سب عمر | رات دن جیو کو ترے زر کی طلب

فکر سوں زر کے تجھے نت مشغلہ | زر نہیں تو جیو پو تیرے ہی بلا

اس وقت میں کیوں [illegible] | دین و دنیا ملکو کیوں ہات آئیگا

ہی اگر تجھ دل [illegible] | خرچ کر سن زر کو اسکی رہ میں سب

دیکھ جا مصحف [illegible] | لن تنالوا البر حتی تنفقوا

تجھ کوں [illegible] | بلکہ [illegible] سے جیو سوں اپنے ورگذر

جیو سوں آخر [illegible] | کان ہی تیرا مال جب یو جیو نین

[illegible] | او بھی آترے آئی تیرے رہ میں

دے جلا اس [illegible] | جیو تو دے سکا اس جیو سو خیال

نین جلا یا گر اسے [illegible] | کب خلاصی پائیگا تون نار سوں

حکایت [illegible] با پیر [illegible] بود اینکہ

یو مرید یک تھا مگر کس پیر کوں | کچھ رکھا تھا زر چھپا کر پیر سوں

پیر کوں بھی کچھ اتھا ظاہر دسے | بن کیا کب کچھ سدن او باہر دسے

ناگہان آیا سفر در پیش کین | پس چلے ملکر مرید و پیر دو تین

آترے کین بن بیابان مین مگر | وہان سو یک ہارک مسودہ آئی نظر

بعدازان پوچھا مرید تا یہ در | پیر سوں اپنے کہ جانا اب کدھر

شیخ بولے ست دے اپنے زر کی چیز | پس چلیا جا ہر کدھر تجھی ای عزیز

زر سو کہا جیو کا خطرا ای مرد راہ | کیا دنیا کیا دین مین ہی آہ آہ
تو ہی زر کی فکر مین پنسدین مدام | کی ہنر سے مکر کے کرتا ہی کام
دین کے مارگ سنے تو پڑ رہے | جیون گدھا دلدل مین پڑ کر اڑ رہے
زر سو کہا ہی بات مین تیرے کوا | تو ستو پا بند اس منے پڑ کر موا
اس کوئے سون کر جدا ای سالکن | اس منگ نت حق سون پیو ستے نین

حکایت شیخ بصری سوال کردن از رابعہ بصری

شیخ بصری رابعہ بصری کے پاس | جا کہ پوچھے بات یون ای حق شناس
او سخن جو تم پہ چھنگے کین سنے | تا تمہین بولے نہ بولیا ہی کنے
خود بخود جو دل سون اپجا ہوئیگا | او مجھے بولو جو برجا ہوئیگا
پس کہے بی بی کہ ای شیخ کبار | سو تمہین کلتے اتھے کین ایکبار
آئے دو دینار اسکے مجکو دین | مین لیتے یک ہاتھ مین دونو کو مین
خوف سون آفت کے دلین دیکھ یگ | تا تمہین ہر یک رکھے دینار ایک
تا مبادا مل کے دونون ایک ٹھار | راہ دل ہو جائین میرے ایکبار
تون سو جو جو تا ہی زر مدام | تا حلال آتا ہی دلین یا حرام
مر گئے پردار تان اوکھا بین مال | سات تیرے آئے ناز دھر مال
آج خوش دل ہی تو زر کے عشق سون | زر بدل بیچا ہی اب سیمرغ کون
راہ مین تجکون جو دہان یکبال بھر | سات کیون لیجائیگا یو گنج زر

چال جگ کی ہے کڑ یہان ای عزیز | تا شکر کا گنج ہوئے تجھکون نصیب

حکایتِ عتابِ حق با عابد بے کرد

ایک عابد تھا جسے سب زندگی | چار سو برسان کیا تھا بندگی

خلق سون دنیا کے جم ناساز اچھے | حق سون پردیکے بھتر ہمراز اچھے

ہمدم اسکا کوئی نتھا جز یاد حق | ہر نفس اللہ اللہ کا سبق

چار دیواری مین اسکے یکدرخت | خوشنما تھا سبز تر جون سبز بخت

اسپہ گھر کر یک بنکھیرو دلنواز | شوق سون چہکے ہوا الحان ساز

عابد اس آواز سون دل مین لوبھا | لا رہا تھا کان یکدم جیتو بھا

حق پنے پر اس زمانیکے خطاب | یون گیا غیرت سون پس عابد کے باب

جو کہو یون جا کے اسکون ای عجب | یو جو تو طاعت کیا تھا روز و شب

اس عبادت کا شوق اور سوز جگر | کیون دیا تون یک پنچھی کون بیچ کر

گرچہ لی سلتھا سیانا تون پنچھی | کیون ہوا آواز سون پنچھی کے پچھی

مین خرید یا تجھکو تون بیچا اسے | کیا وفاداری دسی لایق تجھے

اسوضع ارزان فروشی بھی نکر | مین ترا ہمدم ہون مجھکو نا بسر

سوال سائل ہشتم

بعد ازان آیا بنکھیرو آٹھوان | غم زدہ خاطر پریشان دلگران

پس کہا مجھکو تو یاد آتا ہے گھر | جیتو خرچیا ہون بہت سامال و زر

خاص مهاری اور پچھے بہن زرنگار | دل کشاد جان فزا جیوں روئے یار
ہووے جسکے دیکھنے دلکوں فرح | کسوضع اس گھر کوں دیوں طرح
بیٹھتا ہوں بادشہ میں ہمکو وہاں | بادشاہی چھوڑ کر جاؤں کہاں
کاں پھروں گھر چھوڑ کریں وارد آ | بات کا دکھ سوستا کاں جاوں بھا
باندھتا ہی گھر مرا جنت سوں ہوڑ | کوئی عاقل جا کیوں جنت کو چھوڑ

حکایت جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد اسے ای کم ہمت | کیوں رکھا ہی بھار ہو جیو کی گمت
کیا ہی و دوزخ بہا کر ہمنی خراب | تو اسی میں حلکو ہوتا ہی کباب
گھر ترا جنت اچھو یا خلد اچھو | ہی اجل کا تجھ بندیاں سوا و
موت سوں تجھکوں اگر ہوتا اماں | خوب تھا یو گھر تجھے اور یو مکاں

حکایت قصر ساختن بادشاہ و پند دادن زاہد

گھر بنایا بادشاہ کوئی زرنگار | مال و زر کر خرچ لئی سا بے شمار
جب ہوا حاصل عمارت سو فراغ | کر دکھایا فرش سوں تیس رشک باغ
لوگ ملکے ملک کے آنے لگے | راحت اسکو دیکھ کر پانے لگے
بعد ازاں یکروز شاہ کامگار | جشن فرمایا مجالس کو سنوار
سب وزیراں اور ندیماں کو بلا | پس حکیماں اور امیراں کوں بلا
خرمی سوں دل کھیوں کینا سوال | یو محل کیا ہی سو بولو سب اِتال

حسن و خوبی دیکھ کر چپ سا رہو — کچھ تو بھی باقی اچھیگی سو کہو

بعد ازاں سب ملکے بولے یکزبان — اس جہانمین تو نہین ایسا مکان

اس لطافت کا محل کیتن بر زمین — کوئی نہ دیکھا ہی نہ دیکھیگا کہین

ایک زاہد نے اسکو دین بولیا جواب — مین کہون گر شہ نفرمائے عتاب

اس محل کو گر نہوتا ایک کھوتر — سچ اتھا فردوس ہور جنت کی ہوتر

شاہ نے بولیا کہ او کیا ہی سو بول — چپ نکو بیہودہ کیا ہی اپ بول

پس دیا زاہد نے اس شہکو جواب — اسکو عزرائیل یا دیگا خراب

ہو سکے تو دور کر یو کھوتر سخت — تین تو کیا ہی یو محل یو تاج و تخت

گرچہ خرم ہی مکان سو جیون بہشت — موت آخر کو کریگی تجکو زشت

یو خلل نکھتا تو خوش تھا یو محل — کیا کریگا تو جو باقی ہی خلل

اس محل پر کچھ بزرگی کر نکو — کسری کا تاج سر پر دھر نکو

دیکھ کر شاہی تری اور تخت یو — کہہ سکے نا عیب تو کوئی نا کہو

دیکھ کر دولت کو تیری یو رجائے — نا کہے گو عیب تو ہی وائے وائے

حکایت ہمدرن معنے گویلہ

کوئی بازاری کیا گھر زرنگار — جب ہوا گھر حسن و خوبی سنوار

قصد دل پر میزبانی کا دیا — شہر کے لوگان کو جا دعوت کیا

دوڑتا پھرنے لگا جب گھر بہ گھر — خلق عالم کو بلانے ہر کدھر

ایک دیوانہ دیکھ کر بولا اسے | بات کہتا ہوں اگر تون مانے
دل مین میرے لئی اتھا ای خام رگ | جو ترے گھر جا کے یکدم اون ہک
نین ہے لیکن مجھکو فرصت شغل سون | دکھ مجھے معذور جا ای مرد تون
دیکھ لے گھڑی کو ای صاحب کمال | کس ضع کا دل مین کرتی ہے خیال

حکایت عنکبوت

سانہ مین لوگان کے جالا باندھ کر | دام کرتی ہے مکھیان کا سر بسر
کوی مکھی سنہری تو اسکا پی رگت | کر کے رکھتی ہے ذخیرہ بے ہمت
وہ مکھی جالے منے جب سوکھ جائے | پس بلون کئی دن لگون جب اسکو کھائے
ناگہاں گھر کا دھنی استھار آ | تو ترکر ستا ہے سب یکبار کا
یو پچ تیرے دل منے دنیا ہے یو | یو تیرا گھر اور ذخیرہ مو بمو
جان کا جس روز مالک آئیگا | ایک پل مین سب فنا ہو جائیگا
یو تری دنیا و دولت اور سبھی | تون نہین تو بول مجھکون کان ہے
قید اِس کا جان یو گھر اور سرا | قید مین ہرگز اپس کون مت سترا
کیا یو دنیا ہے جہان پر غرور | چھوڑ جاونگا اسے ایک دن ضرور
کھول ٹک انکھیان بچھا اس راہ کون | چل شتابی ڈھونڈھ لے درگاہ کون
جب تو اس درگاہ لگ چل جائیگا | جگ مین عزت سون کبھی نا پائیگا

حکایت شخصی کہ فرزندش وفات یافتہ بود

مر گیا تھا طفل کس کا از قضا	باپ سدھ بدھ کھو کر دیوانیکی دنا
بیٹھ کر تابوت کن ہو بیقرار	بولتا جاتا تھا یون زار زار
ای بچے میرے جہان نا دیکھ کر	کیون کیا تھوڑیچ بن آخر عمر
ایک بیدل نے کہا سن ای فلان	تو سمجھ سو بات ان دیکھیا جہان
عاقبت مرنا اسے ہی یا نہین	جان لے اس بات کو دل مین یقین
سو برس گر وہ جہا مین پا رہے	تو بھی یو لیگا کہ مین دیکھا نہ کچھ
عمر تو ایک پل منے جاتی ہی آج	کب کریگا درد کا اپنے علاج
جب تلک چھوٹتا نہین نفس خبیس	گند مین ڈوبا ہی تو جان النفس

سوال سائل ہفتم

پس کہا اک نوجوان بیچھی سخن	جو ہی مجکو ایک دلبر سو لگن
عشق مین اسکے ہی یو جیو بیقرار	ہاتھ سو جاتا رہا ہی اختیار
منجھ خیال اسکا ہوا ہی راہ زن	آگ مین جلتا ہی سارا تن بدل
ایکدم اس بن مجھے آرام نین	صبر سے ایک ذرہ مجکو کام نین
دل نہین سو ہاتھ مین مین کیا کرون	کس وضع سو پاؤن مارگ مین دھرون
کس وضع اس ماہ رخ کے رخ بغیر	رخ کرون کس رخ کدھر کو جاؤن پھیر
درد کو میرے تو ذرہ نا دے	عشق مین نا کفر نا ایمان دے
کفر اور ایمان میرا عشق ہی	درد کا درمان میرا عشق ہی

عشق کے غم مین نہین کوئی ہمنفس ... ہم نفس میرا مجھے تو عشق بس

عشق نے ایسے جلایا ہی مجھے ... خاک اور خون مین ملایا ہی مجھے

ہو رہا ہون صبر اور طاقت سو طاق ... سدھ بدھ نکل جا دل مین بیٹھا ہی فراق

چاک سوزاری زار سینہ آہ آہ ... دل ہوا ہی غرق خون مین خاک راہ

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای صورت پرست ... منزل معنی سون مطلق دور دست

عشق صورت نین ہی عشق معرفت ... عشق شہوت باز ہی حیوان صفت

حسن کو جس روپ سو نقصان اچھے ... جیو لگانا اس تی جایز کان اچھے

جب تلک نین اصل حسن بے زوال ... کفر ہی اس حسن پر بندھنا خیال

بھول مت اس خلط و خون کے حسن پر ... جانتا ہی اسکو تون مثل چندر

وہ تو ہی بسبب خلط اور خون کا بناؤ ... دسبدم کرتا ہی آرزو اور چاؤ

جس گھڑی وہ خلط و خون کم آئیگی ... زشت اسکے سار کا پاوے نکوئے

پس نکو کر حسن صورت کا خیال ... حسن معنی ڈھونڈھ ای صاحب جمال

حسن معنی جب تجھے دستی آئیگا ... خالق و رازق کو اپنے پائیگا

صورتان یو نین سو فانی ہوین سب ... کسکو عزت نا اچھیگی غیر رب

دوستی صورت کی یہی سو اتال ... ہوئیگی ایکسکی جتو کی ایک کال

دوستی معنی جو ہی حسن غیب ... عشق مین اسکے نہین کچھ تجھکو عیب

دوستی ہر چیز کی رب کے سواے	سب جسم تجکو پریشانی میں بھاے

حکایت گریستن دردمندے و پند دادن شبلی رحمۃ اللہ

کوی شبلی پاس آیا دردمند	شیخ پوچھے اسکو کیوں ہی دردمند
پس کہا وہ ای بزرگ نامدار	تھا میرا محبوب ایک پیارا نگار
مر گیا کل وہ سو اسکے غم میں میں	ہو رہا ہوں اس وضع ماتم میں میں
شیخ بولے کر تون ہی یون غم زدا	کیا ہی تو غم استی اگلا تجھ سزا
جا اتا دھوندا اس وضع کا یار تون	جو مرے نا او ہو کر زار تون
یار ایسا جسکے مرنے سو ہی ڈر	دوستی میں اسکے ہی سو سو خطر
حسن صورت کا اچھے جن مبتلا	نین عجب جو آئی اسپر ہو بلا
او سو یکدن اس جہان سو جایگا	حیرت و حسرت میں تجکو بھا ایگا
یا تو جاویگا اسے یہان چھوڑ کر	حیرت و حسرت میں دلکو جوڑ کر

عاشق شدن شاگرد بر کنیزک استاد

یک جوان نوخیز تھا چالاک طبع	صاحب ہوش فراست پاک طبع
رات دن تھا علم کی تحصیل میں	کوئی گھڑی جاتی نتھی تعطیل میں
سب دنیا کا چھوڑ دیگر کاروبار	بحث اور تکرار میں تھا استوار
مہربان اسپر اتھا استاد بھی	نین کیا یکدن غصہ اسپر کبھی
جان تلک شاگرد تھے اسکے تمام	سب سو اگلا پیار اچھے اسپر مدام

از قضا استاد کے مند هر بهتر — خوب صورت ایک باندی تھی کہ
دلربا دلدار دلبر جو نکہ حور — جسکو پاکان دیکھ ہوویں ناصبور
ناز کی بیلی سراپا دلبری — رشک کھاوے دیکھ کر جسکو پری
فتنہ غمزہ نین ٹک رہزن ادا — عاشقان کی جان و دل تسپر فدا
حسن دریا مکھ کنول تل سو بھنور — زلف تس دریا سو نکلا ہے عنبر
شکرین لب شہد سے امرت بچن — نین جون بادام مکھ پستے دہن
دیکھ کر اس دھن کو یہہ شاگرد کین — مبتلا ہو کر گیا یک پل مین دین
دل اپس کا مدرسے سے توڑ کر — علم دانش کا دیا سب چھوڑ کر
عشق کا ابجد لگیا کرنے کو یاد — حسن کو دلبر کے سمجھا اوستاد
درس علم و فضل کا دل سون بسا — دل کھپا لینے کو درس ردی یار
ہو گیا یکبارگی رنگ زرد و زار — زعفران منے ہوا رنگ عذار
عاقبت ہو کر پڑیا بیمار عشق — غم غصہ کرنے لگیا بیمار عشق
ناگہان واقف ہوا استاد کین — پس بلا باندیکو اپنے ٹھار دین
طو چھتر آیا اسکے دونون ہاتھ سون — کار دالیا حال دیگر خلط و خون
تا کہ ہوئے اوزرد و زار و ناتوان — رنگ گلناری ہوا جیون زعفران
یکطرف سو گئی سنکل جو بلی نکل — سوک گئے جل بن سجل کنولے کنول
مون لنک آیا گئے گالان جھنک — جا لگیان دو گا مین انکھیان پھٹک

حسن میں جسکے نہ کچھ باقی رہا ‏ ‏ ما شراب شوق نا ساقی رہا

او جو تھا اخلاط اور خون گندہ بو ‏ ‏ سب رکھا تھا جمع کر استاد او

بعد ازان شاگرد کو بھیجا بلا ‏ ‏ پس دکھایا اسکو او باندی کو لا

ہو رہا شاگرد اسکو دیکھ دنگ ‏ ‏ بھی نظر کر نیکون لایا دلین ننگ

پس کیا شرمندگی سو سر تلار ‏ ‏ ہو گیا بیزار استی ایک بار

بھونتی سا اس پہ بیکا دیکھ حال ‏ ‏ دل میں اپنے نیت پکڑیا گھنسال

عشق کی تمنند تاپ گئی دل سو نکل ‏ ‏ ہوئی شفا سو رنج و بیماری بدل

بعد ازان استاد نے اس طشت کون ‏ ‏ لا رکھا انگے جو تھا پر خلط خون

پس پچھے شاگرد سون کیا سوال ‏ ‏ ای جوان اب راستی سو بول حال

کان گئی او رنج و بیماری تری ‏ ‏ کان گئی او خواری و زاری تری

عشق کی او سوزش و گرمی کہان ‏ ‏ شوخی و رندی و بے شرمی کہان

رات دن باندی کی جو تھی آرزو ‏ ‏ دیکھتا کیون نیں کھڑی ہے روبرو

عشق سون جس کے کیا تھا زنگ زرد ‏ ‏ کیا ہوا کیون ہو گیا او عشق سرد

آرزو کرتا انتھا جسکی مدام ‏ ‏ او سبھی اس طشت میں بھر کر تمام

تو نجاست استی جب باہر تری ‏ ‏ بھوتی ہو سا تھے تیرے تکری

تو نتھا عاشق مگر اس نار کا ‏ ‏ بلکہ عاشق تھا تو اس مردار کا

بات یو سنکر جوان توبہ کیا ‏ ‏ بار دیگر مدرسے کی راہ لیا

اودھر جو چیونٹی تھی کہاں

یک اوڑ کی سوال سیوں کی

سنائی ہیں اپس کی ٹھو ڈ دل شکی

جسکی ہی صورت پرستی کا خیال — اب بصفت سون ہوویگا اسکو وصال

اصل صورت نفس شیطانی سمجھ — اصل معنی وصف روحانی سمجھ

ترک صورت گر بکڑ عاشق صفت — دیکھ بعد از آفتاب ... صفت

نفس صورت خلط و خونسوں بھی — در صورت مردود ...

خلط اور خون سو اچھے صورت کو زیب — تو تکو دیکھا خلط اور ...

حکایت تاجر وفروختن او کنیزک خودرا پشیمان شدن

ایک سوداگر تھا با ملک و مال — اسکو باندی ایک تھی صاحب جمال

ناگہان بیچا اُسے یک کس کے ہات — پھر کے پچتانے لگیا کئے دست دہات

دہ نسک دلدار بن اپیاس جا — بھی منگیا باندی کو کچھ لالچ بتا

تین دیا او پھر کو اُس باندیکو جب — ہو رہالی سا پریشان حال تب

ہر گھڑی مارک پوچا کر عمزدہ — خاک بھا لینا اپچھے سر پر اجیا

نت کہے جیو سون اپس کے زار زار — ای سزا تیری ہے ای جیو نابکار

جو حماقت سون اپس دلدار کو — بیچ ڈالیا جب کتیک دینار کو

اپس بھرے بازار میں ای ناسمجھ — کر تکو اپنا زیان آپیں سمجھ

عمر کا تیرے ہے یکدم ایک گھر — زر نکو لے اس گھر کو بیچ کر

جو صبان محشر منے پچتائے گا — یکذرہ زر تجھکو نا کام آئیگا

سر سوں یک لگ حق دیا ہے نعمتاں — شکر کر اس نعمتاں پر ای فلان

اس بیس پیٹ نے بسیاہ رنگ سا پیدا

جیو چیونٹی کی پیٹ جوں پیٹ تھی

جب چال چلے اپس نو تی

نا چال کون چیونٹی کے ہی شاد

کرنا رنو کان سون ہوا زاد

کھاتا ہوں نو پہر سر پہ ہو

اپس جنت سیکی تم ہیں محفوظ

جب چیونٹی سمجھ ہوا بکی جب

پہلے ہوا وو نسبت ...

... ہوا کھتا ...

... نہیں ... نا کا

کہتا ہوں

یا الٰہی مجھ کو بھی یا عــزّ و ناز | تو سو جب رکھتا ہے بھی کستی نیاز

حکایت بادشاہ و سگ شکار

کتّیکے تھا سنہر کا گیک سنہرا | پس کہیا لاؤ کتّے کوں بھی سنوار
اؤ تھا سو بادشاہ کے پیار کا | تھا اگر محبوب خوبان سار کا
گلے میں بھی تھی زینت کا گہنا | جیوں زر و ڈوری مُرصّع کا بنا
مرد سگبان جب یو فرمان پائیا | زر کی ڈوری سو گُتا بندلا ئیا
پس کتّے کوں ڈوریا لے کر تیار | ڈور سوں زر کے انگے لایا سنوار
شاہ سنے اؤ ڈور لیکر اپنے ہات | ئے کُتّے کوں لیے چلیا اپنے سنگات
ناگہان کیتی راہ میں ہڈ دیکھکر | یک نفس تک سا گُتا اٹکیا مگر
شاہ پیچھے پھر کے دیکھا اسکو جوں | فلیش کھیا دلین لگیا کہنے کو یوں
مجھ سرپیچے بادشاہ کو چھوڑ کر | اِس کُتّے نے تار سو باندیا نظر
کات کر ڈوری دیا اسکو ہکال | پس ہمیں ہو کر چلیا دلین خوشحال
جو تو تلی ڈوری گلے کی آپ سو | مُفت چھوٹا میں سدا کے پاپ سو
پس کہیا ڈوریا اے تاجدار | اس کُتّے پر سادہی گوہر نگار
گرچہ جنگل ہے اسے بہتر سزا | یو زر و گوہر اچھے مجھ کو روا
شاہ بولیا یو کچھ جانے دیو اسے | تا عزّت کی قدر خواریمیں دیسے
زینت زینت جب ایسر کی پائیگا | یاد کر مجھ کو بہت پچتائیگا

[illegible]

…پچھلے اؤ کون ... گئی ...
…جیوں نے قدم کی آواز
…اؤ دیکھ کان سوں ...

اوکتا کیا ہی سو نفس اپنا سمجھ | جو رہا ہی بند پو دنیا کے اولج
فضل و رحمت حق تعالی کا بسار | ہی پریشان اس جنگل مین خوار زار
ہی تجھے اول سون حق کی آشنائی | کھول لیا ہی یون تو غفلت سوں جدائی
رکھ قدم عشق حقیقی مین مدام | نوش کر مردان نمن سختی کا جام
دم بکتر ره گرچہ سولی پر چڑائین | قدر تکو کرجیو کے کامل ہو کر آئین
جان اس سولی کو یک خس کے مثال | اژدہا کو ایک چنٹی کر خیال
عاشقان توره مین اس بیچون کے | رت پچھین پیاسے اپس کے خون کے

حکایت منصور

جب چڑہے دار پر منصور کو | جز انا الحق مین کہے کچھ جیب سو
عالمان یو سنکے انکی سخت بات | کاٹ ڈالے دھر سو چار و یا دون ہات
طعو نکل جاکر پڑیا جب زرد مون | ہات تھو تہان سو لگے مونہپو خون
تاکہے تاکوی مرد عجیب جو سے | خوف سو پیلا ہوا ہے رنگ روئے
کیا تجھے ڈر ہی کہو کس بات کا | جو میرا اسو دہا ہی سر کے سات کا
یو جہا تو سوئی کے ناکے سو تنگ | جیو چھپانا شیر مردان کو ہی ننگ
راه مین حق کے ہزاران گھاٹ ہے | دار پر چڑنا سو ادنی بات ہی

حکایت حضرت شیخ جنید گشتہ شد پسر او

پیشوائے دین جنید نامور | بولتے تھے وعظ یاران مین مگر

غلام حسین
8741.

کر دکھائے تجھ سن کیا ملک بلند — جو ہوا اس کا چرخ گردوں کا کمند
نا گہاں اس حال میں کوئی با کتر — شیخ کے فرزند کا سر کاٹ کر
ست دیا مجلس میں لا کر خوار — او پسر تو شیخ کے جیو کا دلدار
مکھ میں تھا چاند اور ابرو ہلال — یک تھا وہ اک باطن خوش خصال
شیخ اس سر دیکھ کر کچھ نا کہے — وعظ کہتے تھے سو وہیں بیٹھے رہے
بعد ازاں آخر کو بولے یو سخن — ہوئی عزیزاں دیکھو اسرار کہن
میں خود تھا سو وعظ بولا ماجرا — تب آ کے ہوا دکار اسکا نو سرا

سوال سالک دھم

پس لگیا کہنے کو دسواں چاتور — موت کا آتا ہی لیا مجھکو ڈر
تیں سو بے توشہ ہوں او بدکرداری ولا — مرنے تو نکا بات نیں کیں بالضرور
موت سر پر لے کھڑی ہے شیخ دیک — چھاتی سکتی ہی سو معلوم نیں
ہو وے جسکے سر پو یو جلاد تیغ — ہلا جئے چ زندگی کا جز دریغ

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای زار ضعیف — چھوڑ دو نگا تجھے کب او حریف
کیا ہی نو تن ایک تاں کا پنجر — مر مر ہونگا یکدن تجھ
تجھاں خو کوئی اب چاہے سو مر جاینگا — اسکا خو کوئی سو پھر کر جاینگا
تجھے بانے بچانے سکے دل — اسے پھر آ جو لگانے کے بدلے

٩١٠٤٢٣١

یو فلک یو طشت الٹا ہی مگر ۔ پس رکھے ہیں تس شفق کے لہو سوں بھر

آفتاب تیغ زن سر کاٹ کر ۔ طشت یٹ بھرتا ہی لہو سوں جات جات

تو اگر آلودہ ہی یا پاک ہی ۔ ایکدن فانی سو ہونا خاک ہی

اصل میں ایک بوند تھا ہر کسی کی ذات ۔ ہوا چلیگا بوند کا دریا سنگات

سب عمر گر عیش کرتا آ لگیگا ۔ سوز ہور زاری سوں یکدن جائیگا

حکایت ققنوس

اچھے قرقنوس ہی یک جانور ۔ ہند کے ہی ملک میں کتیں اوکر

چونچ سو اسکی لنبی ہی سب لگ ۔ ہی مگر اس چونچ میں سو انگ چھینک

پس یہ ہر یک چھینک میں آواز ۔ ہی ہر یک آواز میں کر راز اور

جب کرے چھینکاں سو آواز بھی ۔ مرغ و ماہی ہوئیں سنکر بیقرار

سب پرند ہو رہیں خاموش تیر ۔ تند سب جا کر تریں بیہوش کیں

سب جلیاں علم موسیقی مگر ۔ اُستی پیدا کر دکھائے ہیں اثر

ایک ہزار سال او جیوتا اچھے ۔ تا اُسے جو ترا ہی انت بیچے

بعد ہزار سال کے جب موت آ پہنچے ۔ تو لینے اپنے سمجھ در حال جا سے

بعد ازاں چن چن کو لکڑیاں جمع کر ۔ بیٹھتا ہی اگے اس لکڑیاں اوپر

پس الس کی چونچ کے ہر چھید سوں ۔ نالہ جاں سوز کہ کئی چھید سوں

اس وضع کرتا ہی دل سو آسکا ۔ سو جا مد سنکر ضعیف بے قرار

کیا پرندے کیا چرندے سربسر
ہور ہیں سد چھوڑ سگلے بے خبر

سوز اسکے درد و غم کا سیک
چابیں گھتنے ہوکے تار لگ پلک

ہور ہیں کئی جانور جیاں دو دو
کئی ایسکی زندگی سو ہوئیں تنگ

کچھ عجب وہ روز آسے ورد پیش آئے
نالۂ خونریز کے نالے بہاے

عمر کی باقی رہے جب یکنفس
جھاڑتا ہے بال و پر اپس کے نس

آگ جھڑتی ہے بازو سو نکل
چیت اتشتاں ہیں ہزاں لکاں سگل

پس وہ ققنوس جل ہوجاتا ہے خاک
خاک سو پھر یک بچا ہوتا ہے پاک

کیا ہے قدرت حق کی یہاں سو دیکھ توں
ہور وہ بچا ہے بچا اس خاک سوں

حال سو ققنوس کی تو کر بچار
بعد ازاں کر عمر کا اسکے شمار

اینکلا کیوں زندگانی وہ کیا
کس موضع بے جفت وہ بچا دیا

اس دنیا میں زندگی پایا جگ
تن رکھا کس حال دنیا کستی سلک

عاقبت کو آئی جب اسکی اجل
مر گیا یکبارگی آتش میں جل

تو بھی لئی دن لگ جیا تو کیا ہوا
زندگی ہر کیوں کیا تو کیا ہوا

ایکدن مرنا اچھے تجکو ضرور
نا سمجھنا موت کو اپستی دور

موت گرچہ سخت نامحبوب ہے
... ان کو زم کرنے خوب ہے

حکایت پیری کہ مرتا بوقت پیدایش میکیست

کوئی چلیا تھا باپ کے تابوت سات
بات میں رو رو کو کہتا تھا یو بات

خواب کے عمر میں اسے جہاں [illegible] | تیں بولا کہ تجھے [illegible]
پس کہا کوئی مرد صوفی [illegible] گذر | کیا تب یہ غم سوں [illegible]
گر تو مردہ جی کر اٹھتا تو تجھے | اس سیتی کیا گذرا سو وہ کہنا تجھے
اس دنیا کے رنج ہو غم سوں ہلاک | تو تجھے ہوتا دل تیرا بھی غم سوں چاک
اس دنیا میں کر تجھے تخت و تاج | [illegible]

حکایت پرسیدن شخصی پادشاہی را در نزع

کس خلیفے کے نزیک آئی اجل | پس کنے پوچھا کہ ای شاہ اجل
کیا ہے تیرا حال کہہ اس وقت سوں | جواب دنیا وہ کہ کچھ پوچھو نکو
عمر گئی بفایدہ یہ میری تمام | اب لگے گا خاک سوں بنیاد تمام
[illegible] گیا سب بادشاہی کا بہار | [illegible] سوں آ لگا ہے گا روبار
جھکے یک عالم اتھا فرمان میں | ہو گئے ہیں وہ فلک آن میں
یو تجہ مرنے کوں ہیں سب آ گئے ہیں | اس سو جینے کے جب جو لائے ہیں
پیٹ میں ماتی کے جا کر سوتے ہیں | مستی و ہستی کوں اپنے کھوتے ہیں
کیا بلا کی راہ یو مشکل اچھے | گور جس رہ کی اول منزل اچھے
مرگ کی تلخی کی ہو دستگر جہد | جان شیریں ہو دیے [illegible]

حکایت آب خوردن عیسی علیه السلام از خم تلخ

[illegible] | [illegible] شیریں صاف [illegible]

بھی گئے خم بھر کو او پانی لیا | اکدن وہ بھی ام مسیحا نے پیا
دیکھتے کیا ہیں تو تلخی ہے تلخ تر | حضرت عیسیٰ پہ ہوئی حیرت اثر
پس کہے یا رب کہ آتا ہے عجب | کیا لسنو کرو او السو سمجھا کیا سبب
راز اسکا کر تو میرے پہ عیاں | ہیں تجھے پوشیدہ اسرار نہاں
سب خدا کے حکم سو خم نے کبھی | میں ہوں ماٹی ایک انساں کی صحیح
مجھکو اس چرخ فلک گرداں تلاں | کئے وضع گردش دئے ہیں لاک بار
کب کئے کوزہ کبھی خم کب سبو مات | کئے جنس کیتے ہیں مجھکو ساباش
موت کی تلخی اجوں جاتی نہیں | بھی کرینگے لاک باری جی کہیں
یو میری تلخی ہے سو نا جائے کب | نیر میرا تلخ ہے اسکے سبب
یاد رکھہ ای غافل اب غم سو یو بات | بھول مت جابات ای غفلت سنگات
کم اسکو کر تکو خوبی پچھان | راز جاں ڈھونڈے جلک باقی ہے جان
گر پچھانا نئیں تو جیتے جیو الیس | نا پچھانیگا گیا جب جیو نکس
نا تجھے کچھ ہوشیاری میں خبر | نا مرے پر کچھ رہے نکا اثر
زندگی میں نا سمجھ مرنے میں کم | تو نہایت جان اپنا ہور کم
کہ ہزاراں سو ہے پردہ درمیاں | کیوں پچھانیگا اسکو انعیاں

نکتہ

جان جب لبراط کا جانے لگیا | وقت آخر کا نزک آنے لگیا

تب کہا شاگرد نے اُستی سُوال	کاں تجھے رکھنا سو مجھکو بول اتال
کیا کفن دیویں تجھے اور کیوں نہلائیں	کاں رکھیں کس خاک میں تجھ دفنائیں
پس کہا بقراط نے اُسکو دہیں	جب مجھے تو پائیگا رکھ ہر کہیں
ہیں تو جھوٹے جو نہ پایا آپ کوں	مرگئے پر پائیگا کاں مجھکوں توں
اب جو آیا ہی مجھے وقت گذر	جاؤنگا میں کاں سو مجھکو نئیں خبر

سُوال سائل یازدہم

گیارھواں آیا پکھیرو نامُراد	پس کہا میں کب ہوا ہیں بامُراد
دیکھتا رہتا ہوں غم سارا جنم	دل خوشی پایا نہیں کب ایکدم
بولنے آتا نہیں غم کا بیان	خون دل ہوتا ہی انکھیاں سوں رواں
گر نہوتا نقد یو غم دلنے	سات تیرے بات لکتا تلمنے
کیا کروں جو غم ہی پیچوں اُسو ضیع	کیوں رکھوں چلنے یہ دلمیں کسو ضیع

جواب دادن ہُدہُد

پس کہا ہُدہُد کہ اے غمگین دُکھی	کون ہے سب عمر دنیا میں سُکھی
اِس جہاں کی نامرادی اور مُراد	جائے یک پل میں گذر جوں گرد باد
نا اُسے ٹھارا ہی اسکو نا قرار	عارفاں کو نئیں ہی تسپر اعتبار
پس گذر کر جائے خوشی تل منے	تو نکہہ دسوا اُس کا دلنے
جو گذرتا ہی جہاں توں ہی گذر	دل نکو بند اُستی نا ارمان کر

مار ہے جو چیز دنیا میں مدام — آرزو اس چیز کی رکھنا حرام

حکایت عارفی کہ در عمر خود شربت نخورده بود

ایک عارف تھا بڑا سا نیک خو — نئیں کیا یک آرزو شربت کی او

اسکو پوچھا کوئی یک مقبول رب — نئیں تجھے شربت کی رغبت کیا سبب

پس کہا کیا پیوں شربت کی گھڑی — موت سر پر جو لئیے ہی کھڑی

جب اچھے اشیا مو کل سر اُپر — نئیں او شربت زہر سو ہی تلخ تر

کیا ہی شربت جو کا کیچل سواد — تسکو کیا کرجا تا جو کا مراد

نامرادی بھی منو کو سو اس ہی — جب عبث و سو اس کی کیا آس ہی

رنج و راحت مار ہے کسپر مدام — جائیں دو نو بھی گذر کر و السلام

گر تجھے گر رنج دیا زاری اچھے — او تجھے عزت ہی ما خواری اچھے

انبیا پر آئی ہی جو کچھ بلا — کیا ہی پس آگے بلاے کربلا

او بلایاں سو نبیاں پر بے حلا — حق تعالی سو اتھیاں محض عطا

کل بلایاں راہ میں ڈولا کے سب — جیوں سپنے کو آنچہ ہی ای بوالعجب

جیاب جو کچھ ہوتا ہی تجھ پر درد و غم — تو سمجھ دیکھے تو ہی عین کرم

خواب میں دیکھے جو کوئی روتا الیم — اسکی ہی تعبیر خوشحالی و سب

دیکھتا جو توں رہا ہی سب جنم — دمبدم حق کی عنایت اور کرم

سو تجھے کس وقت یاد آتا نہیں — ایک دکھ تجھکو سہا جاتا نہیں

پس ہو تیری کس وضع کی دوستی | ولئے اپنے سمجھ ای پوستی

حکایت میوہ دادن بادشاہ بنوکر خود

ایک چاکر کو دیا کوئی بادشاہ | لطف سو کچھ پھل کرم کی کر نگاہ

وہ سو اس لذت سو پھل کھانے لگا | جو شہنشاہ دیکھ پچھتانے لگا

پس کہا شہ اسکوں ای روشن گہر | دے مجھے بھی یک ذرہ تو توڑ کر

دیچ اُن نے توڑ کر اگے رکھیا | سخت کڑوا او لگا جب شہ چکھا

تب کہیا شہ نے کہ ایسی تلخ چیز | کس وضع کھاتا اتھا توں ای عزیز

بعد ازاں چاکر ادب لیا کر بجا | عرض کیتا یوں کہ ای فرماں روا

میں جو تیرے فضل سوں نت دمبدم | نعمتاں کھاتا رہا ہوں سب جنم

آج اگر یک چیز کھایا تلخ تو | کیا ہوا میٹھا اچھے مجھکو اسی او

تو جو دیوے مجھکو اپنے ہاتھ سوں | سو مجھے میٹھا اچھے نا بات سوں

ای بندے گر تجھکو بھی کچھ ہو رنج | جان اپنے حق منے تو اسکو گنج

جیاں تو گم کرنے کو بھی اثیر دکھت | نعل گھوڑے کے لگائے ہیں الٹ

تجکو ہے اس میں کچھ معرفت | جانتے ہیں رنج کو راحت صفت

پختہ مرداں جیو سو اپنے دھوکے ہات | خون دل کھاتے ہیں روتی کے سنگات

حکایت شیخ ابو سعید مہنہ

شیخ مہنہ کو کہی کوئی پیرزن | کچھ سکا مجھ خوشدلی کے دو بچن

جو کروں میں درد اسکا روز و شب — تا کرنوں زنگ دل کا جاے سب

نامرادی بسکہ دیکھی ہوں جنم — کب خوشی تجکو میں رہی ہیں ایکدم

شیخ بولے میں بھی سب اپنی عمر — دل خوشی ڈھنڈتا پھرا ہوں ہر کدھر

نیں دسا اسکا مجھے ذرہ نشان — کس وضع تجکو کہوں جو ہے کہاں

گر خوشی ڈھنڈتی ہے تو اے پیرزن — یا ستی پرتی ہے یا رہتی ہے اسن

خوشدلی تو نیں ہے کیں یکبار جب — تو دیوانی ہو کے ڈھنڈتی ہے کدھر

نیں ہے جگمیں تجکو جو درکار ہے — دکھ دنیا میں سو سنا ناچار ہے

حکایت گزیدن عقرب

گسکتیں کاتیا بچھو سو زار زار — درد سو روتا اتھا بے اختیار

کوئی کہا اسکو کہ میں بولوں علاج — جا تو روتا بیٹھ ساری رات آج

سوال سائل دوازدہم

بارھواں پنچھی کہا اے رہ نما — کیوں ہے جو کوئی امر حق لاوے بجا

حکم سو کرتا رہے طاعت مدام — نا رکھے کچھ کب قبول درد سو کام

کیا نتیجہ ہو ویگا اسکا سو بول — اس گرہ مشکل کو میرے دل سو کھول

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ کیا خوش ہے سوال — نیں زیادہ مرد کو اس ستی کمال

امر حق لایا بجا سو جھٹ پڑیا — سخت جیا تھا اس ستی آسان پڑیا

حکم سو طاعت لگا ہے ساعت ایک | طاعت بحکم صد سالہ ہو نیک
حکم بن حق کے جو کوئی طاعت کرے | اوکو تِسکی خاصیت خصلت دھرے
گر کتی محنت کیا تو کیا نفا | نیں ہے کچھ حاصل اُسے غیر از جفا
حکم پر حق کے جو کوئی طاعت کیا | اجر اُسکا بیحساب بھر کر لیا
حق جو فرمایا ہے سو لانا بجا | کچھ تصرف نیں اُسکا یاں روا

حکایت بادشاہی کہ بشہر امرائی حکم داد

کوئی جلیا تھا پادشاہ اپنے نگر | حکم کیتا جو رکھیں رستے سنوار
پس بزاری لوگ ہر یک جا بجا | حکم شہ کا جو اتھالائے بجا
چوک ہور بازار سب رستے سنوار | زیب و زینت سو کئے رنگ بہار
بندیاں جو تھے بندیخانے منے | سو تھا کچھ نقد جاں بن اُن کنے
کوئی کٹیا سیس ہور کوئی ہاتھ پاؤں | پس رکھے دو کان یہ عضویں ٹھاؤں ٹھاؤں
شاہ واں جب سیر کرتا آئیا | یو تماشا کچھ عجب سا پائیا
ویچ گھوڑے سے سو اُتر سب کوں بلا | لطف سوں منہ ہاتھ کے دھلا
سب کوں نعمت ہور خلعت سو نواز | خاص کے بندیاں میں کیتا سرفراز
بعد ازاں شہ کو پوچھا کوئی راز دار | کیا سبب اُترا تو یہاں ای شہریار
شہر اِتنا دیکھ کر آراستہ | چوک ہور بازار ہر یک راستہ
اطلس و زربفت و دیباسوں سنوار | سب دُکاناں کوں کئے ہیں زرنگار

گوہر و زر لا نشتے ہیں جا بجا — مشک و عنبر سو کئے ہیں خوش ہوا
کس تماشے پر نکر شہ نے نظر — اس بندیخانے پہ کیوں آئی اثر
یہاں تو اتنے بن تماشا کچھ نہیں — جو بڑا ہی سر کدھر اور دھر کہیں
کوئی تو لنگڑا کوئی تو لولا ہی نکام — شاہ کے لائق تو نیں تھا یو مقام
پس کہا شہ بات بھی یک اور ہی — سب سے بہرہ بیوں کا طور ہی
ہر کمینے زیب و زینت کے سنگات — شان دکھلاتے ہیں اپنا دھات دھات
کام کیتے ہیں بچارے بندیاں — گر گئے ہیں جان اور تن کا زیاں
گر نکرتا حکم میرا یہاں گذر — یک جدا تن سر ہوتا تن سو سر
حکم میرا یاں دیا مجھکو رواں — تا اتر کریں کھڑا ہو اس مکاں
خلق دکھلاتے ہیں اپنا عز و ناز — حکمت و فن سو ہو ہیں چندیں ساز
یو بچارے تو ہیں سرگردان سب — حکم سو فرمان میں حیران سب
کوئی گئے ہیں بیش اپنا نقدِ جان — گم گئے ہیں ہاتھ یک کا کوئی نشان
حکم کے ہیں سب غریباں انتظار — تا کہ چل کر جائیں سو لی کے مزار
تو بندیخانہ مجھے گلشن و سبا — لطف میرا انکو بھی روشن دیا
بندگی سو حکم پہ چلنا اچھے — حکم سو کیموں نا تلنا اچھے

حکایت شیخ قطب العالم کہ شیخ بایزید و ترمذی را بخواب

شیخ عالم قطب عالم نامدار — خواب دیکھے اسو صبح سو آسیار

خواب میں شور ترمذی منور بایزید — بات سو جانے ہیں بے گفت و شنید
پس کئے دونوں نے مجھکوں پیشوا — میں بھی انکے حکم سو آگے ہوا
بعد ازاں ہشیار ہو کیتے بچار — جو وئے کہوں یو بزرگاں مجھ وقار
نیں دسی تعبیر کچھ اسکی مگر — آہ بیخود ہو گیا تھا یک سحر
سو بدرقہ ہو کے رہ کا آہ وہ — لے کے پہنچایا مجھے درگاہ وہ
جب ہوا درگاہ سو مجھ فتح باب — غیب سو آیا مجھے تب یو خطاب
جو جہاں میں ہیں جتے پیر و مرید — سب منگے ہیں مجھکوں لیکن بایزید
نیں منگیا تیرے سو کچھ میرے بغیر — مطلب اسکا مجھ سے تھا باقی سو خیر
جب سنا اس بات کوں میں یو خطاب — پس کہا نا یو نہ وہ مجھکوں صواب
کیا اچھو لگا میں جو کچھ تجھ سو منگوں — رنگ سو خواہش کے اپنا دل منگوں
کیا منگوں تجھ سو جو مجھ کوں درد نیں — گر منگوں تجھ سو تجھے تو مرد نیں
حکم تیرا بس مجھے منگتا ہے سا — خوب ہے فرمان میں تیرے رہنا
جب کیا یو حرف میرے دل میں جا — تب کئے مجھکوں بزرگاں پیشوا
ہووے جب گر توں بندہ فرمان میں — مہر اسکی ہووے دھسکے جان میں
بندگی حاصل نہیں ہے لاف سوں — بندہ ہونا اعتقاد صاف سوں
بندگی وہ ہے جو آزمائش میں آئے — ہور نشانی بندگی کی پائے جائے
بندگی ہے سر بسر افگندگی — نا اچھے افگندگی بن بندگی

جب ہوا بندہ تو حرمت کر جتن	راہ سوں حرمت کے عزت کر جتن
جب کرے نکسا بندہ بے حرمتی	حق دیکھاتا ہی اُسے بے عزتی

نکتہ

کس بندے کوں شاہ نے خلعت دیا	پہن کر خلعت او گھر کی راہ لیا
ناگہاں کیں موں پہ بیٹھی گرد خاک	او کیا آستین سوں خلعت کے پاک
بات تو جا کر کہا کوئی شاہ سوں	شاہ فرمایا کہ اُس گمراہ کوں
تربت سولی دیو تا کر کر درنگ	جو رکھانیں وہ مرا ناموس و ننگ
تا کہ جگ میں خلق کو عزت اچھے	تو سزا اُسکی جو بے حرمت اچھے

سوال سائل سیزدھم

نیز ہواں پنچھی کہا میں ہو بہ تنگ	خرچ کو میرے نہیں ہی کچھ ازانگ
جو میرے ہاتھ آئے سو خرچوں مدام	جمع کرنا ہی مجھے مطلق حرام
جس گھڑے جو آئے سو پھر کرنیا ہے	نیں کئے لگ خرچ جو میں کر براے
نقد تو کچھ نیں کیا جاتا جتن	ہاتھ کو لرتا ہی بچھو کے نمن

جواب دادن ھدھد

پس کہا ہدہد کہ ای تو خوش دے	خرچ تو ہوتی ہی اکثر کم کسے
تو جواں مرداں کی خصلت ہی تمام	سر ہی پاکبازاں کا تو کام
راہ میں مولا کی جو کچھ ہی سود ہے	بعد ازاں اُسکا نفع تو دیکھ لے

حکایت

اس پوسٹ کی دوستی اچھا جاگی

اس جہاں میں دل ایس کا سب سوں توڑ | جو تو چاہی تو تکوں پھر اسکو جوڑ

دے جلا یک آہ سوں سب اکیبار | خاک میں جا بیٹھ ہو کر خاکسار

جب کریگا تو ایس کوں اسو صفا | ہو سکے حاصل تجھے حق کی رضا

جب تلگ گذرا نہیں سب چیز سوں | تہ کنے کیوں جائیگا دہلیز سوں

ہاتھ اول سب چیز سوں کوتاہ کر | بعد ازاں آگے ہو قصد راہ پر

جب تلگ یوں نیں ہوا تو پاکباز | کر سکیگا راہ کا تو کیوں کر ساز

حکایت پیر ترکستان

کیا کہا ہے پیر ترکستاں سخن | جو مجھے دو شی سوہی لی سالکن

ایک گھوڑا اور دوجا فرزند ہے | دل مرا دونوں سوں جا بندہے

لائے جن فرزند مرنے کی خبر | بخش دیوں گھوڑا جو اسکو شکر کر

بس کہ تیں جب دیکھتا ہوں تو دو چند | بیت ہو دیس آتے ہیں انکھوں میں عزیز

شمع کا تجھکوں جلگ تیں سوز و ساز | تو تکو کہلا ایس کو پاکباز

پاکبازی کا جو کوئی دعوا دھرے | سب الیکی آرزو برہم کرے

بیٹھ پھر جب کھائے روتی پاکباز | غیب سوں اسپر پڑے غم جا گداز

حکایت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ

شیخ خرقانی کے دلکوں مو بمو | تھی بنجالیاں کی مدت سوں آرزو

ایکدن ماں کوں انوکے مہر آئی | زور سوں آدھا بنجالا لیا کھلائی

ناگہانی از قضاے ذنب سے منے | بار دو ان ستا شیخ کا غیبا سنے
پس لگے کہنے کو ماں سو شیخ دیں | نہیں کہنا تمنا کو سو منو نا بہنیں
آرزو سو کھاؤں میں جب کچھ طعام | خون دل کا مجھکو بھر دیتے ہیں جام
سخت مشکل آتری ہے مجھ پہ اب | میں سمجھتا آئیگا بھی کیا سو کب
گرچہ ہیں میرے پہ سو سو غم پہ غم | میں الیس یہ جانتا ہوں کم سو کم
کھینچتا ہے حق جسے آپس طرف | راہ دیتا نیں زباں کو کس طرف
لذتاں کرتا ہے سب اس پر حرام | دکھ ہمت رکھتا ہے اسکو مدام
جب کرے کس چیز کا او سہار | امتحاں کا بھیجتا ہے کارواں
کئی ہزاراں عاشقاں کے جیو نرلے | اسکی خونریزی پہ ہوتے ہیں نثار
عاشقاں تو آرزو نت اُتھ دھریں | جی ایسے کے جیو کوں کب قرباں کریں

حکایت شیخ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ

شیخ ذوالنون پیشواے نامدار | نقل یوں کرتے ہیں جے میں ایکبار
کیں بیاباں میں چلیا تھا لینے کے راہ | جب توکل پر خدا کے کر نگاہ
واں نظر آئے مجھے چالیس تن | خرقہ پوشاں مخفوش پہ بیجاں بے کفن
عقل میری ہوش سو جاتی رہی | آگ شعلے دل نے کھاتی رہی
پس کہا میں جیو میں ای پروردگار | دوستاں کو کیوں کیا یوں خوار و زار
تب کیا ہاتف نے مجھ کوں یوں ندا | کام میرے تو نچہ ہیں نت اتھ سدا

دوستاں کا خون کرلیتا ہوں میں | پھر کے انکا خون بہا دیتا ہوں میں
تک جب ہی خون بہا میرے کنے | مارتا ہوں دوستاں پل پل منے
کیا ہی انکا خون بہا میں القا | جسمی لقا سو پائینگے دائم بقا
روز محشر کوں کرونگا سرفراز | دیونگا دیدار انکوں دل نواز
آئینگے جس روز میرے روبرو | خون سوا پنے اچھینگے سرخرو
دیکھ میرا آفتاب ذوالجلال | محو ہوکر جائینگے سایہ مثال
ہوئیگا جن محو مجھکوں دیکھ کر | نا رہیگی کچھ اُسے تن کی خبر
کچھ عجب ہی ای فلاں یو محویت | نیں کہا جاتی ہی جسکی کیفیت
خرچ کر یہاں سر کوں او اسرار دیکھ | خود سو گم ہوکر خدا کا یار دیکھ
مرد کوں کیا دولت اِس بخشش اچھے | جو الستی بیخود و بیخویش اچھے

نکتہ

بات یہاں بازی ہی یو کیا گراں | جو کئے فرعون کے وہ ساحراں
خوف کچھ فرعون کا دل میں نہ لیا | بول اُٹھے برحق ہی موسیٰ کا خدا
کیا ہی او دولت جو یو حاصل کئے | جیو اپس کا دیکر ایماں کوں لئے
ایک قدم رکھ دیکھے میدان میں | اِس جہاں سو گئے نکل یک آن میں
آمد و رفت اُستی خوشتر ہی کہاں | جانتے ہیں یو مراتب عارفاں

سوال سائل جہاں دہم

چو دھواں پنچھی کہا ای با خبر — مرد کی ہمت اوہی کچھ بھی اثر
گرچہ میں ظاہر میں ہوں پنچھی ضعیف — ہی مجھے ہمت حقیقت میں شریف
نیں اَدِک ہی اگرچہ بھی طاقت مجھے — ہی ترٌت بار بری ہمت مجھے

جواب دادن ھدھد

پس کہا ھدھد کہ ای صاحب نفس — مرد کو دنیا میں ہمت ہی لوں بس
کیا ہی تجھکو میں کہوں ہمت بلند — مطلب عالی کو ہی تیرے کمند
مدعا کی تن پہ ہمت سیس ہی — عشق کے جذبے کو مقناطیس ہی
جسکو ہمت یا اچھینگی دست رس — ہاتھ آیا ہی اُسے مقصود بس

حکایت فروختن یوسف علیہ السلام و خرید ارشدن پیرزن

جس گھڑی بازار میں یوسف کو لائے — مصر کے لوگاں خریداری کو آئے
کوئی تو اُنکے وزن ستی پانچ بھار — شوق سوں دینے لگا مشک تتار
کوئی تو بھاروں بھار زر دینے لگا — کوئی جواہر اور گُہر دینے لگا
اُس گھڑی ہوئی تس منے یک پیرزن — تن سوں چرخا سوں گالے کے ثمن
لیکو آئی ایک تانا سوت کا — وہ سو مایہ ترتب اُسکے قوت کا
پس کہی دلال کوں لو سوت لے — بیچتا ہی تو مجھے یوسف کو دے
بعد اراں ہنس کر کہا دلال اُو — تو سو کیا اور کیا تیرا مایہ ہی یو
کاں اوزر کے گنج کاں تیرا یو سوت — تو دیوانی ہوی ہی یا لاگا ہی بھوت

پس لگی کہنے بدی دلال سوں | جاتی ہوں میں بھی انی بات کوں
لیکن اتنا بس مجھے دنیا ہیں ناؤں | جو خریداراں ہیں یوسف کے کہاں
پاۓ ہر کوئی جگ منے ہمت سو نام | راہ میں مولا کے ہمت آئے کام

نکتہ

دیکھ ہمت بلخ کے سلطان کی | ایسی ضیع کی سلطنت کرستان کی
چھوڑ کر پل میں کرسب ہو جدا | کیوں لئے مرداں نمن راہِ خدا
پاک ہمت ہوئے جکو راہ بر | اس نجس دنیا پہ نیں کیتے نظر
جن انکھیاں خورشید سولا یا ہی او | ایک نظر میں لیگا ذرے کوں او

حکایت نالیدن درویش از فقیری و جواب دادن ابراہیم ادہم رحمة الله

کوئی درویشی سوں نالاں تھا فقیر | دیکھ کر سلطان ادہم اسکے دھیر
لطف سو کہنے لگا ای بے خبر | مفت درویشی ملی ہے تجھ مگر
ہس کے بولا او گداے مبتلا | مول کیتی ہے فقیری کیا بلا
بعد ازاں سلطاں کہے ای بدمزاج | میں توا لیا ملک و مال و تخت و تاج
آرزو سو دیکے درویشی لیا | سو سمجھتا ہوں اجوں کچھ نیں دیا
قدر درویشی کی ہے میرے نزیک | کیا تجھے معلوم ای مرد رکیک
اہلِ ہمت جو سو ہوتے ہیں فدا | درد سو محفوظ رہتے ہیں سدا
دین بوجہ دنیا سو جاتے ہیں گذر | دم بدم انکا قدم ہے پیشتر

گر تجھے اِس راہ میں ہمت نہیں ۔ پس تیرے قسمت میں نعمت نہیں

حکایت شیخ غوری باشاہ سنجر

شیخ غوری شہر سوں جا اکبار ۔ دِل کے دیوانوں میں بیٹھے پل تلار

از قضا سنجر بھی نکلا آگے وہاں ۔ پس پوچھے بیٹھے ہیں لوگاں کو یہاں

شیخ بولے ہیں ہمیں بے پاؤ سر ۔ بے خبر دُنیا سوں حق سوں باخبر

گر تو ہوتا ہے ہمارا دوستدار ۔ کھینچ لیتے ہیں تجھے دنیا سوں بھار

ہور ہماری دشمنی گر ہے تجھے ۔ دین سوں دکھلاویں خارج کر تجھے

دوست ہے تو آ ہمارا ہو رفیق ۔ ہے اگر دشمن تو اپنا لے طریق

پس کہا سنجر کہ بخشو مجھکو تم ۔ میں سو دونوں بات میں ناہو سکوں گم

نا تمھارا دوست ہو سکتا ہوں میں ۔ نا تمھاری دشمنی رکھتا ہوں میں

نا تمن سوں فخر ہے مجھکو نہ ننگ ۔ نا تمن سوں صلح دھرتا ہوں نہ جنگ

میں بدے جاتا ہوں تم خوش ہو رہو ۔ نا مجھے تم یوں کہو نا اوں کہو

کیا ہے ہمت یو نکھرو تیز پر ۔ دم بدم پرواز جس کا تیز تر

شیر اُسکا عالم ہستی سوں بھار ۔ حالت ہشیاری و مستی سوں بھار

حکایت دیوانہ کہ گریہ میکرد

ایک دیوانہ رات کو روتا تھا زار ۔ بولتا تھا یوں کہ کیا ہے روزگار

ایک تیارا ہے کہ جسمیں ہم تمام ۔ پھر پھراتے ہیں چرخ نپٹ مدام

موت جب سو شمع پر پہونچی کا تز — جسکو پرپچ جادہ باز و کو جھاڑ

ہو رہیں جسکو پراں ہو پڑ رہے — تس بتاری کی جھاڑیں اتر رہے

گر تجھے بھی ہونگے ہمت کے پر — جائیگا اس قید سو پرواز کر

بند میں ہے اس بتارے کے جلک — گرا ایکے بال و پر پیدا تلک

نیں تو بال و پر جلادے تو بھی جل — تا کہ سب سو جا کے پوچیگا اول

حکایت شپرک

کوئی کہا شپرک سوں ای بد روزگار — کیوں نہیں دنکو نکلتی گھر سوں بہار

تا نظر آوے اُجالا روز کا — موں بجھاوے سور جگ افروز کا

یوں اندھارے میں رہنگی کو لگوں — گھر کے ساندیاں میں چھپیگی کو لگوں

دیس تجھ پر نس تی بدتر ہے سیاہ — رین ہے تیرے پہ ظلم و دود آہ

گر بجھاویگی تو تمہرا سور کا — پائیگی آنکھیاں میں حصہ نور کا

پھر اندھارا تجھکو خوش نا آئیگا — تیرگی کا زنگ دلسو جائیگا

آ ادھر دیکھ آفتاب موج زن — کب تلک ساندان میں پکڑینگی وطن

پس کہی شپرک اُسے ای بے خبر — کیا مجھے کام آئیگا سورج چندر

سور کا مجھکو دکھاتا کیا ہے نور — سور تو نورِ حقیقی سو ہے دور

زرد رو ہے مائی کا بھینس گر — جھانکتا پھرتا ہے نت اُٹھ در بدر

شام کو ٹھو میں شفق کے ہوئے لال — چھپ رہے ساری رین جا کر پتال

حکایت

اَیک دِن ہو جائیگا وہ بھی سیاہ ۔۔۔ نا کریگا کوئی طرف اُسکے نگاہ

روز میرا در حقیقت ہے رَین ۔۔۔ دیکھتے جب اُسکے ٹھنڈے ہوویں نین

عاشقاں پر جلوہ گر جب ہووے رات ۔۔۔ دیکھتے ہیں آفتابِ نورِ ذات

آشکارا ہووے جب او آفتاب ۔۔۔ خلق سارا ہو رہے مشغولِ خواب

پرتو ہے بسو اُسکے شرما کر یو سور ۔۔۔ چھپ رہے مغرب کے گوشے میں ضرور

جسکو بیداری اچھے میرے نمن ۔۔۔ آئیگا وہ آفتاب اُسکے نین

تجھکو اگر بھی دیکھنے کی ہے ہوس ۔۔۔ سو نکو غفلت سو ہرگز یک نفس

ہے مجھے جیوں اُنسکی بیداری منیں ۔۔۔ گرد اُس خورشید کے پھرتی ہوں نت

دیکھتی ہوں جب میں خورشیدِ مجاز ۔۔۔ چھپ رہتی ہوں گھر میں اپنے ہوکے واز

نیس کوں تو ہے نقدِ خورشیدِ الہٰ ۔۔۔ او سو کسکو آئے نا ہرگز نگاہ

گر تجھے ہمت ہے باز انکے نمن ۔۔۔ ہاتھ پر شاہاں کے ہوے تیرا وطن

ہور مچھر نمنے تجھے ہمت نہیں ۔۔۔ کسکے نظراں میں تجھے حرمت نہیں

جسکو ہمت ہوئیگی سو مرد ہے ۔۔۔ سو نمنے گندگی سو فرد ہے

سوال سائل یازدھم

پس پوچھا نچھی بندوراں با صفا ۔۔۔ کیوں ہے اِس درگہ میں انصافِ وفا

طبع میں میرے تو ہے ہم انصاف ۔۔۔ نیو فائی سو بھی سینہ صاف ہے

ہو سکی جسکی طبیعت اس وضع ۔۔۔ کیا جزا اسکا اچھیگا کس وضع

جواب دادن ہدہد

پس دیا ہدہد نے اسکوں یو جواب	سب سو ہی انصاف کی حصلت صواب
کیا کہوں انصاف کی میں تجھکوں بات	ہی سچیں انصاف کے سلطاں صفات
مجھ سو گر ہوا آیگا انصاف ایک	عمر کے روزے نمازاں سو ہی نیک
دل منے انصاف اپنے جن کرے	سب سو زیادہ او جوانمردی دھرے
نا کرے انصاف جن کوئی آشکار	باطن اسکا بیوفائی سو ہی خوار
مرد نئیں انصاف مگتے کس کنے	وہ سو منصف آپ ہیں اپنے منے

حکایت احمد حنبل رحمۃ اللہ

احمد حنبل امام روزگار	نئیں ہے جنکی کچھ تصنیف کوں شمار
جب فراغت علم سے پاتے اتھے	[illegible] کے [illegible] اتھے
لوک اسکوں منع کرتے خیر خواہ	کیا سبب [illegible]
خلق عالم کے تمیں اچھکر امام	کیا تمن [illegible] کام
پس کہے حنبل کہ مجھکوں منتشر	گرچہ ہی مسلے [illegible]
علم حق میرے سو ہی انکوں زیاد	حق کی پہچانت منے ہیں او
جن کے دل میں اسو صفت افتاد ہے	کیوں نہ [illegible]
وہ سو تو انصاف سوا ہی بے خبر	منصفی پر منصفاں کی کر نظر

حکایت اسیر شدن راجہ ہند و مسلمان کردن سلطان محمود غازی

ہندواں میں کوئی تھا راجہ کھنبیر | لیکن ہوا محمود سلطاں کا اسیر

لیکے آئے جوں اُسے محمود پاس | دین سو کیتے نبی کے روشناس

جب ہوا اسلام سوں او آشنا | دل دو عالم سوں کیا اپنا جدا

او نکلا جا بیٹھ گوشہ نیکے مجہار | رات دن رونے لگا بے اختیار

کچھ نتھا کام اسکو غیر از سوز و آہ | روز اسکا رات سوں بدتر سیاہ

سوز و زاری جب گئی حد سوں گذر | ہوی بہاں محمود سلطاں کو خبر

پس بلارا جو کو شاہ نامدار | مہربانی سوں کہا کیوں تو ہے زار

میں تجھے دیونگا اتا کچھ ملک و مال | جو تو یکساعت میں ہو جاوے نہال

دو نکو اس بہانت ای راجہ کھنبیر | دیکھ منے اپنا نکو کالو سر پر

پس لگیا کہنے کو راجہ شاہ سوں | میں تو روتا نئیں لیا ہو ملک و مال کوں

سوز و زاری ہے مجھے اسکے سبب | جو قیامت میں کہیگا مجکو رب

ای میرے بد عہد بے وفا | کس وضع کیتا ہے میرے سوں جفا

نیں کیا تو یاد میرا تب تلگ | تجھ پہ میں محمود آیا جب تلگ

جب کیا لشکر کشی تیرے اپر او | آسرا میرا لیا ای زشت خو

نیں کیا تو یاد لشکر بن مجھے | دوست سمجیا کہ دشمن کر تجھے

اب تلک تجھ سوں جفا مجھ سوں وفا | یو وفاداری ہے تجھکو کیوں روا

اس وضع گر حق کرے مجھکو خطاب | کیوں کہ دیوں اس بیوفائی کا جواب

تو بولا کہ وہ کی عظم قدرت

جہاں کی کرستہ ہوا ضیافت

القصہ او سب کشتی اچایا

او دوستی بجاے کر کہلایا

شرمساری ہے مجھے اسباب کی ‏ ‏ سوز دن کا اور زاری رات کی

تو بھی ای درویش یو پن الیس آہ ‏ ‏ راہِ انصاف و وفا درپیش لا

ہے وفا تجھکو تو عزمِ راہ کر ‏ ‏ نیں تو ہاتھہ اسباب سوں کوتاہ کر

جن اچھے راہِ وفاداری سو دور ‏ ‏ ہے جوانمردی منے اسکے قصور

حکایت مرد غازی و کافر

غازی و کافر اتھے کیش جنگ ساز ‏ ‏ آلگیا وقتے منے وقتِ نماز

پس رضا غازی نے لے کافر سو پھیر ‏ ‏ کر نماز اپنی لگیا لڑنے کو پھیر

بعد ازاں کافر کے پس وقت پر ‏ ‏ لے رضا غازی سو جا پشان کر

ہو کے اوندھا سر جھکا کر بت کنے ‏ ‏ پس کہا غازی نے اپنے دل منے

یو تو اوندھا ہو رہا ہے بیخبر ‏ ‏ وقت فرصت کا مجھے ہے خوب تر

کھینچ کر شمشیر جب جانے لگیا ‏ ‏ ہاتفِ غیبی ندا اسکوں دیا

کای جوانِ بے وفا بے اعتبار ‏ ‏ خوب عہد اپنا رکھیا ہے استوار

او جو تھا بے دین کافر بت پرست ‏ ‏ عہد میں اپنے دکھایا نیں شکست

تو مسلمان اچھکے بد عہدیہ آئے ‏ ‏ کیا کہا جاوے تجھے ای وائے وائے

دیکھ کافر کی بھلائی تھی سو کیوں ‏ ‏ ناجوان مردی تجکو کر اشتی یوں

او کیا نیکی تو کرتا ہے بدی ‏ ‏ تا ملینگی تجھکو بھی نیکی کدی

تھا وفا کافر سو ہور تجھکو امان ‏ ‏ ہی اتا تیری وفاداری کہان

ای مسلمان مسلم ہی تو کیوں ... کافراں سے عہد میں کم ہی سو کیوں

گر تجھے ہی عقل کے شے سو دمیں سود ... دیکھ جا مصحف میں اوفوا بالعقود

سُن یو غازی با خجالت میں پڑیا ... خوے میں ڈوبا خجالت میں کھڑا

کافر اسکو دیکھ کر حیران وزار ... ہاتھ میں شمشیر ننگی آبدار

پس اُسے پوچھا کہ تو رو تا ہی کیوں ... تب کہا غازی کہ تیرے کاج یوں

حق تعالی نے کیا مجھ پر عتاب ... بیوفائی کا دیا مجھکو جواب

سُن کر اتنی بات کافر آشکار ... ایک نعرہ مار رویا زار زار

پس کہا یارب تو مجھ دشمن بدل ... دوست کے احوال پر لایا خلل

بیوفائی اب رکھوں میں کیوں روا ... لطف سو دکھلا مجھے راہ ہُدا

ای دریغا میں تو سب اپنی عمر ... فضل سو تیرے رہا ہوں بے خبر

اس خدا کا فرسو ہی جب فضل رب ... پس تکو ہو بیوفائی بے ادب

صبر کر کوئی روز رہتا ہیں فلک ... تجھ سو تیرے فعل تو لے یک بیک

حکایت ملاقی شدن برادران از یوسف ع و نواختن شان

قحط سو کھائی دسو یوسف کے جب ... مصر سو کنعاں کو آے چلکے سب

قحط سالی کا لگے کرنے کو دکھ ... پیر سو تینوں کے ہر یک ہوے تھے

حضرت یوسف تو برقع مکھ پہ ڈال ... تخت پر بیٹھے تھے باجاہ و جلال

پس اتھا یک طاس لیس طاس پر ... ہاتھ مارے سو اُٹھیا جھنکار کر

دربیان سرگوهر بلاد ... غنوده

اس گھنج ابر ... کا دیا
تیسرا ... بنا ز یا

سپکیا نہ پیچ اوس سکا نہیں
سامنے مچھ ... سکیا نہیں
نخل ایک جن اس کی ... ہی
خنجر ... اوس نصیب ... ہی

سبھی ایک ... نہ ... ہوں
سبھی ... زن ... کوں
... ا ... خوار ساری
سبھی ... زدھکاری
صبح ...

کبک میں تھی ... ادھورسا
ہاتھا میں ... رسابا ...
پانی سو ... تھا ... پار
ہاتھ میں ... بہ سینہ ... کر

بس کہا بھایاں کو یو ای یار ہو — کچھ خبر ہی طاس کیا کہتا ہے سو
بعد ازاں یو لے اویہاں ناشناس — کیا سمجھ ہمنا جو کیا کہتا ہے طاس
تب کہے یوسف کہ ہیں یو لوں سخن — طاس کیا کہتا ہے سو راز کہن
کوئی تمھارا بھائی تھا یوسف لگر — پاک صورت رشک خورشید و قمر
پھر کہے مارے طاس پر یوسف نے ہات — پس کہے یو طاس یوں کہتا ہے بات
جوت میں اس بھائی کوں ای آہ آہ — جھو نکھ ڈالے ہیں کوئیں بے گناہ
پیرہن کوں اسکے رنگ کر خون سوں — لانڈگا کھایا کہے یعقوب کوں
بار دیگر طاس کوں یوسف بجا — یوں اُٹھے کہتا ہے طاس اب اسو جا
بیچ ڈالے ہیں بران اس بھائی کوں — کیا تمیں یو کام کیتے ہیں زبوں
کوئی کافر بھی کرے نا اسو ضع — جو کئے ہیں بھائی سو تم جیسو ضع
یو سخن سنکر وہ سب حیران ہوے — روزی کوں سو گلن پانی ہوے
تب تعجب تھے بھوگت یوسف کی ذات — اب اپے بیچے گئے حیرت کے ہات
تب کوے میں انکو جیوں آئے تھے ڈال — آیتر سے آپی کوے میں یوں ابال
کیا ہی او اندھلا جو یو سنکر قصہ — دل منے عبرت سونا لیوے حصہ
کیا کہوں میں تجھکو خوبی کر نظر — یو قصہ تیرا ہی سب ای بے خبر
بیوفائی کے جو تو کرتا ہے کام — اینگی تیر تجھ آگے وہ تمام
عمر کے جب طاس بیمار لگے ہات — وسکے آونگی تجھے کمک اکلیات

او جو ہی نو نیو سب ہی نپٹ نوں عجب
طالب مطلوب اور طلب جو جب
حق سیتی ہے زبان سکو سُنت
ہی بدنج اچنچ انگھنٹ انگھنٹ

صبر کرنا خواب سو تجھکو جگائیں	کام نالائق تیرے تجھکو بتائیں
صبر کرنا حشر کو ای بیوفا	لا کے دکھلاویں تجھے تیرے جفا
عدل کا بجنے لگیگا طاس جب	دسکے آوینگے تیرے افعال سب
ہوش ہی تو عاقبت کا کر بچار	نیں تو آخر طاس اٹھیگا یوں پکار

سوال سائل شانزدھم

سولہواں پنچھی کہا ای پیشوا	ہی جو اس درگہ میں گستاخی روا
جو کرے گستاخ ہو کر بات کوئی	کیا جزا اُس کا کہو کس دھات ہوے

جواب دادن ھدھد

پس کہا ہدہد کہ جن ہیں اہل راز	قُرب سو حق کے ہے دایم سرفراز
گر او گستاخی کرے تو سہل ہی	محرمیت کے سبب او اہل ہے
جس کو ہو معلوم حُرمت اور ادب	او جو گستاخی کرینگے تو نیں عجب
تا کہ ہر یک بے ادب چاکر نفر	قُرب کے دستور سو ہے بے خبر
او جو گستاخی کرے خاصان کے سار	جان اور ایماں گنوادے ایکبار
نازِ محبوباں کریں تو کیا عجب	جو دیوانے ہیں محبت کے وہ سب
او جو گستاخی کرے تو خوش دے	بات دیوانے کی سُن سب کوئی ہسے
او سلامت ہیں ملامت سو مدام	کوئی بُرا مانے نہ انکا سُن کلام
تو بھی دیوانہ ہی تو گستاخ ہو	بار کو دیوانگی کے شاخ ہو

بعض کہیں نو درنت دار
جیتا جو نو سلطنت ہی سارا
نوہ کیتا جو بین پایا سب ہتھی
اُس کی سیتی نو دولتی درستی

جو سب باہ اورنکا ہی
شہ نو نو بعد سخن حضور کا ہی
بعض کہیں کرتان سب سکو یاد
او اصل نو سب ہی اُسکے جاکا

بن پایان کے سو سب اظہار
اُس تو دیوں نو ظہور سارا
باجو دکی نپٹ بدو ان
ہے ہمیں تحقیق وجود ان

گستاخی بایزید رحمۃ اللہ

کیں جنگل میں بایزید نامدار
ذوق سوں یک جھاڑ کے سایے تلار

مست بیٹھے تھے دو جگ سوں بے خبر
سر کی ٹوپی دھر گئے گز کے اوپر

غیب سوں تیسے آئی ندا
بیچتا ٹوپی کوں کیا اپنی گدا

پس کہے گستاخ ہو کر بایزید
تو یہہ ٹوپی کوں کر سکتا ہی خرید

کیا ہی تیرے پاس جز دنیا و دیں
میں تیرے کوں دیونگا ٹوپی نہیں

بھی اچھیگا اُستی اگلا کیا سٹو لا
نیں تو چپکے بیٹھ آلیس رجا

بھی ندا آیا کہ سُن ای بایزید
گر نکو اِسبھا نت گستاخی مزید

میں تو عالم کوں کہونگا انکیا
جو کریں سب ملکے تجھکو سنگسار

بایزید اسکا دئے پھر کر جواب
تو بھی بس کر ای خدا مُستطاب

نیں تو کر دیتا ہوں تیرا فضل فاش
تا عبادت کا رکھے نا کوئی تلاش

ہیں جو کوئی درگاہِ حق کے رازدار
انکو گستاخی اچھے تو سازوار

حکایت گستاخی دیوانہ در قحط سالی

مصر میں ناگہ پڑا الغرض دوکال
خلق عالم کوں دسیا جینا محال

جا بجا مُردیاں کی پڑتی تھی ڈھگار
نیم جان کرتے تھے مردیاں سوں ادھار

یک دیوانہ اسوضع کا دیکھ حال
پس کہا گستاخ ہو ای ذوالجلال

رزق دینے کی جو نیں تجھکو سکت
کیا سبب کرتا ہی پیدا یہہ خلقت

جکو ہی اسد ہا گستاخی کی راہ	ہو سکیں اپنے خطا کے عذر خواہ
کر نکالیں منہہ سوں او کچھ بات کج	عذر کر سکتے ہیں خوبی سوں اولج

حکایت دیوانہ کہ از ترس اطفال در گلخن خزیدہ بود

یک دیوانہ شہر کے طفلاں سوں ڈر	مارتے ہیں اسکوں پتھراں سوں کر
جا چھپا یک گھر اندھارے میں کہیں	بس لگے گاراں پڑنے کوں وہیں
از قضا اس گھر کوں روزن تھا کدھر	دھاں سوں آئے گار ہج کے سیس پر
ہج نے سمجھا کوئی پتھر مار یا بس	گالیاں دینے لگا لاکھاں سوں بس
بعد ازاں بار اچھو تیا سوں پتھر آت	کھل پڑے تب گھر دروازے کے پات
روشنائی کا ہوا پرتو عیاں	ہج نے دیکھا تو نہیں کوئی طفل وہاں
غیب سوں آکر لگے پتھر سر پہ گار	تس دیوانہ ہوا لیتی شرمسار
پس کہا یارب اندھارے میں تجھے	تیں جو کچھ بولیا نہ سمجھا تھا تجھے
گر دیوانہ ہو کے میں تجھکوں کہا	تو تکوں گر دور نے سوں میا
تیں تو مطلق مست لا یعقل اتھا	بے قرار و بیکس و بیدل اتھا
عمر میری گئی ہی ناکامی منے	دمبدم بے عقل اور خامی منے
تو زباں طعنے کی مجھ سوں دور رکھ	عاشق دیوانہ کوں معذور رکھ
جان لے مجھکوں تو معذوراں منے	گن مجھے بھی ایک بے شعوراں منے

سوال سائل ہفدہم

ستر هواں تجھی کہا جو ہی تلک — عشق کی لس میں تیرا ہو میں ملک
کام میرا عشق سو ہی ہر نفس — سر سوں میرے عشق کا سودا ہی بس
عشق نے جب سو کیا سروا مجھے — نیں رہا کچھ جیو کا پروا مجھے
وقت ہی جواب کروں جیو کو نثار — تا تجھا دیکھوں جمالِ روے یار
دیکھ کر اسکو انکھیاں روشن کروں — داغ دل کو ایکدم گلشن کروں

جواب دادن هُد هُد

پس کہا ہُد ہُد تکوں یوں مار لاف — نا ملیگا لاف سو سیمرغ قاف
لاف دعوا عشق کا ہرگز نکر — عشق دونوں بات سو ہی دور تر
گر تجھے دولت مددگاری کرے — فضل اور توفیقِ رب یاری کرے
کھینچ آپس طرف تجھکوں لیجاے — انکلا خلوت میں اپنے بیٹھلاے
تب تیرا یو لاف دعویٰ خوش دِسے — بات تیری صادق آوے ہر کسے
جب تلگ اسکی نہیں تجھکوں کشش — تو کیا کوشش تو کیا اسکی روش

حکایت بخواب دیدن مریدی شیخ بایزید را بعد از وفات

چھوڑ گئے دُنیا کوں جسدن بایزید — خواب میں دیکھا انوں کوں ای مرید
بعد ازاں پوچھا کہ ای پیرِ کبیر — کیا تمھارے سو کہے منکر نکیر
شیخ بولے جب مجھے او نامدار — کون ہی پوچھے تیرا پروردگار
میں کہا تو مت کرو مجھ سو سوال — ہی عجب میرا تمھارا قیل و قال

جو کہوں میں سو خدا میرا ہی بس | تو سخن دسپا ہی چپ دل کا ہوس
جا او تم پوچھو خدا کو پھر کوں میں | جو مجھے بندہ سمجتا ہی کہ میں
جانتا ہی او مجھے گر بندہ کر | پس بندہ تحقیق ہوں میں نا مود
او جو بندیاں میں نہیں گنتا مجھے | پس کوا نا بندہ میں بنتا مجھے
جس بندے سو میں ہی خدا آشنا | او بندہ آپی کوا یا جب توں کیا
گرچہ میں ہوں بندگی سو میں خدا | لیک بندہ کر کے جا جب خدا
ای بندہ جب تجھ یہ او عاشق اچھے | عشق اسکا تب تجھے لائق اچھے
او اگر تجھکو کرے الستی یاد | ہی روا تجھکو جو ہو وشاد شاد
اصل میں اسکی کشش درکار ہی | نیں تو تو کوشش تیری بیکار ہی

حکایت درویش عاشق کہ با خود میگفت

عشق سو درویش کوئی تھا زار زار | دوستی میں اگ کے بس بیقرار
جل گیا تھا عشق کی آتش سو جان | سوز سو سینے کے جلتی تھی زبان
ہو رہا ہی جاو دل جل بل کباب | جو منے نا صبر نا طاقت نہ تاب
دکھ سو چھاتی پھوڑ اپنی زار زار | بات سو کتا چلیا تھا بیقرار
عشق سو جلتا ہی جیو جاں کیا کروں | اس اگن میں صبر سوزش کاں دھروں
پس کہا ہاتف نکو توں لاف مار | جب او لج کر کہوں تراہی خوار زار
نول اتھا درویش میں الجھا ہو یک | او الجھا ہی تجھ سوں ای عجب

کیا اچھونگا میں مجھے کیا ہی مجال | جو کروں اسکی محبت کا خیال
کیا کیا میں جو کیا سو او کیا | دل کوں میرے خوں کیا تو او کیا
ای گدا الجھا ہی او خود تجھ سنگات | تو الپس کا یکوں لیا تا ہی بات
کیا اچھیگا تو جو الیسے کام میں | لائیگا وسواس اپنے فام میں
عشق کب تیرے سوا او اپنا لگائے | صنع سوا اپنے او اپنا عشق لائے
بس ہی تو اور کیا ہی تیرا کاروبار | ہی جو کچھ سو صنع صانع کی بچار
لائیگا گر تو الپسکو درمیان | نا تیرا ایماں رہیگا نا تو جان

حکایت رفتن سلطان محمود بخانۂ مردی

ایکدن محمود سلطان کیں نگر | جاکے نکلا ایک بھٹر [illegible]
اٹھ کو بھٹر بھجو نجا تواضع سو شتاب | لا رکھا آگے خوشی سو نان و آب
بادشہ کھا کر ہوا محظوظ جیوں | وہ لگا ہی جھونکنے بھٹر بھاڑ کوں
پس کہا شہ نے کہ ای مسکیں گدا | کب تلک یوں بھاڑ جھونکیگا سدا
آ تجھے کرتا ہوں دولت سوں نہال | منگ جو کچھ منگتا ہی میرے [illegible]
پس کہا او کیا منگوں ای بادشاہ | بس ہی مجھ کوں جو تو آوے گاہ گاہ
دیکھنا تیرا مجھے دولت ہی بس | بھی کسی دولت کی نیں مجھکوں ہوس
بیٹھنا [illegible] تجھ سیتی اس کش بیت ایر | مسند و دولت سو مجھکو خوب تر
تو الپس دولت سے آیا میرے گھر | چھوڑ کر اس گھر کو جاؤں میں کدھر

گھر تو تیرا تجھ ہی جوں روشن ہوا — کس بپت اس گھر کا تجھے گلشن ہوا
کیا ر جھیگا اس تی او دولت زیاد — جو کیا دیدار سو تو تجھکو شاد
نیں ہی اب کچھ مجھ کو دولت کی طلب — تو ملیا مجھکو تو میں پایا ہوں سب
ملک و دولت سب میرا سو تو بچہ ہی — کیا اچھیگی مجھ سو بہتر کوئی شی
تو بچہ مجھکو بس ہی میرا بادشاہ — لیکن آتا جا یہیں تو گاہ گاہ
عشق اسکا مجھکو ای درویش بس — بھی نکو کس بات کا کر کچھ ہوس

سوال سائل ہدہدہم

آٹ پر دسواں پنچھی آکر کہا — سب عمر تو میں رہیا میں رہا
میں کیا ہو بھیا نچہ حاصل سب کمال — بات چل مجھکو دستا ہی محال
معرفت جب بھیا نچہ مجھ حاصل اچھے — جب بھسکنا مجھکو لا یعقل اچھے
کون ہی جو اپنے گھر میں چھوڑ گنج — بیہودہ سو سے جنگل میں جا رنج

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای شیطاں صفت — جبو سنے تیرے ہی میں کچھ معرفت
تو خیال خام ہو رہتا غرور — معرفت کے قرب سوں یار ہا ہی دور
کبر رکھیا ہی نفس تجھکو زبردست — ہو رہا ہی دل ترا شیطاں پرست
تیں نے کے بند میں سنتا ہی تو — سرسے تک لگ جھند میں اکر ہا ہی تو
معرفت کا نور میں بہتا رہی — وحدت میں ہی تو خود کا بار ہی

جوں رات کو نہر اور روزن
فیض ہے چراغ روشن
جب جھلک سو جوت بھا او
ہر جوت انپی جوا بھلاوے

ذوق تیرا ہی تجھے محض خیال
تو جو کچھ کہتا ہی سب سو محال

روشنی نیں یو تجھے انکار ہے
بسکہ تیرا نفس تجھ سوں یار ہے

نفس کے ہی نور کا تجھ پر جھلک
تس ستی ہے انیں پر تیرے چمک

کر نکو نور بخش پر تو غرور
ذرہ ذرہ نیں تجھایا ہی تو سور

نور اگر یو نفس دکھلاوے تجھے
تب ضلالت میں لجا بھاوے تجھے

جب لگ تجھکو ہی تیرا میں پنا
ہی جرا پڑا نکو سمجھو بھنا

انکھ میں یکبال اگر آتا ہی آڑ
او سنو آتا ہی نظر میں جیوں پہاڑ

تیں ہے کی حاجب غفلت نکل
تب حقیقت دیکھے آو نگی سگل

مار تیرا ہستی کا دم منسم
نیستی ہے تو نہیں ہستی سو غم

ایک ذرہ تجھکو ہستی ہووے تو
کافری ہو ثبت پر ہستی ہووے تو

کر کیا تو ہستی اپی آشکار
لک کرگیا سر زنش سو روزگار

حکایت تعین شدن حال شیخ ابوبکر نیشاپوری رحمۃ اللہ

شیخ نیشاپور بو بکر ایکبار
سب مریداں ساتھ لیکر آئے بہار

آپ خر پر اور مریداں پیش و پس
باد بسیار بانسیں خرتی و لس

شیخ پر اس تی ہوا حال آشکار
بھار کرتے گرتی وہیں نعرہ مار

سب مریداں ہوئے آپس میں دنگ
شیخ کی حالت سو دلمیں لائے ننگ

ایک مرید اگر کیا تیں سوال
کیا سب پیدا ہوا حضرت یہ حال

ایک جھلک تیرا ہی ایک تیرا ہی
ایک میں تیرا ایک تیرا ہی
ایک جوت او سب پیچ ایس
جھلکاں ستی چوپر چوپر وس

یوں بی نور الصمدی الکریم
اس ایک الکریم واں ہالکریم
اس ذات میں جو ایس جھلا وے
کامل انسان ایس کہلاوے

شیخ بولے ای عزیزاں کیا کہوں / نفس کا ہی زور تیرے پر اچھوں

جیوں ہوا اس حجرے میں پا در رکاب / سات میرے ہو چلے سب شیخ و شاب

خطرہ آیا جب مجھے اس طور کا / جو ہو میں بھی بایزید اس دور کا

آج اگر ہی اسو منع مجھکو نشان / نیں عجب جو حشر میں پاوں امان

پس دیا خضر نے جواب اسکا مگر / یعنے ہی تو فکر تیری گوز خر

اس سخن سوں دلمنے آتش پڑی / بیخودی کے حال کی مستی چڑی

جب تلگ تجھکو منی ہی اور غرور / تو حقیقت سوں پڑیا ہی دور دور

نیں نیے کوں چھوڑ مغروری کوں جال / راہ کے دنداں سے آپس کوں سنبھال

طبع میں تیرے غروری ہی اگر / تو ہمو تیرا ہی فرعون دگر

جب تلگ باقی ہی تیرے میں منی / آفتاں سوں نیں ہی تجھکو ایمنی

نیں تمکو کہہ میں بنیا نیں کچھ بھلا / حکم نے ابلیس الیس کوں مت کلا

خطاب حق تعالی باموسی علیہ السلام

حق تعالی نے کہا موسی سنگات / جا کے تو ابلیس سوں کچھ پوچھ بات

پس ملیا ابلیس کوں موسی کنیں / بعد ازاں ہنسکے انیے موسی لنے وئیں

ان کہا تو یاد رکھ اتنا بچن / کر تمکو ہرگز منی میرے نمن

نیں تو ہوئیگا تو بھی میرے سار کا / میں نیے سو رانده اس درگاه کا

بال بھر گر تجھکو باقی ہی منی / حق میں تیرے ہی او ڈوگر سوں کھنی

نکام مرداں کوں ہے ناکامی سے | ناسرانجامی سے سرانجامی سے
خود نمائی اور خود بینی تجھے | تو سخن ہے دشمن دینی تجھے

حکایت عابدی کہ بس را دوست میداشت

عابد یک تھا حضرت موسی کے عہد | تھا عبادت میں جسے نس دن جہد
لیکن اسکوں تھا براداری سوں پیار | نت رکھے لنگوٹی سوداری سنوار
از قضا دیکھا اُنے موسی کوں کیں | دوڑ کر نزدیک آیا اُنکے وَیں
پس لگا کہنے کوں ای سالار طور | عرض یک میری خدا سوں کر ضرور
جب منیں کرتا ہوں طاعت روز و شب | ذوق نیں حاصل مجھے سوں کیا سبب
بعد ازاں موسی گئے جیوں طور پر | حال عابد کا کہے رب سوں مگر
پس کہا حق نے کہ تو اسکوں جا | ذوق عبادت کا کہاں تو پایگا
ذوق ہے تجکوں جو داڑی کے سنگات | جو پھراتا ہے لنگوٹی سوا پنے ہات
جیوں دئے عابد کوں لیا موسی جواب | تو چپے داڑی لگا عابد شتاب
پھر کے بھیجا حق موسی کوں خدا | شغل سوداڑی کے نیں عابد جدا
ای رہیا ہے تو جو داڑی میں الجھ | نیں اس دریا خوں کا تجھ سمجھ
چھوڑ دے تنگی سوداڑی کا خیال | شوق سوں جا دیکھ دریاے کمال
گر تو اس داڑی سوں ترتی جائیگا | ناںجہ کر دریا سوں کر آئیگا

حکایت عزیمت مردی درویش در آمد در آب

ایک احمق جسکوں تھی داڑی بڑی
نیر میں قربہ لگا او جس گھڑی

دیکھ کر کوئی دور سو بولیا ضرور
پھار ست لیٔ تو برا گردن سو دور

پس کہا اُسنے کہ ای پاکیزہ خو
تو برا نیں ہے میری داڑی ہے لو

پس کہا اُس مردنے ہسکر مگر
گر تو داڑی ہے تو جا آب ڈوب کر

ای جو تجھکوں شرم داڑی کی نہیں
ذات تیری ایک کاڑی کی نہیں

دل میں جب لگ نفس ہور شیطان ہے
تجھکو او فرعون ہور ہامان ہے

گر تجھے موسیٰ نمن ہے نور تاب
جا پکڑ فرعون کی داڑی شتاب

سک نکو فرعون کا کچھ دلمیں دھر
جھوڑ کر داڑی سو داڑی جنگ کر

گر نکو داڑی کی پروا ای عزیز
گر تجھے ہے دین کی فکر و تمیز

دین کی مارگ میں ہے فرزانہ او
جو رکھے تا ریش خاطر شانہ او

سوال سائل نوزدهم

پس کیا انیسواں پنچھی سوال
کیوں سفر میں جو رکھنا جاوے خو سنبھال

رہنمائی کر مجھے اسباب کی
تا ہمت ہو مجھکو تیری سات کی

بول ایسی بات مجھکو بالضرور
جس سے آسان ہووے مجھ یہ راہ دور

دلکو دیوں کس بات سوں جمعیت
تا کہ ہووے تفرقے سوں امنیت

جواب دادن هدهد

پس کہا ہد ہد کہ دلکوں شاد رکھ
طبع کوں وسواس لی آزاد رکھ

یاد سوں حق کی رکھے جیو کوں شاد
جو لسبر جاوے تو کر پھر اسکوں یاد

شادی جاوید دیروان آتی ہے
زندگی کا چرخ گرداں آتی ہے

تو بھی اس کی یاد سوں دائم زندہ رہ
شہ قبیلا جیوں آسماں گرندہ رہ

کیا اچھیگا اسی بہتر اے فلاں
ہوئیگا یکدم تو جنتی شادماں

حکایت وعظ گفتن عزیزی بخلق

یک کہا یک خوب کوئی صاحب نفس
شاد ہوے ہیں یاد سوں ستر برس

جو مجھے سب سار کا ہیگا دھنی
پاک مطلق نام جسکا ہے غنی

تجھکوں ہے غفلت کی سر پہ جھول ہے
خلق کے عصیاں میں مشغول ہے

کب تجھے یاد آوئیگا یہ دردگار
تا خوشی سوں تجھکوں گذرے روزگار

عیب سوں جگ کے اول آزاد ہو
پس خدا کے یاد سوں دل شاد ہو

جب تلک ہیں چشم تیرے عیب بیں
کس وضع تو ہوسکیگا غیب بیں

عیب بیں لوگاں کے تو ہے موشگاف
عیب کوں اپنے رکھا ہے کر غلاف

گر اپس کے عیب سوں مشغول ہوے
گرچہ تو معیوب ہے مقبول ہوے

حکایت

ہو گیا تھا مست کوئی پیکر شراب
کر لیا تھا حال کوں اپنے خراب

دیکھ کر مست اسے کوئی ہوشیار
باندھ مشکاں لے چلا اپس کے تھار

ناگہاں مست دگر آیا نظر
تر تراتا اور کرتا شور و شر

مست اول دیکھ کر اس مست کوں | طیش سوں لاکر ای بدمست تو
دو پیالے کم پیا اچھا اگر | تو بھی اچھا مجھ سر نکا باخبر
ہی بیگانے عیب پر تیرے نین | دیکھتا نئیں کیوں اپس عیباں کدن
عیب میں ہے تو علک عاشق نہیں | عاشقی کے کام کوں لائق نہیں
عشق سوں گر تجھکوں اچھتی کچھ خبر | دسکے آتے تجھکوں سب عیباں ہنر

حکایت عاشق شدن مردی برنی

کوئی جواں یک شیر صورت نامور | ناگہاں عاشق ہوا کس نار پر
از قضا اس نار کے ابرو تلار | یک برابر تھی سفیدی آشکار
تس سفیدی سوں جواں تھا بے خبر | گرچہ دائم دھن پو تھی اسکی نظر
عشق میں جن کوئی ہور رہتا ہے اس | کب نظر آتا ہے اسکوں عیب یار
بس کتیک دن کوں ہوا جب عشق سرد | رنج سوں پایا خلاصی شیر مرد
دسکے آئی او سفیدی نار کی | بعد ازاں پوچھا کہ ای دھن پیار کی
انکھ میں تیرے سفیدی آئی کب | ان کہی تیرا ہوا کم عشق جب
عشق میں تیرے ہوا نقصان جوں | عیب پیدا ہو کے آیا تجھکوں یوں
ای جو غفلت کا ہے تیرے دلمنیں شور | دیکھ اپس کے عیب ہے اثر و کور
عیب کوں لک خلق کے دیکھیگا توں | دیکھ اپس کے تو نچھا کر عیب کوں
عیب تیرے تجھکوں دس آونگے سب | عیب لوگاں کے نظر آوے تب

نکتہ

مارتا تھا محتسب مسلمت کوں
مفت کے کھا کھا کے سب حرام
مست تجھ سوں زیادہ تو دسے
مجھ پہ ناحق یوں زبردستی نکر

مست نے بولیا بدمست توں
تجھکوں مغروری کی مستی ہے تمام
نیں ولے مستی تری دستی کسے
مستی اپنی دیکھ بدمستی نکر

سوال سائل بیستم

بیسواں پنچھی کہا ای رہنما
فضل جب میرے پہ ہو درگاہ سوں
چیز واں جو کچھ بھلی ہوویگی سو

نیں اگر پہنچا تو مانگوں شہ سو کیا
نیں سمجھتا کیا منگوں میں شاہ سو
بول مجھکوں مانگوں میں اُستی او

جواب دادن ہدہد

یوں کہا ہدہد کہ ای نادان تجھ
کیا اچھیگی اُستی بہتر کوئی شی
جس نے او پایا تو پایا سب اُنے
جب او صاحب آشنا تیرا ہوا

او ملیا تو کیا رہا ارمان تجھ
دو جہاں کی آرزو سوں اوچ ہے
تو بھی جا منگ لے اُسے اُسکے کنے
تو سمجھ لے دو جہاں میرا ہوا

حکایت شیخ بو علی قلندر رحمہ اللہ

روز بازی بو علی مرتے سراں
جوگگن کے مجھ پہ کھولے ہیں کیواڑ

بات تو کیا خوب بولے ہیں فراں
بہشت میں مسند رکھے ہیں خوش سنوار

قدسیاں دھیں مجکوں یوں ندا | ٹیک ای عاشق حق ٹیک
شکر کر شادی گنا ای بو علی | جو نہیں پایا مکاں یوں کوئی ولی
گرچہ یو سب عطا ہی مجکوں ملے | جیو منیرا کس بات پر بھی نا ڈھلے
نیں تو بھی کس چیز سوں پر کم نہیں | یو عطا مجکوں تجھا تو غم نہیں
عشق سوں تیرے ہی جیو منیرا سرشت | میں نہ دوزخ مانگتا ہوں نا بہشت
نیں تجھے منگتا ہوں ای پروردگار | عشق سوں تیرے ہی منیرا کاروبار
تو اچھا منیرا تو سب کچھ ہی مجھے | دین ہور دنیا منے رچھ ہی مجھے
آرزو منیری جو کچھ کہ ہی سو توں | نیش ہی مطلب کفر سوں نا دین سوں
تجھ سوں مقصد ہی منیرا دونو جہاں | یو جہاں ہو نا نہ مجکوں او جہاں
جیو منیرا حاضر ہی لیو گے تو لے | مت کر اپنے سوں جدا مجکوں ولے

خطاب حضرت حق باداؤد علیہ السلام

حق کہا یوں حضرت داؤد سوں | جی منیرے بنداں کوں یوں جا بول تو
گر نہ دوزخ میں بناتا نا بہشت | بندگی منیری تھی کیا تما کوں زشت
گر نہ پیدا کر دکھاتا نار و نور | کیا پرستش نہ اتھا تما قصور
گر نہ اچھتا خوف منیرا یا رجا | کیا نہ لیاتے بندگی منیری بجا
ہی روا اسکوں جو سر بھیں دھریں پر | صدق سوں منیری پرستش سب کریں
بول بندوں کوں جو کھینچیں سب نہ بات | بندگی منیری کریں دل جان سات

ہی خو کچھ تو جگنے بن رے سوا — ذرہ ذرہ تو زر کر اسکو جلا
سب اسو سب جلنی کو ہو جاو بھسم — نار ہے اسمیں رتی کچھ بیش و کم
پس بھسم کو بھی ارادیو تمام — تا کہ حاصل ہوے قربت کا مقام
جس کو دیتا ہی بہشت و حور او — اسکو رکھتا ہی اپستی دور او

حکایت

او جو تھا محمود سلطاں کا ایاز — شاہ نے اسکو کیا جیوں سرفراز
بادشاہی تخت و افسر سب دیا — ملک و کشور لاو لشکر سب دیا
پس کہا جا تخت پر بیٹھ ای ایاز — ملک کو دے قول لشکر کو نواز
خلق عالم کا یوں دیکھ ہو رنگ — ہو رہے حیرت سو اپنے دل میں دنگ
پس لگے کرنے ایس میں آپ بات — نیں کیا کوئی شاہ یوں بندے سگات
لیکن اس ساعت ایاز ہوشیار — پھوٹ کر سینہ لگیا رونے کو زار
پس کہے لوگاں کہ دیوانہ ہی تو — یا ایس کی سد سو بیگانہ ہی تو
بادشاہی آئی ہی جب تجھکو یوں — شکر کر ہو شاد ادر روتا ہی کیوں
پس ایاز انکو دیا حاجواب — ہیں تمیں تو غافل ازراہ صواب
نیں سمجھتے تم کہ شاہ کامگار — مجھکو اپنے قرب سو کرتا ہی بہار
کام فرماتا ہی مجھکو بادشاہ — خور ہوں نیں دور مشغول سپاہ
نیں تو مطلق کسو فرمع راضی نہیں — جو مے سلطاں کہیں اقدیں کہیں

مجھکو تخت و تاج کو درکار ہیں
بادشاہی مجھکو جز دیدار نہیں

میں نہ سکتا ہوں اس بن یکنفس
بادشاہی کی نہیں ہرگز ہوس

سیکھ لے ای مرد طالب پاکباز
بندگی تو یہی جو کرتا تھا ایاز

جب تلک نہیں تجھکو یہ ہمت کمال
وصل کی دولت اچھے تجھ پہ محال

جنت و دوزخ پو ہی جب لک نظر
نیں تجھے اسبات کی ہرگز خبر

جب گذر کر جائیگا دونوں سوں تو
صبح دولت تجھکو دکھلا دینگی موں

مرد ہی تو چھوڑ دے دونو کو بھی
دل نکو رکھ اپنو بھی اور اپنو بھی

چھوڑ کر جو کوئی ہوا دونو سوں فرد
گر او عورت ہی کہینگے اسکو مرد

مناجات حضرت رابعہ بصری

رابعہ بولے کہ ای دانا راز
دشمناں کو یہ نہ دو دنیکر نواز

دوستاں کو آخرت سب دے تمام
میں تو ہوں بیزار دونو سوں مدام

نا دنیا نا آخرت ہونا مجھے
گر تو میرا ہی تو کیا ہونا مجھے

ہرگز اس دونوں سوں میں پرکم نہیں
تو اچھیا میں تو نہی کچھ غم نہیں

گر دو عالم پر کروں کوری نظر
جانتی ہوں اس نظر کو کفر کر

جسکو اور رب ہی تو سب کچھ ہی اسے
دو جہاں میں رونق وو کچھ ہی اسے

تب ہی رہنگا ہی جو کچھ اسکے سوا
کوئی گر جسکو بھی خاطر میں لاوے

حکایت ظفر یافتن سلطان محمود بر سومنات

شہر سورت پر جو شاہ غزنوی — جوں کہ پایا عیب فتح قوی

ہندوؤں کا بُت اتھا او سومنات — از قضا آیا گمر سلطان کے ہات

جمع ہو کر ہندواں آنے لگے — دس برابر بت کے زر دینے لگے

بادشاہ نے زر پہ نا رکھ کچھ نظر — بُت کوں فرمایا کہ ڈالیں پھوڑ کر

پس کہے لوگاں کہ زر لینا اتھا — لشکراں کوں بات کر دینا اتھا

شہ کہا مجھکوں کہ نو ڈر ہی برا — جو مجھے آ دو برابر لا کھرا

حشر میں آواز دیویگا سروش — جو او بت گرہی تو یہی بت فروش

بعد ازاں اسکوں سٹے جب پھوڑ کر — آنتہ من اُستی نکل آئے گوہر

تو بھی اپنے نفس کا بُت ای عزیز — پھوڑ ست گر ہی تجھے عقل و تمیز

جب تو اُس بُت کوں سٹیگا پھوڑ کر — نقد سیتی نکا تجھے گنج و گہر

جیوں سُنیا ہی تو جو آواز الست — مت بلی کہنے سو کر کوتاہ دست

جیوں اول سو تجھکوں اذا قرار ہی — اب تجھے کس بات سو انکار ہی

جیوں بندیا ہی عہد تو میثاق میں — مت لسر جا اسکوں رکھ کر طاق میں

قول پہ اپنے رہنا نا چار ہی — عہد پر کرنا وفا درکار ہی

جیوں اول کیتا ہی اقرارِ الست — کر کنکوں آخر کوں انکارِ الست

حکایتِ رفتن سلطان محمود غزنوی بجنگ ہند

جیوں کہ شاہ غزنوی کر قصد جنگ — ہند کوں لڑنے چلا ہندوؤں کے سنگ

حکایت

چیوں کھوند اوی دل میں آب ہی

جیوں باغ میں ہی باغ میں آب ہی

لالے کے من بیچ لگا دل داغ

ہی دل میں سوں اتہا جو نکہنا باغ

دھر باغ کی دل میں اسی کا نپی

کہ ابی تی نیک اتھا وو اپنی

ادمرد

دیکھ کر لشکر انوں کا بے شمار ۔ دل منے بولا کہ اے پروردگار

گر میں اس لشکر پہ پاتا ہوں ظفر ۔ جو غنیمت آئیگی لشکر سر بسر

سب لٹا دیونگا فقیراں کو تمام ۔ ایک جو آپس پہ سمجھونگا حرام

عاقبت کو فتح پایا شہریار ۔ ہاتھ میں آئی غنیمت بے شمار

جو کرے اسپر نظر حکمت شناس ۔ جس سکے نا ایک غنیمت پر قیاس

اس وضع بے حد غنیمت پا جیوں ۔ ہندواں سارے ہزیمت پا جیوں

شہ نے فرمایا کہ یو سب مال و زر ۔ تربت درویشاں کو دیویں بانٹ کر

تا کہ ہووے نذر کو میرے وفا ۔ نئیں زیاں اس بات میں غیر از نفا

پس کہے لوگاں کہ یو سب مال زر ۔ کیا کرینگے وہ گروہ بے خبر

یا سپہ کو دے جو آوے تیرے کام ۔ یا خزانے میں جتن کر رکھ تمام

شاہ نے یو بات سن حیراں رہا ۔ فکر و اندیشے میں سرگرداں رہا

از قضا لشکر میں یک دیوانہ تھا ۔ لیکن آپس ہوشیار لئی فرزانہ تھا

شاہ نے اسکو بلا کر دور سوں ۔ دل منے بولا کہ ای محمود توں

مصلحت کر اس دیوانے کے سنگات ۔ یو کہینگا بے غرض تو تجھ سوں بات

پس دیوانے کو بلا شاہ جہاں ۔ کھول کر اپنا کہا راز نہاں

تب کہا دیوانہ سن ای بادشاہ ۔ جیوں سنوارا کام تیرا یوں الٰہ

بار دیگر گر تجھے ہے اس تی کام ۔ بانٹ دے سارا فقیراں کو تمام

جسے تو نصرت دیا ہے تجھکو لج	اسکو بھی معلوم سب تیرا مزاج
بعد ازاں بھسوں نے اوپل سب	اگلی فقیراں کو دیا درحال تب

سوال سائل بیست ویکم

بعد ازاں آیا یچھی یکیسواں	ہور کہا ای پیشوائے رہرواں
کیا ہی لائق چیز اس درگاہ کے	جو لیجاویں نذر ہم اس شاہ کے
دست خالی نیں روا جانا وہاں	تحفہ لازم تر ہے نزدیک شہاں

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ تو تو لیا عجب	وہاں جو کچھ تیں ہے سو تو نہ لیجا
تو لیجاوے لگا تو بھسا سو وہاں ہے سب	زیرہ کرماں کو لیجانا کیا سبب
علم ہے واں حکمت و اسرار ہے	طاعت روحانیاں بسیار ہے
ہیں سو کیا بولوں تجھے میں اے فلاں	عاجزی ہے درد دل ہے سوز جاں
گر تو یو لیجاوے تو مقبول ہے	شہ کے لائق تحفہ یو مقبول ہے
گر کرے تو درد دل سو ایک آہ	بوے اسکی جائیگی تا پیشگاہ
خاص جاگا آہ کی ہے مغز جاں	پوست اسکا کیا ہی نفس بدگماں
بعد آوے آہ اگر جاگے سو خاص	زیرہ غم سو کر سینے میں خلاص

حکایت آمدن زلیخا بہت ضرب یوسف علیہ السلام

جب زلیخا تیں سو دعوے آئے	حضرت یوسف کو بندیخانے ڈالے

پس غلاماں سوں طلب کر یک غلام
حکم فرمائے کہ ای با اہتمام

جاکے لکڑیاں ماریو یوسف کوں بچا پاس
تا صدا آوے مجھے مانند طاس

تب وو بیچارہ غلام نرم دل
دیکھ یوسف کوں ہوا دل میں خجل

ناگہاں چمڑا کہیں آیا نظر
مارنے چمڑے کوں لاگا کھینچ کر

جب لگی لکڑی اتھے یوسف پکار
پھر زلیخا اسکوں بولے اور مار

پس کہا آخر کوں یوسف سوں غلام
میں تجھے کہتا ہوں سن ای نیکنام

گر نہ کھینچیگی زلیخا تجھ پو داغ
ہو ویگی منج پہ مطلق بد دماغ

ہاتھ اٹھا اور دل کوں کھٹ کر ایکبار
مارتا ہوں ایک لکڑی استوار

گرچہ ہے تجھ نازنیں تن پر زیان
لے ہے و بجھکو نشاں مجھکو امان

پس اچائے ہاتھ یوسف مبتلا
دیکھ اٹھا سا تو گگن میں کھلبلا

چھوں کر مارا کھینچ کر یک ہاتھ او
آہ یوسف نے کئے غمناک ہو

تب زلیخا نے کہے او آہ سن
بس کر اب اس آہ کے باشی ہو گگن

تب کہے ناچیز او آہ ناتمام
آہ نے اس بار کے کیتا ہے کام

گرچہ رونا نوحہ گر کا طور ہے
ہائی کا آہ کرنا اور ہے

گرچہ تیرے خلق کر سکتے غمیں
آہ یک ماتم زدے کا ہے نگیں

گر تجھے بھی دل منے کچھ درد ہے
سینے میں ہوتی من تو فرد ہے

عشق کی جس دل منے ہے تاب و تب
کب قرار اسکوں اچھیگا روز و شب

حکایت غلام متعبد و آقای او

ایک صاحب کو انتھا زکی غلام ۔۔۔ دھو ستیا تھا ہا تھہ دنیا سو تمام

رین ساری او غلام پاکباز ۔۔۔ صبح لگ کرتا اچھے دائم نماز

پس کہا صاحب کہ ای مرد خدا ۔۔۔ جب تو جاگیگا مجھے بھی دے جگا

جب وضو کرمیں کروں تجھہ سنگ نماز ۔۔۔ پس جواب اسکا دیا یوں پاکباز

نار جتے وقت پیریاں لگا جب ۔۔۔ دے جگا مجھکو کہے تو ہے عجب

ای دھنی گر تجھکو ہووے درد دین ۔۔۔ تو اپنی آپ جاگیگا یقین

جب جگاویگا تجھے تو اور کوئی ۔۔۔ او عبادت اسکی ہے تیری نہوی

جسکے دل میں دین کا کچھہ درد نیں ۔۔۔ سر پہ اسکے خاک بھا او مرد نیں

درد سو ہے اصل میں جسکی سرشت ۔۔۔ کچھ ہے اسکے اگے دوزخ بہشت

حکایت خبر دادن بو علی طوسی از حال دوزخ و بہشت

بو علی طوسی کہ پیر عہد تھے ۔۔۔ دین کے مارگ میں صاحب جہد تھے

جس مکاں پر او رکھے ہینگے قدم ۔۔۔ واں ملک پہنچا اچھیگا کوئی کم

او کیے ہیں ذکر یوں اسباب کا ۔۔۔ حال میں اپنے بیاں عرصات کا

جو صباں سب اہل دوزخ زار زار ۔۔۔ اہل جنت سو پوچھینگے آشکار

کیا تمھارا حال ہے جنت منے ۔۔۔ کیا خوشی ہے کیوں ہیں تم راحت منے

تب کہینگے اہل جنت اسو ضع ۔۔۔ نیں ہے اب جنت میں خوبی کس وضع

جب سو دیکھے ہیں جمالِ لایزال — نا دسے جنت میں کچھ خوبی کمال

جب نظر آیا جمالِ نامدار — پڑ گیا تب سات جنت پر اندھار

روشنی سوا او جمالِ جانفشان — نا دکھیگا نام کس کا نانشان

اہلِ جنت یوں کہینگے جب جناب — اہلِ جنت پھر کے دینگے جواب

ای تمیں جنت سو بے پروا گروہ — دیکھ کر اسکا جمالِ باشکوہ

ہیں ہمیں تو اگ میں سرتا قدم — دیکھتے ہیں رات دن رنج و الم

یک نظر ہم دیکھ کر اسکا جھلک — بے خبر ہو گئے ہیں حسرت میں اچک

دل منے ہی اگ حسرت کی ہنوز — اگ سو دوزخ کے منیں ہی اسکو سوز

اگ حسرت کی جہاں ہی کارگر — اگ سو دوزخ کے وہاں کاں اثر

جس کو اس درد کی حسرت اچھے — کب اسے اس اگ سو غیرت اچھے

زخمِ دل کو آہ حسرت ہی ضرور — رنج کی لذت کو راحت ہی ضرور

گر تجھے اس ٹھار دل مجروح ہی — محرمِ اسرارِ ذوقِ روح ہی

گر ترا زخمی ہی دل تو دم نہ مار — داغِ حسرت زخم پر کر استوار

سوالِ سائل بیست و دوم

بس کیا با و بیسواں پنچھی سوال — بات کی سختی تو دیسی ہی محال

بول اتا ہما تو ای دانائے راہ — یہاں سو کئے فرسنگ ہی درگاہ

جواب دادن ہدہد

بس کہا ہدہد نے اس پنچھی سنگات	گر تو پوچھے راہ میں وادی ہیں سات
ہیں وے معلوم فرشتگاں کسے	جی نکو کوئی وہاں جا پھر کے آتا دسے
جن گیا ہے سو رہا ہے واں اٹک	نہیں آیا جو کوئی پوچھیں تھک
ہے اول وادی طلب کی سخت تر	عشق کی وادی ہے دوسری پر خطر
معرفت کی تیسری وادی ہے جان	چوتھی استغنا کی وادی ہے سو جان
پانچویں توحید کی وادی ہے پاک	ہے چھٹی حیرت کی وادی خوفناک
ساتویں ہے وادی فقر و فنا	اسکے آگے راہ میں سو کیا کنا
واں کشش بن نا رہے کو روش	گم ہے سب ورد راہ بنش الا کشش

بیان وادی اوّل در حقیقت طلب

جب تو وادی میں طلب کے آئیگا	دمبدم ہر ہر قدم دکھ پائیگا
ہر گھڑی پیش آئیگے سو سو بلا	آسماں اس سوز کا ہے یک چھلا
کام ہے کوشش سو یہاں سب سر بسر	رہ سدا کوشش منے ساری عمر
مال کا یاں ترک کرنا ہے ضرور	ملک اس پر کا چھوڑ جانا ہے ضرور
خاک کو پانی کرکے دکھلانا ہے یاں	جیو کو رنج و درد میں بہانا ہے یاں
سب علائق سو اس کے دل کو توڑ	جس پہ تیرا پیارا ہے دے اسکو چھوڑ
جب گنوا دیگا اس کے سب صفات	تب کہیں دس آئیگا او نور ذات
ہووینگا جب دل میں او نور آشکار	یک طلب سو ہووینگی تس کو ہزار

گر اگن کا گھاٹ تیرے آئے آڑ | یا بلا کا آئے تجھ پر پہاڑ
جا پڑیگا تو سو پروانے نمن | شوق سوں جیکا دیوانے نمن
محو مشتاقی سے ہو جائیگا | جرعۂ ساقی پاس منگنے آئیگا
شوق سوں جب ہوئیگا تو جرعہ نوش | نا رہیگا دو جہاں کا تجھ کو ہوش
غرق دریا میں رہیگا خشک لب | ستر جاناں کو کریگا جب طلب
جب ترا جیو آرزو سر کی کرے | اڑ و نا جاں سے ستاں سوں نا ڈرے
کفر اور لعنت اگر در پیش آئے | سر پہ لینویگا جو کئیں بھی بات آئے
ہات سیتی پر کہاں ہی کفر و دین | واں تو نا اوہی نہ تو ہی ای امین

اشارۂ عمر عثمان در سجود ملائک با آدم علیہ السلام

عمر بن عثمان کہے میں تجھے رفیق | یوں لکھے ہیں گنجنامہ اس طریق
جو سنگیا سے بدل حق جان یاں | قالب آدم کو جو تھا آب و خاک
پس کہا یوں جو بھرو تن بھتر | جو نہوے اس تی فرشتیاں پر خبر
حکم فرمایا فرشتیاں کو تمام | تا کریں آدم کو سجدہ والسلام
پس فرشتے سب ہو سر زمیں | اس سبب او سر کو کوئی دکھا نہیں
تو جو تھا ابلیس لا یا دل منے یوں | یاں تو کوئی نیں دکھتا سجدے کو جیوں
نیں کرنا آدم کو سجدہ کیا سبب | کیونہ دیکھو سر حق انکھا سو اب
جانتا ہوں میں کہ آدم خاک نیں | او سو الحق غیر تیر پاک نیں

سر کوں میں دیکھوں برے اوبی سنو کیا | گر خدا کاٹے میرے سر کوں تو کیا

جو تھا ابلیس کا سر خاک پر | تہ مثلا کوں تجھیا کہے نظر

پس کہا حق نے کہ ای جاسوس ترا | تو کیا ہے سترِ مولا پر نگاہ

گنج پنہاں تھا سو تو دیکھا عیان | تجھکوں روتا نیولے در جہان

بادشاہاں گنج جب کہتے نہیں کیں | ہار سنتے ہیں دکھن ہاراں کتیں

پس کہا ابلیس دے مہلت مجھے | جو کیا ہوں لئی عبادت میں تجھے

تب کہا حق تجھکوں مہلت دئی ولے | طوقِ لعنت بھاؤنگا تیرے گلے

جو کیا ہے اس وضع بد طینتی | نام تیرا آج سے ہی لعنتی

تب کہا ابلیس ای پروردگار | گر جو کچھ کرتا ہی تیرا اختیار

لعن بھی تیری ہی اور رحمت تیری | تو جو دے مجھکوں سو جو قسمت میری

مجھکوں سو لعنت سو تریاک ہیں | زہر بھی ہو تا کہ سب تریاک ہیں

بھاتے ہیں خلق جس لعنت سو سب | ہیں اُسے لیتا ہوں سر پر با ادب

رنجِ عالم کوں کیا ہوں میں قبول | پس بندہ ہیں لعنتی ہوں ہیں فضول

آدمی کوں اس وضع ہونا طلب | ہیں تو دعوی سر جھکا ہی شب

تو اگر ڈھونڈتا ہی اودیا تا نہیں | کیا او کم ہی کہ طلب ہی تجھ لقت

حکایت زنار بستن حضرت شبلی در حالت نزاع

جیوں کہ مرتے وقت شبلی بیقرار | مو نجھے کر چاک دل سو بد انتظار

جا نوا اپنے گلے میں ڈال کر
خاک پر لٹکے اچھے ہو کر بے خبر

اشک سو سب خاک تر کرتے اچھے
خاک لے کب سیلیں پر کرتے اچھے

کوئی پوچھا شیخ اس حالت منے
جا نوا ڈالا ہے کوئی دنیا منے

شیخ بولے کیا کہوں جلتا ہے جان
آگ سو غیرت کے باطن میں نہان

جب کہیا ابلیس کوں حق لعنتی
حرف یا کا اس منے ہے نسبتی

مجھکوں اس نسبت سو غیرت ہے تمام
آگ میں جلتا ہوں میں استی مدام

لفظ لعنت گرچہ ہے محض غضب
حرف میں یا کے لطیفہ ہے عجب

طالب صادق نہیں تو ای عزیز
سنگ و گوہر میں اگر ہے کچھ تمیز

گر تجھے پیارا ہے گوہر سنگ زرد
صدق دعوے میں طلب کے پانے گرد

سنگ و گوہر کر سمجھنا ہے خطا
او جو کچھ بخشے سو ہے محض عطا

گر تجھے معشوق مارے لے پتھر
خوب ہے استی جو کوئی دیوے گہر

مرد کوں ہونا طلب اور انتظار
نا کرے جیو دم بدم رہ پر نثار

نا رہے یکیں طلب کوں چھوڑ کر
نا رکھے آسودگی پر کب نظر

انک تن ہووے طلب سو گر جدا
ہے اور مرتد ہیں اسے راہ ہدا

نکتہ

از قضا کوئی بات میں صاحب نگاہ
جھاڑتے مجنوں کوں دیکھا خاک راہ

پس کہا ڈھونڈتا ہے کیا مجنوں یہاں
او کہا ڈھونڈتا ہوں میں لیلی کوں یہاں

بس کو تو لیا کیوں تو ہوتا ہے ہلاک | خاک میں کاں پائیگا اوڈر پاک
یس کہا مجنوں کہ ڈھنڈتا ہوں مگر | کیں تو بھی مجھکو ملے لیلی کگر

اشارت امام زمان یوسف ہمدان رحمة اللہ علیہ

یوسف ہمدان امام روزگار | صاحب اسرار و شیخ نامدار
کیا کہے ہیں جو زمیں سوتا گگن | گر تو دیکھے کھول کر اپنے نین
ہی سچا ہر ذرہ یعقوب دگر | پوچھتا ہے یوسف اپنے کی خبر
دردا چھا مرد کو اور انتظار | صرف ان دونوں میں کر یا روزگار
گر نہیں دونوں بھی تجھکو تو بھی توں | ڈھونڈتا رہ شوق سے اسرار کوں
صبر لازم ہے طلب میں مرد کوں | کاں ہے لیکن صبر اہل درد کوں
صبر کرنا ہے تجھے یہاں خواہ مخواہ | پائیگا کیں سو تبھی یک روز راہ
جیوں کہ ماگے بیت میں تا بیچا | لہو البیس کا آپ پیتا ہے کچا
تو بھی باطنیں ایس کے رہ وہیں | خون دل کھا رنج و غم سب وہیں
سالکوں کا دائم ہے منزل مقام | کیا جانے سو نہیں کب انکو کام
تو بھی لہو پی صبر کر مرداں نمن | تا کہ حاصل ہو وے مطلب لے سخن

حکایت سلطان محمود و خاک بیز

تس کو کیں جاتا تھا محمود تیز | بات میں آیا نظر یک خاک بیز
جو کیا تھا جا بجا مانی کے گنج | کسب میں مشغول تھا با سعی و رنج

شاہ کے دل میں جو کچھ آیا خیال	چپ چلیا ماٹی میں باز و بند ڈال
شہ جو آیا پھر کے واں بار دگر	جیوں اٹھا تیوں خاک پیر آیا نظر
پس کہا ای خاک پیر ہوا لہو و لعب	کل جو تو پایا ہی سو نیں تجھ کو بس
کیا سبب بھی کھینچتا ہے درد و رنج	سات پیری کو تیرے بس ہی او گنج
پس کہا او خاک پیر ای بادشاہ	خاک سو پایا ہوں میں اقبال و جاہ
خاک ہے مجھکو کیا ہے سرفراز	خاک سوں میں کیوں رہوں ہو بے نیاز
خاک سو ہے آس میری روز و شب	خاک سو پایا ہوں میں اپنی طلب
مرد ہو رہ تا کہ تو در ہووے باز	مت چھپا سر تا کہ ہووے سرفراز
تو طلب میں رہ سدا ای مستمند	بند نیں دروازہ تو ہیں نیں بند

نکتہ

بولتا تھا کوئی بے خود ای الہ	کھول دے دروازہ اور دے مجھکو راہ
رابعہ وہاں تھے سو خوش بولے مگر	بند تھا دروازہ کب ای بے خبر
ہے تو در دروازہ کھلا لیکن تو آ	منگ لے کیا منگتا ہی سو تو ای گدا

وادی دوم در حقیقت عشق

بعد ازاں ہے عشق کی وادی کٹھن	اسکو طے کرتا ہی جو وہاں لگ جا ہے
آگ کے سمدور ہور غم کے پہاڑ	درمیاں آتے ہیں کئی کئی ٹھار ٹھار
عاقبت اندیش کا وہاں کام نیں	ایک تل جیو کو وہاں آرام نیں

جا دے دھا لک چلکے او مرد ہنگ — جسکو عالم کا نچھے کچھ نام و ننگ

او نجانے کفر کیا اور کیا ہے دین — او نہ شک سمجھے نہ پہچانے یقین

جیوں پتے اتر کر اگنمیں جوں ستی — نا رکھے کچھ جیو کی پروا ایک رتی

نیک اور بد سب اسے یکساں اچھے — عشق جب آ دے تو یہ او کاں اچھے

کھیلتا ہے عشق کا جو کوئی قمار — نقد ہستی ایکدم دیتا ہے ہار

عشق آتش عقل سو جیوں دود ہے — عشق اگے عقل سب نابود ہے

عقل مایہ عشق کے شود میں کھووے — عشق کا کام عقل سو ہرگز نہووے

عقل کی ہستی کو جب لگ نا جلاے — عشق کے غم سو خلاصی کیوں کہ پاے

جو ہر تن کو کیا لگ نیں عیار — تو مفرح دلکشا کیوں ہووے تیار

دیکھ اصل عشق کیا ہے ای گدا — گر دیا ہے غیب میں انکھیاں خدا

پات پات اسکی ایس ہستی منے — کیوں نجھکے ہیں دیکھ سرستی منے

غیب کے انکھیاں جو تجھ باز ہوئیں — ذرہ ذرہ سب تجھے ہمراز ہوئیں

عقل کے انکھیاں سو دیکھیگا اگر — نا دسیگا عشق تجھکو بال بھر

عشق کو در کار ہے یہاں مرد کار — نا رکھے دل کو ایسکے استوار

نا تو مرد کار نا عاشق اچھے — عاشقی کو کس وضع لائق اچھے

زندہ دل کو کام ہے یو سازوار — نا کریں ہر دم ایس کا جیو نثار

حکایت معشوق و عاشق و سوختن هر دو

حکایت

یک رند فقیر

ہی دکھن میں قصبہ یک لوسا لگر — جو ندی گنگا سو ہی نزدیک تر
وہاں سنہارے اتھے دو شخص کوئی — خوب سیرت پاک خصلت نیک خوئی
ایک کو بیٹا اتھا روشن گہر — ایک کو بیٹی سندر تھی جیو خیدر
از قضا کھنوادگی کے سن منے — تو بیچے ہردو سس تھے ملاں کنے
ناگہاں لگ کر گئی دونوں میں پیت — بیت جاکر عاشقی کی آئی ریت
عاشق جانی ہوے انکس کے ایک — یار پنہانی ہوے انکیس ایک
غل کیا اسباب نے جو ناگہاں — تو بے پائے کیں سندر کے باپ وہاں
تنک سو دونوں میں لیا ڈالے حجاب — پس ہوے حسرت سو دونوں جل کباب
جب یو جانی سدھیں آئی اپنے بد — کیں کئے ماں باپ اسکو نامزد
تا کتنیک دن بعد مانند بیاہ و کاج — ہو گئی دل میں سندر آتش مزاج
آگ حسرت کی اٹھی دل میں بھڑک — دل جگر جلنے لگیا غم سو ترک
پس کہی دلکو کہ ای دل کیا علاج — نئیں خلاصی مجھکو جیو دنئے کے باج
کس سو ضیع وعدہ نبھاؤں یار کا — کیوں رکھوں خاطر الیس دلدار کا
ای فلک اسے کیا جفا کیا جور ہی — تم سے کیتا تو ستم کا طور ہی
تو سنو اپنے دلمنے یوں زار زار — لوگ سب شادی منے تھے کامگار
جمع لی باں گھر منے اودھار مرد — شاد خوش بیٹھے اتھے سب فرد فرد
جا بجا سندر بچھاے تھے تمام — چار دنگان سو پکائے تھے طعام

تب تلک گشت سے شہ پھیر کر
آکے پہنچا دھوم سوں بستر کے گھر

لوگ نوشہ کے اگے تھے پیشوا
چھوڑ کر بستر کوں بیاں ہو جدا

کوئی رہا نئیں اس منجے خانے مجھار
تب سمجھ کر وقت فرصت او نگار

کوٹھری کا قفل سو در بند کر
پس کہی دل سوں کہ ای دل کیا خبر

وقت ہمت کا ہے ہمت کر اتال
کر مددگاری مجھے اور لے سنبھال

ای دل اب یہ جیو تجھے کیا کام آئے
جو بیگانہ تن کوں تیرے ہاتھ لائے

اِستی اگے زندگی میں نئیں نفا
حیف ہے عاشق کہے گر بے وفا

پس اپس کے تیل سوں کپڑے بھجی
آگ دیتی شمع کے نزدیک جا

ہو گئی یک پل منے جل بل کے خاک
غم سوں عالم ہو رہا سب دردناک

از قضا عاشق بھی اُس غلغل میں
تھا مگر اپنے پریشاں حال میں

دیکھ کر لیے کی دھکدھکی انگار
جا پڑیا یک آہ کر بے اختیار

ہو گیا یک پل منے یو بھی فنا
جا ملا دونوں آشنا سوں آشنا

عاشقاں تو یوں فدا کرتے ہیں جان
تو کہاں اور تجھ کوں یہ ہمت کہاں

حکایت عاشق شدن گدائی بر ایاز

کوئی گدا پیدا کیا عشق ایاز
ہو گیا ساری جہاں میں فاش راز

بھار آتا جب ایاز شہسوار
دوڑتا جاتا اگے یو خاکسار

جس طرف جاتا او گھوڑے کوں دوا
تس اگے ہوتا پو چوگاں کا بآ

کوں کہا محمود کوں جا کر کمر | ہی گدا عاشق ایاز خاص پر

دوسرے دن سو ہوا سلطان سوار | ساتھ اسکے پن ایاز کا مگار

سو گدا عاشق بھی ہمراہ ایاز | دوڑتا تھا خوش ہوا آگے پیشواز

بادشاہ نے جب کیا اس پر نظر | دیکھے آیا عاشق بے پا و سر

تہ چوگاں سٹر چوگاں کا تہ | دوڑتا تھا جوں کہ چوگاں کا تہ

پس بلا اسکوں کہا شہ ای رکیک | کیا تو ہونگو منگے میرا شریک

پس کہا درویش نے ای بادشاہ | عشق بازی کوں گدا کیا بادشاہ

بلکہ ہے عشق گدا استی زیاد | جو گدا سو عشق دھرتا ہے سواد

نیں ہے کچھ اس بات میں یکذرہ شک | مفلسی سو عشق پاتا ہے نمک

عشق تیرا تو اچھے دولت کے زور | عشق میرا رنج ہور محنت کے زور

وصل کا سامان حاصل ہے تجھے | کاں ہے ہجر و صبر و درد دل تجھے

چھوڑ دے تو وصل کا سب کروفر | ہجر میں آ صبر کر ہی مرد اگر

پس کہا شہ کیا سب دلبر کوں چھوڑ | گوے سو چوگاں کے چک رکھتا جوڑ

تب گدا بولیا کہ ای شاہ جہاں | گوئی بھی ہے مجھ سر یکسا گراں

میں بھی اور تو گوے بھی دونو جنے | ہیں ہمیشہ یار کے چوگاں کنے

اسکوں تیری مجھکوں اسکی ہے خبر | ہیں ہمیں اسکی تک گشتہ تر

لیکن اتنا فرق ہے بے گفت و گو | نعل بوس اسکے ترنگ کے گوئی ہو

اس نفس کوں عام و خاص جانے

اس تو کونہ ایک دو تجھا سے

اس یکت کوں نہ تجھے کہہ سکو گا

او دو دھو کے پچھیک کو گا

گرچہ ہیں تو ہیں بے یار و سر | ہے و لے مجھ رنج اُستی سخت تر

زخم چوگاں گرچہ تلی پر کھا گوے | مجھکو ہر دم زخم میرے جیو پہ ہوے

گوے کو ہے گرچہ زخماں بے قیاس | دو تا ہے بیت سو اس آس پاس

گوے کو تو ہے حضوری ہر گھڑی | و خوشی ہرگز مجھے نیں تو کبھی

گوے کو تو نغز نیں ہے تو وصل | لے گئی ہے گوے مجھ و گوے وصل

بعد ازاں شہ نے کہا سن ای گدا | ہے گدا او کوئی جو مفلس ہو سدا

گر تو مفلس ہے تو لا اُسکی دلیل | مفلسی کی کس وضع کیا ہے سبیل

پس گدا تو لیا کہ نیں مفلس نہیں | مفلسی کی صورت مجلس نہیں

جب تلگ یو جیو ہے تیرا تن منے | نیں ہوں صادق مخلصی کی فن منے

جب کروں گا جیو کو جاناں پر نثار | مفلسی کا ہو دیگا تب اعتبار

تو بھی ای محمود اب ہو جاں فشاں | جاں فشانی عاشقی کا ہے نشاں

بات اتنی کر کے او مفلس گدا | جیو کیا یک پل میں جاناں پر فدا

تو تماشا دیکھ کر محمود شاہ | دل منے لئی سا کیا افسوس و آہ

نیں جلگ تو کام پر نامرد کوں | جانتا ہے کیا وہ عشق و درد کوں

حکایت لیلی و مجنون

لوگ لیلی کے کہیں مجنوں کنیں | چھوڑتے تھے تا ایسی محلت میں کنیں

ایک دن جنگل میں جا کر تو ننگ | زینت دیے کالا دھگر سو رنگ

بعد ازاں اس پوست کوں تن پر سوار
ہو گیا وہ تن منیں سرگرم یار

پس کہا دھنگر کوں ای صاحب شرف
ٹک نک و تبار منیں مجھے لیلی طرف

تا مگر لیلی کوں دیکھوں دور سوں
لے ثواب اتنا خدا کے نور سوں

بعد ازاں دھنگر سخن یو سن لیا
جیوں کہا مجنوں نے اسکو یوں کیا

عاقبت مجنوں جو پہنچا جا کے وہاں
دور سوں لیلی کوں دیکھا ناگہاں

ہو گیا یکبارگی بے ہوش آپ
سب نکل جا رہا او ہوش و تاب

سو چکا پانی گیا سوں گذر
لے چلیا دھنگر ان کوں تانک گر

بھار لا چھکا جو تک سا کہ ... بیر
ہوش سو تھنڈا پڑا اسکا سر پر

پس لگیا بھرنے کوں مجنوں تنگ دھر
تب کہا کوئی دوست ای مجنوں بھر تنگ

تجھکوں جو پوشاک ہونا سو مجھے
تول دے در حال تا لا دیوں تجھے

تب کہا مجنوں کر ای غمخوار دوست
تیں مجھے پوشاک بہتر غیر پوست

پوست لا دے گر مجھے کوئی دوست ہے
اطلس و زربفت میرا پوست ہے

پوست سوں دیکھا جب ہیں دوست کوں
دوست رکھتا ہوں بہاتا سو پوست کوں

دل لے تیرے بھی گر عشق دوست
تو بھی مجنوں کے نمن جا ڈھوند پوست

پوست ہی لگ ڈھوندلے جا دوست کوں
موڑ جا تول کوں ہی پیدا پوست سوں

پوست بند کر موڑ پھر تنگ ای مرد مجھے
سب اترا دے ماسوی اللہ ہی ہو تجھے

حکایت مرد ی عرب و سو مین اور وہ بندان و وقت اپنا مسلمان آزمائش

پایا او پھر بہوت در دخت

دربیان ایسا سیر بیخودی و
دعوی منصور او انا الحق

کوئی عرب تھا سو ہندیں آ عرب — رسم ورہ وہاں کا دیسا اُسکو عجب
کیں بھرنگاں کی گیا مجلس منے — دیکھتا ہے تو نہیں کوئی کس منے
سب شرابی سب جواری داد گیر — سب ہوا تارے سب چھوڑے بے نظیر
پات پولیاں پات پر دھر جاتے جائیں — جو ادھر سو آئے سو اودھر اڑائیں
ہر کسی کے ہاتھ میں جام شراب — جا کتا اُنکے مزے کا ہور کباب
دیکھ اُنکو یو عرب شیدا ہوا — شوق اُنکے بزم کا پیدا ہوا
اور بھرنگاں بھی عرب کو دیکھ کر — مفت روزی غیب کی سمجھے مگر
سب لگے کہنے کو آجا ای نہنگ — ہو ہمارے ساتھ ملکر ایک رنگ
یہ عرب بھی جا ملیا اُنمیں وہیں — ستر پنہاں اُسکو سمجھا کچھ نہیں
انا دئے اُسکو بھی یک جام شراب — یو پیا سو ہو گیا مست و خراب
لے گئے یاراں جو کچھ تھا اُسکے پاس — نقد و زر اور تن پہ کا سارا لباس
جام دوسرا اونکے بھی دوسرا بھرنگ — ہانک دیتا گھر سو باہر ننگ دھڑنگ
آ گیا پھر کر عرب کوں یہ عرب — بھیک منگتا بھوک مرتا خشک لب
پوچھنے کو آئے لوگاں کیا ہوا — کاں گنوایا کس وضع اپنا ردا
کیا سب سو یوں گیا تو لوٹ کر — چور لے گئے یا لیا کوئی لوٹ کر
ہند کا جانا ہوا کیوں شوم تجھ — کیا دیسا واں کیا ہوا معلوم تجھ
یوں عرب کہنے لگا با درد و سوز — تن بھرنگاں میں گیا تھا اگر و ز

اور جن کو علم اور ہور نجدے
اور مال پو جن کو ہور بے
میں اُنکو کیا قبول اما
کچھ نہیں تجھ پو معقول

جب لگ جیو تو نہیں کیا جلوہ گری
اس جیو کو جل میں جیوں لگا ہے
تب لگ تو تو ذی کہاں کی
تا دھرت کا ہے آسمان کی

اوکہے آجا مجھے منیں ویں گیا — آستی آگے ہوش مجھکو نیں رہیا
کاں گیا او مال و زر کا او لباس — کچھ نہ تھا کس بات کا مجھکو قیاس
پس کہے لوگاں او کیسے ہیں بھرنگ — قول ہما جو ہمیں ہوئیں سکے دنگ
پس کہا دیکھو مجھے تم ای عزیز — تو بچہ ہی دیکل بھرنگاں کی تمیز
جسو ضع سو میں کھڑا ہوں ننگ دھڑنگ — تس وضع دیکھو تمیں سارے بھرنگ
تو بچہ آجا تو بھی اس مارگ منے — شوق اگر ہی تجھکو جو گ منے
رکھ قدم اس راہ میں مرداں ہمن — دے اتار کر جان و تن او مال و دھن
کھینچ کر جو کو یکر اسرار عشق — ہو کے جا کیجام سو سرشار عشق

حکایت عاشقی کہ معشوق خود را در مرض الموت قصد کشتن نمود

ایک کا معشوق مرتا تھا مگر — کوئی دیا عاشق کو اسکے جا خبر
لیکے دوڑ یا ترت خنجر آبدار — تا ستی دلبر کو اپنے ہاتھ مار
پس کہے لوگاں تو کیا کرتا ہی کام — او سو تک یک پل میں ہوتا ہی تمام
تو عبث جب سر پہ کیوں لیتا ہی خون — کوئی بھی ایسا کام کرتا ہی زبون
مارنا مردے کو کیا حاصل اچھے — جن کرے تو کام سو جاہل اچھے
جانتے نیں ہم کہ تو کرتا ہی کیا — مارنا مردے کو کہہ کیا ہی نفا
پس دیا عاشق نے یوں اسکا جواب — مارنا معشوق کا ہی مجھکو لاب
تا مجھے بھی مار دالیں لوگ یہاں — آتش دوزخ میں جلاویں مجھکو وہاں

ہے نذر کی اَسے اپنے دونی مجھے	جو کہیں معشوق کا حق لی مجھے
عاشقاں تو اسو صح جانباز ہوئیں	جو میں اپنے دو جہاں دا ز ہوئیں

حکایت حضرت ابراهیم خلیل الله علیه السلام وقت نزاع

جیوں خلیل اللہ کی آئی اجل	جیونہ عزرائیل کو دیتے ادل
پس کہے رب سو تمیں یوں جا کہو	جیو نہیں دیتا خلیل اللہ سو
تب کہا حق نے اگر توہی خلیل	کر خلیل اپنے پہ اپنا جیو سبیل
گر تو رکھتا ہے اس کا جیو دریغ	ہے یدے نزدیک میرے تیز تیغ
تا کہا کوئی آنکو ای شیخ جہان	کیوں نہ عزرائیل کو دیتے ہیں جان
عاشقاں ہوتے ہیں جانبازانِ راہ	تم سو کیوں رکھتے ہیں اپنا جیو نگاہ
جواب دیتے کیوں کرو ہیں ترک جان	یا نوں عزرائیل کا ہے درمیان
مجھکو اس آتش منے جب جبرئیل	آ کے پوچھے کیا ہے مطلب ای خلیل
تیں کیا میں آں طرف ہرگز نگاہ	تجھی نظر تیری بقربان آلہ
جب کیا تیں بات میں جبرئیل سوں	جیو میں کب دیتا ہوں عزرائیل کوں
جب تلک جواب نیں ملتا ہے رب	دوسرے کو جیو میں دیتا ہوں کب
او منگے جیو تو کریں عذر کیوں	ایک جیو کیا لاکھ جیو ہوے تو دیوں

بیان وادی سیوم در حقیقت معرفت

معرفت کی آئی وادی بعد ازاں	ہے نا جس کا نہایت سالکاں

بس کہ اس مارگ نیں ہیں بھانتیں بہت — سالکاں پر اترتیں آنتیں بہت

راہ اِنکیس کی نہ اِنکیس لطور ہے — سالک تن سالک جاں اور ہے

پس ہر اِنک سکوں ہر یک راہ میں ضرور — حد مقرر کسکوں نزدیک کسکوں دور

کیوں کہ چل سکتی ہے مکڑی ناتواں — یکقدم چل جائیگا ہاتی جہاں

زور سوں مچھر اُڑیگا کاں تلک — تند تر باز اچلیگا جاں تلک

سیر ہر یس کا اچھے اسکے قدر — اَنکیساں نیں ہے کمالِ اَنکیدھر

مختلف ہے اِنک سے انکیسکی سیر — یک روش پر اُتر سکے ناکوئی طیر

تب تفاوت معرفت میں ہے بہت — کوئی ڈھونڈے مسجد کو پوجے کوئی بت

جب حقیقت کے گگن کا آفتاب — معرفت کا خلق کوں دکھلائے تاب

تب موافق ہوویگا بینا ہر اِنک — راز اپنا پائیگا سینہ ہر اِنک

نا دسیگا اوکسے بے مغز و پوست — کچھ نظر نا آئے اسکوں غیر دوست

ہر طرف اسکوں دسیگا روئے یار — ذرہ ذرہ ہوئے اُسے آئینہ دار

صد ہزار اسرار اُسے زیر نقاب — دسکے آوینگے اسے جوں آفتاب

یوں سنوں جب ہوئے لاکھاں کا شمار — اِنک دو اسرار میں ہو مرد کار

ہوئے جن کوئی مرد کامل پاکباز — او کرے غواصی دریائے راز

اپنیگا اسرار کا جب تجھکوں ذوق — ہر گھڑی تجھ پر کھلینگا تازہ شوق

بیا سر اگر تجھکوں اچھنگی ہر کمال — صد ہزاراں لمحہ تجھے ہوویں حلال

غرق کر دریا عرفاں میں الیس
نیں تو سر پر خاک کھاجا بیٹھ بس

نیں اگر حاصل تجھے شادی کبھی
جا کے اپنے جیو پہ کر ماتم تبھی

نیں اگر تجھکو میسر وصل یار
ہجر کے ماتم سو دل کوں مار مار

نیں نظر آتا جمال یار اگر
چپ نکو رہ جا طلب اسرار کر

نیں طلب تو شرم رکھ دل کے مجھار
خر نمن کب لگ رہنگا بے مہار

حکایت سنگ شدن مردی در ملک چین

چین میں کوئی ہو گیا انساں کبھی
پس وہ روتا ہے الو لک نشاں کبھی

خواب میں دیتا ہے اسکے چک سو دل
بھو بیاں پہ ہو جاتے ہیں اوکن سنگ گل

اوکن سنگر ہاتھ ہا دل کے پر نیں
ختم لگ افسوس کے انجواں ڈھلیں

کیا ہے او انساں پھر کا نیز نیہ
علم ہے جا چین کوں کر لے تمیز

علم ہے جوں ہوا ہے سنگ سخت
سنگ سو بے ہمتاں کے انگ لخت

بس گرہی تا یک تو محنت سرا
علم سو جوہر ہے اُسمیں رہنما

علم کا جوہر اگر تجھ نہ آسے
رہنما اپنا تو اُس ظلمت میں پائے

یہ او گوہر ہے کہ اسکندر جسے
لیو کر ظلمت میں تو لیا ہر کسے

پس لیا کوئی اس گہر کوں کوئی نیں
جب نکل کر آئے ظلمت سو وہیں

او گہر دیں آئے آمر بے بہا
سب رہے کیدھر سو افسوس کھا

جن لیا تھا او گہر حسرت پیا
جو نہیں تھے کیوں نہیں لے آیا

دل سے نا لگے غم کھایا بہت — جن یا میں بھی بہت پایا بہت

جن لیا ہور نیں سو بھی دو نو جنے — ہنو وے اس گوہر کی پچھانے منے

ہے سکندر کے من ای راہ بر — تو سو اس ظلمت منے ای بے خبر

گر جن طبلے میں سینے کے نگاہ — لے گہر یو جو تجھے دکھلاے راہ

دو جہاں کا راہ بر پایا ہے تو — علم کا گوہر اگر پایا ہے تو

ناریگا یو جہاں نا او جہاں — جب تو بھار جائیگا چلکر وہاں

نیں ہے تن سو جاں جہاں سو تن جدا — او جہاں دو نو جہاں سو ہے جدا

وہاں تو انساں خاص کا جاگا اچھے — دو جہاں کے بھار او درگا اچھے

ہر نفس تو پائیگا سو بہانت راز — گر تو اپنے پا جا کے واں ای بے نیاز

ہے روا رو رو کی حسرت کھا توں — بھی اگر اس راہ سے رہ جا توں

تا طلب ہووے تجھے پیدا تمام — نس کو مت سو دن کو نکم کھا طعام

بھول جاوے دکھ رو تی خواب شب — گر طلب بھاں لگ جو گم ہووے طلب

حکایت عاشق کہ بر مزار خفتہ بود

اک عاشق تھا دیوانہ بے خبر — سو رہا تھا نیند میں یک گور پر

از قضا معشوق نکلیا جا کے وہاں — نیند میں عاشق کو دیکھا ناگہاں

بس ہمیں اب لگ اسکے بند کوں — باندھ کر جاتا رہا آ بند سوں

عاشق آشفتہ کردہ چشم دیکھی جو کھول — پائے خط ہوئے اسمیں یو بول

ای دیوانے اسوضع سوتا ہی کیا — اٹھ جو سوداگر ہی تو دوکاں پہ جا
ہور اگر زاہد ہی تو بیدار رہ — بندگی میں سب رین ہشیار رہ
بھی جو عاشق ہی تو آتا ہی عجب — نیند جگ میں عاشقاں کے آئے کب
مرد عاشق تو سدا بیدار اچھے — دن کو حیرت رات کو ہشیار اچھے
تجھکو نا یو ہی اوای مرد خام — لاف مت عشق کا تجھ پر حرام
عشق میں سونا تجھے گر سہل ہی — عاشقی کے کسب میں نا اہل ہی

حکایت چوکیداری عاشق کہ شہار ابرو نامی وہ بود

کوئی چوکیدار عاشق کیس ہوا — خواب ہور آرام سب ویں گم کیا
نیند سو ہو گئے بیگانے اسکے نین — گم ہوا دل سو نکل جا صبر و چین
شور سوں سب جگا و خلق کوں — پھاڑ لتو ے ناحق اپنے حلق کوں
ٹک نقارے پر لگا وجا ہم — ٹک اچاوے شور و غوغا کا الم
پس کہا کوئی شخص اُس بیخواب کوں — آشنا یکدم تمہی ہو خواب سوں
جاگتا ٹک ٹک جگا رات دن — ٹک لگوں یو رنج سوں سیکا کتمن
بعد ازاں عاشق دیا اُسکا جواب — کس صبح تیر بنین میں آئے خواب
اصل میں اول سو چوکیدار ہوں — تس پہ یک دلبر پہ عاشق زار ہوں
جس کو ایسا ڈک پڑے وہیں ہو جگا — کس وضع سکھ سوں کہو اُو سو سکا
مرد چوکیدار کوں تو خواب کا لا — عشق بن عاشق کے مکھ پر آب کا

مرد عاشق جون کہ چوکیدار ہووے | خواب اسکی نین کوں کب پایہ ہووے
جاگتا رہ تو بھی ای [illegible] یو نہیں | خواب عاشق کوں ذرہ لائق نہیں
پاسبانی دل کی کرتا رہ مدام | جو نزدیک دلکے ہے چوراں کا مقام
جب [illegible] تجھکو چو کدن | گوہر دلکوں بہت سا کر جتن
جب نگہبانی کریگا دل کی تو | معرفت اور عشق ہوئیگا آب سو
جسکوں اس مارگ مین درد دل اچھے | جاگنے سو معرفت حاصل اچھے
جسکے انکھاں سو اچھیگا خواب دور | او سو دل بیدار لیجاوے حضور
جوں کہ بیجواں سو دل بیدار ہووے | جاگنے رہنا تجھے درکار ہووے
کیا کہوں لیتا تجھے ای [illegible] خواب | بات میری تجھکو نین ہوتی ہی لاب
عاشقاں کوں نیند اپنی کھوئے ہیں | بس محبت کے متی ہو سوئے ہیں
عشق کی لذت کو ہی جن کامیاب | اسکوں ہی دو نو جہاں فتح باب

بیان وادی چہارم در حقیقت استغنائی

آئی استغنا کی وادی بعد ازاں | تا کیسے دعوای نامعانی وہاں
بے نیازی کا ہی واں [illegible] یون | جوں کہے تو اب اڑیگا نو گگن
واں کسیکے باج کچھ پر کم نہیں | گر اچھا تو اور نچھا تو غم نہیں
اڑ گئے بارے سو گر سب قوم عاد | کسکوں پرواہی وہاں اور کسکوں یاد
نوح کے طوفاں مین گر ڈوبا جہاں | کیا کمی ہوئی کیا بڑا ار کم وہاں

نو سو ہو لگا بے نیازی کا حباب　　کوئی ہوا نو کیا جیا تو کیا حساب

سات دریا یو تو ہیں اتنے گھنیر　　دھاں سو ہے ایک چہ بچے میں جو نیر

یو ستارے سات ہور سورج چندر　　ایک چنگاری ہے چقمق کی مگر

سات جنت کو نہیں دھاں کچھ وقار　　سات دوزخ سرد ہیں مانند گار

ہر نفس سو سو ہتی واں ای عجب　　ایک چیونٹی کی ہے روزی بے سبب

تا بھرے یوتا ایس کا ایک کوا　　جیت کرے سو قافلے تو ہے روا

ہو دیں کم استھار لاکھاں سو اگر　　تا ایک آدا تجھ سو ہووے بہرہ ور

جل گئے غم سو ہزاراں جب ملک　　تا لیا آدم کی صورت نے جھلک

صد ہزاراں تن چھوتے جب روح سو　　بن پڑے تب ایک کشتی نوح سو

صد ہزاراں خاک میں جب سر ہوے　　تا خلیل اللہ صاحب سر ہوے

صد ہزاراں جب طفلاں کٹے سبیں　　تا ہوے موسیٰ کلیم اللہ انیس

صد ہزاراں جب ہوے زنار بند　　تا ہوے سو مقصد عیسیٰ ارجمند

صد ہزاراں جان و دل تاراج آئے　　تا محمدؐ ایک شب معراج پائے

تا ہوے کو قدر ناجیتے کو یہاں　　کچھ تجھی کریا نکر کچھ ای فلاں

گر ہزاراں دل تو دیکھا ہے کباب　　سچ سمجھ لے جیوں کہ دیکھا ایک خواب

گر ہزاراں جیو سو خالی ہووے تن　　او سو اس دریا میں ہے شبنم من

بے نیازی کا جہاں نہیں حساب　　گرچہ ہووے دیکھاں سارا خراب

جھڈ پریس را انجم افلاک سات — جھاڑ سو سمجھو برایک جھڑ کے پات

گر عدم ہو جاوے دنیا چار دانگ — تو سمجھ چمٹی کی تو ٹی ایک ٹانگ

گر دو عالم ہو کے جاوے سب عدم — سنگریزہ جان ریگستان سو کم

نا رہے گر جن و انسان کا اثر — جان یک مہو نکا نہیں ہی بند گر

خاک میں مل جاوے گر یو سب جہان — پشم سو حیوان کے کمو کم پچھان

جزو کل گر ہو کے جاوے سب عدم — تو سمج لے گھانس کا یک پات کم

ہو کے جاوے کم اگر یو چرخ تند — سات دریا سے گیا گویا کہ بند

اشارت حضرت یوسف ہمدانی رحمہ اللہ

یوسف ہمداں کہ مرد راہ تھے — سینہ صاف و پاک دل آگاہ تھے

او کہے ہیں گر تو جاوے عرش لگ — پس اترآوے زمیں کے فرش لگ

تھا جو کچھ اور ہووئیگا خالی ہی جو — ذرہ ذرہ دیکھ لے ہر ایک شی

کیا ہی یو کل اہادریا کا بند ایک — خواہ آوے بد نظر میں خواہ نیک

سخت تر وادی ہی جو کچھ ہی سہل نئیں — سہل اگر سمجھا ہی تو پس اہل نئیں

گر ابل کر ہووے دریا خون دل — نئیں گھٹی ہی بات تیری یکمزل

گر چلے تو راہ میں ساری عمر — جان لے اول قدم ای بے خبر

ناکسے اس راہ کا پایاں دسے — ناکسے اس درد کا درماں دسے

سب عمر گر دو ڑتا تو جائیگا — ناامید بانگ جرس تا پائیگا

تو اسکو ہے سب کے بیچ کن
آنا تو نہ اس سیکوں کوں جون
رہے تے سو جگت سے کی ہزاراں
کتا ہے اوکر ہاریاراں

گر تو ماندہ ہو پڑنگا بات میں | ہوئیگا جیوں یک بھیر اس گھائیں
نا کھڑے رہتے نہ چلتے بنگ آئے | نا تو کچھ مرنے سونا جینے سو پائے
سخت مشکل آ پڑا ہے کام یہاں | سخت تر سب سوں ہے یہہ ... فلاں
پس نکو سختی سوں ... سیں جہات | رات دن مارگ میں اپنا سیں چھاڑ
کام سارے چھوڑ کر تو کام کر | کام میں تھوڑے بہت سوں ...
کام کرتا اچھ تو کچھ ہوا آئے سو | دیکھ لے سینوت کو کیا ہو رہا سو
ہر وضع رہ کام میں ای یار تو | خوب تر یا کار ہے بے کار ...
کام سوں ست بے خبر ہو رہ ندان | جن لگوں حاصل تجھے ہوئے پیچھان
جب تلک تو کام کوں جانا نہیں | کیا تجھے حاصل جو پیچھانا نہیں
بے نیازی دیکھتا رہ یہاں جنم | خواہ خوش ہو خواہ رکھے دل میں غم
برق استغنا پڑے جب کڑک | جل اٹھے سو سو جہاں ...
تو نکو اس برق کا کچھ دل میں دھاک | یک جہاں جل کر گیا تو کیا ہے باک

تمثیل

جب نجومی یا ترا کرنے سنگے | خاک تختے پر بچھارا کھے اگے
پس کرے وہاں نقش دھرتی ای فلک | چاند ہور سورج ستارے یک بیک
بعد ازاں اپسیر لکھے بارا برج | کیں ستاریاں کا نزول وکیں عروج
کیں نحوست کیں سعادت لک دکھائے | موت کا گھر کیں جنم کا گھر بنائے

اس سب نے سوں کچھ عجب ہے
اس سب نے سوں نیستم ہے
اس سب ... مقبول
... دل خلاص
... دل کوں ہے روح روح کوں نور
... ہے سالکاں کوں منظور

کچھ رہے نا کچھ حساب حس و عقد — پس کمر بچنے کو چھٹکے اسکے بعد
ہووے پل میں نیست او نقش و نشان — اس جہاں کا نقش بھی و چہ جان
نیر ہی استغنا کی گر نیڑے نیں نہ باد — جا کنارے بیٹھ کیا ہی تجھکو لاب

حکایت مردی کہ ہاتف آواز داد ہر چہ میخواہی بخواہ

کسنے یو بار از دل کوئی اہل راز — ہو گیا جب پردۂ اسرار باز
ہاتف غیبی کہا تب اسکے سنگ — انعام کیا مانگتا ہی تو سو منگ
پس کہا او کیا منگوں خوا نبیا — سب جنم سو سے ہیں نت رنج و بلا
ہی جو کچھ رنج و بلا جگ میں جتا — انبیا پر سب سے اگلا تھا و تا
جب نبیاں پر یو بلا ہووے نصیب — پاؤں گا راحت کہاں سو میں غریب
پس نہیں عزت نہ میں خواری منگوں — خوب ہی جو درد دلکو رنگوں
جیوں کہ خاصاں پر پڑیا ہی درد و رنج — کہاں ملے ہم عام لوگاں کو یو گنج
او جو تھے خاصے جنکا حال یوں — میں بچارا تاب لا سکتا ہوں کیوں
یوں کہا گر میں تجھے تو کیا نفا — میں گھرا جب لگ تیرے سر پر جفا
اگرچہ ہیگا تو بھی در بحر خطر — ہی و لیکے نہیں پانی اوپر
کیا نہنگ قعر کا تجھکو سمجھ — پائیگا کیوں راہ تو بہاں لگ بجھ
پس اول دل میں ایسے کر بچار — جا پڑیا تو کیسے نکل سکتا ہی بھار

حکایت مگسی کہ از برای عسل میرود

جیوں روز گو رنج ہی اس سوں
یوں ہی یو مجاز معنوی سوں
نوری نوری کیا ہے نوری
جیوں نوری چراغی نوری

ایک مکھی بھری تھی چار کے بدل | کیں سو دیکھی شہد کے خم کو بچل
شوق نے مد کے کیا وتیں دل میں جوش | شاد شاداں ہو لگی کرنے خروش
جن مجھے لیجاوے اس خم کے بھتر | میں اسے دیتی ہوں یک جو نقد زر
آرزو کے جھاڑ کو گراے بار | شہد کے خم میں مجھے بہتر ہی ٹھار
از قضا پیدا ہوا کوئی ناگہاں | لیکے جو زر اسکو پہنچیا وہاں
جو مکھی خوش ہو گئی خم کے مجھار | بند ہو گئے شہد میں پر استوار
سست ہو گئی پر کے پھڑنے پھڑنے منے | جو لگیا جاکو تڑ تڑ نے منے
بس لگی کہنے کو یہہ کیا قہر ہی | شہد میٹھا مجھ یہ خالص زہر ہی
گرچہ یک جو دیکے میں آئی ہوں یہاں | اب دو جو دیوں جن لیجاوے وہاں
کوئی اس وادی منے آسودہ نیں | کون ہی جو دکھ منے آلودہ نیں
تو سو غفلت میں پڑا ہی اے عزیز | یاں سو اس وادی کی ہی تجھکو تمیز
عمر بے حاصل کیا ہی صرف سب | کیا بیچارہ کر رہیگا تو سو اب
اٹھہ کھترا رہ کاٹ اس وادی کی باٹ | جیو کی پروا چھوڑ دے اور دل کی آنٹ
جو لکوں دل جیو کے ہی جھانسے منے | اٹک رہا ہی شرک کے پھاند منے

حکایت عاشق شدن خرقہ پوشی بر دختر سلطان

تھا کوئی شیخ مرد خرقہ پوش | دختر سلطاں پہ کھویا عقل و ہوش
ہو گیا یوں عشق میں اسکے زبوں | خو چلا دل سوا ول کر موج خوں

دیکھنے کوں دھن کے دل میں دھر اشتاک
سنورے شہ کوں گو باں جائے سنگ

ماں کوں اس دختر کے جب تو ہوی خبر
پس کہی ای شیخ آ ایک کام کر

جا کتے تیرے جتن کر انگسال
مذہب گبراں بنگیا ہی سنبھال

اگر تو عاشق ہی تو کر تو کام نقد
تا تجھے میں دیوں یتی کر کے عقد

شیخ تجھے جوں عشق میں ثابت قدم
پس کہے اسباب کا نیں مجھ کوں غم

دیں چلیا قدری کتباں کی لکھے ہات
خوش نکیا کرنے کوں خدمت دیس رات

مل بیا بازار میں کوئی دوستدار
پس کہا تو کیا کیا تو اختیار

زہد مرداں کے ثمن کر تیس سال
کیوں ہوا سگبان کبرای بدفعال

پس کہا عاشق نکر قصہ دراز
گر سمجھتا نیں تو اس پردے میں راز

حکمت تقدیر سو چارہ نہیں
جو ازل میں ہی ہو ہوتا ہی تقدیر

کس کوں نیں معلوم تو علم قدیم
عاقبت کیا ہووےگا تو ای ندیم

گر خدا چاہے تو تیرے ہات سوں
تو گتے ملوے تجھے اس بات سوں

کیا کہوں دل کا تجھے میں درد واہ
خوں ہوا لیکن ہوا نیں مرد راہ

عشق کیا ہو اگرچہ تو باتاں گھنی
کیا نفع خو نیں طلب کا تو دھنی

رازداں اسرار کا جن ہوئے سو
بات کوں تیرے سمجھ میں لا تو

گر کوں میں راہ کا دکھ آہ آہ
سو رہنگے جتنیں گم کر کے راہ

نکتہ

پیر کوں تولیا ابلیس نے کوئی مرید	کچھ مجھے تو تو کہا جا ای پلید
سہہ کوں اپنے خوب دھوکرا اول	تب کہوں گا تجھ سوں یک نکتہ نجل
مشک کی بو پائیگا کب گندہ مغز	مست ہوں کب سنیگا نکتہ نغز

بیان وادی ہفتم در حقیقت توحید

آے وادی بعد ازاں توحید کی	منزل تجرید اور تفرید کی
ملکے سب گر اس جنگل میں آئیگے	جمع ہو آخر کوں یک ہو جائیگے
لیں اچھو ہشیار یا تھوڑے اچھو	یک نکیسیں میں یہاں جوں ایک ہو
جیوں اگھڑو یک ہوئیں ہو ویں سب گھنے	زرق کرنے کستی کسکو نا بنے
میں ہی یک ایسا جو اوگیے میں آئے	بلکہ ایسا ہی جو دو جا کوئی نیائے
ایک ہی آتا نہ از روے عدد	نا ازل معلوم اسکا نا ابد
جب ازل کوں ہور ابد کوں کوئی نیائے	ہیچ بن دونوں سے بھی کچھ نیائے

حکایت سوال از ہر دو دیوانہ

کس دیوانے سو کہا یوں کوئی عزیز	تول مجھکوں تو جہاں کیا ہی سو چیز
پس کہا او تو جہاں بے نام و ننگ	یک درخت موم ہی سو ہزار رنگ
جب رگڑ ڈالے اسے تو لے کے ہات	ہو نگا سب موم ملکے ایک ذات
جو نکہ او سب موم ہے بھی کچھ نہیں	جان لے کس رنگ کوں دہارچ نہیں
ہو گئی جب ایک تب دوئی نا رہے	بہاں نہ کوئی میں کرکے نا تو کہے

حکایت حضرت بوعلی طوسی رحمۃ اللہ

ایک بندی کوئی بوعلی کے پڑ گلے — رقعۂ زر کر نذر بولی کہ لے

شیخ بولے جو مجھے ہے عہد یوں — جو خدا کے باج کسی تھے کچھ نہ لیوں

بعد ازاں بولی بندی ای بوعلی — تن گئی تجھ سوا جوں الک احولی

مرد ناہے گر بجانے کسکو غیر — ہے اگر کعبہ و گر ہے نقش دیر

او سُنے ہور دستی تے بولیا اگر کہے — ذات سو اسکے ہمیشہ مل رہے

او کبھی دیکھے نہ غیر از حق کسے — وہ بجانے غیر حق مطلق کسے

او سو اسکے سات استی آسمین جسم — ہور خدا تینوں صفت سو ہے جسم

بحر میں وحدت کے جن کو ہے گم ہمیشہ — مشکل مردم ہے دلے مردم نہیں

عاقبت یکروز او خورشید غیب — تجھ دکھاویگا الیس کا کھول جیب

جن ملا خورشید سو آپ کے سو — نیک اور بد ہوا ہے فارغ ہے او

جو لگوں تو ہے تلک نیک و بد — گم ہوا تو نیک و بد پایا ہے کد

لے رہا ہے تو جلک اپنا وجود — نیک و بد ہوتا ہے سب تجھکو نمود

کاش ہوتا تو عدم اول منن — تا نہوتا تجھکو کچھ بویا و سن

آنا بھی ہو صفات بد سو پاک — بعد ازاں بھیر ہوئیگا تو پاک خاک

کیا سمجھ تجھکو جو تن میں ای فلاں — کیا نجاست کیا بلا یا ہیں نہاں

ساتھ تجھکو کل ہیں اس تن کے بھیتر — سوئے ہیں خاموش ہو کر بیخبر

گر جکا دیو تو انکو تنگ ہا — تجھ پہ دوزے ہونے ہر یک اژدہا
سانپ بچھو تن ہے ہر یک کے ہیں — خوب دیکھینگا تو تجھ دوزخ میں ہیں
سانپ بچھو تجے سب کر دور تو — بعد ازاں جا گور میں بھر نیند سو
ہیں تو تو بچھو تجھے اور سانپ جم — کاٹتے رہینگے قیامت لگ جسم
وحدیا بیہودہ کیا کہتا ہی تو ل — شیخ کی توحید کا اسرار کھول
مرد سالک آے اس وادی میں جب — مارے آپس میں آپے او سو تب
ہووے تو گم جکیجے پیدا ہوے او — ہوئے تو گنگا جو گویا ہوے او
جز سو کل ہو کر جز نا کل رہے — جان و تن جا کر صفت ظہور رہے
دیکھ اس نکتے کو تو سِرّ عجب — صد ہزاراں عقل بھاں ہی خشک لب
بہاں نکامی عقل کو کچھ نیں دہدا — جوں کہ ما کے پیٹ کا پورا اندھا
جسکو تو سر تیک جھلک آپے دکھا — او دو عالم ستی ایس کا کچھ بھرا ہے
سب خودی اپنی گنوا خود بدہے — سُد سو اپنے جا گو بے سد ہو ز
نیست ہو کر ہست کی لیتا ہی شان — نیں سو تو ہی ہی او مطلق بچھان

حکایت حضرت لقمان سرخسی رحمہ اللہ تعالی

سرخسی لقمان کہے ہیں ای الہ — میں بندا بوڑھا ہوا اور سر تا راہ
پس رکھے بوڑھے بندے کوں شاد کام — کر کے آزاد اسکو نا فرمائے کام
میں بھی بندگی میں گیا ہوں سر سفید — تجھ کو بھی آزادگی کی ہی امید

پس کہا ہاتف کہ شیخ اے با اخلاص | بندگی سو چھٹن نکلے ہو خلاص
عقل اسکی ہوئے گم تکلیف جائے | چھوڑ کر دو تو کو اس کرمیں آئے
شیخ نے تو کہ میں سگتا ہوں تجھ | عقل اور تکلیف نئیں درکار مجھ
پس اکایک ہو گئے دیوانہ شیخ | عقل اور تکلیف سو بیگانہ شیخ
پس کہے کوئی تو کہ کھولو تمیں | بندہ نئیں تو کہاں ہوں نئیں بولو تمیں
بجاں بندگی اور آزادی رہے | دل میں کچھ غم نہ کچھ شادی رہے
بے صفت ہوا اور نئیں ہیں باصفت | مرد عارف ہوں ولے نئیں معرفت
نیں سمجھتا میں کہ میں یا تو کہے | ہو گیا جب محو میں تو نا رہے

حکایت غرق شدن معشوق و عاشق در آب

لیں ہوا معشوق کسکا غرق آب | عاشق اسکا بھی پڑیا جا کر شتاب
تو دونے دو نو لگے پانی میں جوں | تب کہا معشوق نے عاشق سے یوں
میں تو بچاں آکر پڑیا تھا نا کہاں | آپ سو آکر پڑیا تو کیوں یہاں
پس کہا میں بھی پڑیا ہوں آن کر | آپ سو تجھکو جدا نا جان کر
گئے مدت سو میں تو منیں تیرے سنگات | ہور رہا ہوں ایک تیں میں تو کہ بات
گم ہو تو دونوں اسمیں کہ ہے توحید سات | تر کہا میں با یوں تفرید سات

حکایت سلطان محمود و سوال و جواب ایاز با حسن میمند

غزنوی محمود سلطان ایک روز | دیکھنے لشکر کو نکلا دل افروز

جمع لشکر حشم سب ایکبار … ایک بلندی پر ہوا آپی سوار

خاص کی خدمت میں سب اہل راز … ایک حسن تھا پر وہاں دوجا ایاز

شاہ اپنا دیکھ کر لشکر حشم … دل پہ دل گھوڑے ہتی سب ایکدم

شادماں خاطر ہو بولیا ای ایاز … تو سو ہی محبوب میرا دلنواز

ہی جتا یو ملک ہور لشکر سپاہ … سب یو تیرا تو ہی تیرا بادشاہ

گرچہ بولیا شاہ نے عالی گہر … چپ رہا سنکر ایاز نامور

پس حسن بولیا نہ رہ سک بالضرور … ای ایاز بے ادب اتنا غرور

شاہ نے تجھکو نوازیا تھا جو یوں … تو ادب اسکا بجا لایا نہ کیوں

پس ایاز اسکا دیا حالی شتاب … حسن سنا ات کے ہیں دو جواب

ایک تو یو ہی کہ جھیں میں چوم کر … عجز کیتا یا لٹریا میں خاک پر

پس مقابل شاہ کے انعام پر … میں ہوا گویا برابر سربسر

کون ہوں میں تا برابر ہو سکوں … ہور نائی کا سخن یوں کہہ سکوں

میں غلام اسکا ہوا اور یو فضل ہی … حکم اسکا ہی تو میں کچھ نہیں ہوں شی

یو سخن سنکر حسن بولیا سراس … آفریں ہی ای ایاز حق شناس

کیوں نہو تجھکو روا انعام شاہ … کیوں نہو وے دمبدم پیغام شاہ

یو سخن جو تو کہیا سو تھا صواب … بول اللہ او کیا ہی ہو دوسرا جواب

بعد ازاں بولیا ایاز ہوشیار … راز پنہاں کیوں کروں میں آشکار

شاہ سوں خلوت اگر ہو تجھے ... بات کا ذوق اگر ہوتا تجھے

تو سوا اِس راز کا محرم نہیں ... ایک کہوں میں تجھ سوں جو ہم محرم

پس حسن کوں شاہ وفادار [illegible] ... جا خضر کی لے فوج کی جا [illegible]

جیوں ہوی خلوت کہا ای ایاز ... اس جواب خاص کا کر کشف راز

بعد ازاں تو لیا ایاز یا سور ... شاہ جب کرتا ہے میرے پر نظر

روشنی سوں اس نظر کے بے سخن ... محو ہو جاتا ہے میرا تن بدن

شاہ کے پرتو سوں تو میرا وجود ... گم ہو جاتا ہے کروں میں کیوں سجود

ہو گیا توں یک نوازش یا ہزار ... او نوازش تجہ تو آپس کہے [illegible]

میں کہاں ہوں تا کہ بندگی کر دکھاوں ... تو ہی جیوں خورشید روشن میں چھپاوں

چھاوں جب خورشید میں گم ہو جاے ... چھاوں کا نام و نشاں ہرگز نہ پاے

جیوں بندہ ہووے فنا تب حق رہے ... باطل اٹھ جاوے تو حق مطلق رہے

بیان وادی ششم در حقیقت حیرت

بعد ازاں حیرت کی وادی پیش آے ... مرد یہاں حیرت سوں اپنی سُدھ گنواے

ہر نفس اسکوں اچھے تلوار [illegible] ... پھوڑ چھاتی روئے تلتل زار زار

آہ و درد و سوز سوں تت تلملے ... رنج و غم سوں دن تلے تا نیس تلے

ہووے ہر یک مو اسکوں نشتر ... خون دل آوے اُبل کر [illegible]

مرد حیراں وہاں لگوں کب راہ پاے ... معرفت کی راہ حیرت سوں گنواے

خواہے توحید دلبر اے ہنوز ❊ پل میں کم ہو کم کی کم ہو جائے سوز
گر آئے پوچھیں کہ تو بھی ہے کہیں ❊ او کہے کچھ نہیں سمجھا ہوں ہنوز میں
مرد عاشق ہوں اسے کسکو کہوں ❊ نہ مسلماں ہوں نہ کافر ہوا ہوں
عشق سو میرے نہیں مجھکو خبر ❊ ہے ولیکن عشق کا دل میں اثر

حکایت عاشق شدن دختر بادشاہ بر غلام خود

تھا کہیں کوئی بادشاہ نامدار ❊ اسکو یک بیٹی اچھی جوں گلعذار
طرۂ شب رنگ اسکا دام دل ❊ رخ نورانی آفتاب بام دل
حسن میں از بسکہ تھی رشک پری ❊ سب پریاں پر ڈھونڈتی تھی سروری
نوش لب نوشیں دہن امرت بچن ❊ بے تکلف خضر کا چشمہ ذقن
غمزہ جادو گر تبسم دل فریب ❊ خوش نگاہ دشمن صبر و شکیب
ہوشیاراں دیکھ اسکے نین مست ❊ ہو ویں پل میں بیخود و بے پا و دست
گر دکھاوے یکدم اسکے زلف کوں ❊ رشک سو دل میں جمے نافے کے خوں
دلبر شیریں ادا شیریں خصال ❊ جلوہ گر سرتا قدم اسکا جمال
از قضا کوئی شاہ کا بھی یک غلام ❊ حسن میں تھا غیرت ماہ تمام
یوسف ثانی کہا جائے جسے ❊ جگ میں جوڑا کوئی اسکا نا دسے
جس گلی بازار میں چل جائے او ❊ ناردو نر خیرت سو جاویں دنگ ہو
ناگہاں دیکھی اسے کئیں او چنچل ❊ عقل و ہوش اپنی گنوا ڈالی سگل

کھا بچھاری کر پڑی یکبارگی ‌ ‌ ‌ تن منے جیونے لیا آوا

عشق کے آنے سے گئی عقل نھانت ‌ ‌ ‌ سُدبُد نکل جا ہوی صبوری ماراماث

جب نپٹ ہوی دلنے دھن بیقرار ‌ ‌ ‌ تب سہیلاں سٔ لگی کرنے

از قضا تھیاں اسکو انگسال اوس ‌ ‌ ‌ سحر دفن میں یک ستی تھی

خوش گلو گانے میں ہر یک واں پری ‌ ‌ ‌ ناچنے میں طاق ہر یک چھند ہری

کیاں میں ہور گنیاں ہر یک سحر کار ‌ ‌ ‌ چاند کو دکھلائیں لا بھویں پر تار

بعد ازاں اوشاہزادی اُن سنگات ‌ ‌ ‌ راز دل ظاہر کری اور جیو کی بات

خوبیرے پر عشق نے لایا ہی زور ‌ ‌ ‌ ہوی ہوں میں یک چاند سے مکھ پر چکور

عشق نے اسکے کیا ہی مجھکو زیر ‌ ‌ ‌ رنج و حسرت نے لیا ہی دل کو گھیر

او سو میرے باپ کا ہی یک غلام ‌ ‌ ‌ کیوں کروں میں پختہ ہو سودا خام

گر اُسے میں بلاؤں اپنے سنگ ‌ ‌ ‌ تا رہے ہرگز میرا یو نام و ننگ

صبر کرنے کی بھی نیں ہمت مجھے ‌ ‌ ‌ درد اگر سوں تو کاں طاقت مجھے

ناکسے میں راز دل کا کہہ سکوں ‌ ‌ ‌ نا بغیر اُس یار کے میں رہ سکوں

کون ہی خوا اسکو مجھسے لا ملائے ‌ ‌ ‌ اور اسے میری حقیقت کو سنائے

پس لگیاں کہنے کو او سب حور زاد ‌ ‌ ‌ جمع رکھ خاطر کو

ہم اسے اس کو لاویں اسو عنا ‌ ‌ ‌ جو سمجھے راز اسکا کم

بعد ازاں اُٹھ وہاں سوں یکبارہ ‌ ‌ ‌ اس غلام کے آنے گھر

حق کر طلب — بزم کوں خلوت کے کرنی پر طرب

ریدا ان ... جسے ... بشتی — اسکو کیہ ... ...

ہو گیا تھا بن مست و بیخود او غلام — یو سمندر ہو ٹیل میں اپنے کام

پس او باقی کے بھی ناریاں آئے سب — لے چلیاں اسکو پلنگ پر ڈال تب

لا رکھیاں اس نازپرور نے پلنگ — او سو دلمیں شاد شادان ہو او یک

لیکو بیٹھی اسکو اپنے تخت پہ — ہو نثار اس پو کیتے دردو گہر

ہیوں گئی پیچھے طلب او حال پر — او غلام مست نے کھولیا نین

دیکھتا کیا ہے تو زر کا ہے محل — تخت پو زر کے سمند بیٹھی چنچل

ہر طرف جلتے ہیں شمع عنبریں — کامنیاں کاتیاں ہیں یہاں سب نازنیں

فرش عالی ہے مصفا جا بجا — قصر ایوان جیوں بہشت دلکشا

نازنیاں ہیں مثل حوراں پر طرب — لے کھڑیاں ہیں جام و شیشے بادب

ہور اپے او شاہزادی کا نگار — مست ہو کر دیکھتی تھا رخ یار

عشق کے مے سوں نین سرشار ہیں — نرگس شاداب گوہر بار ہیں

ہو گیا ہے عقل گم بیہوش جاں — نیں سمجھتا تو جہاں نا او جہاں

دل میں حسرت شوق کا سینے میں جوش — جیب ہو خاموش لب سو بادہ نوش

لگ رہے ہیں چک رخ با ناز پر — کان موسیقار کے آواز پر

تو ہے سو عنبر کے تر ہے مغز سر — لذتی سو جگر ہے با خبر

جیوں کہ دیکھا کھول کر چک او غلام ۔ اس پری پیکر نے دی بھر کے جام

دیکھتے دھن کو جواں حیراں ہوا ۔ فکر و اندیشے میں سرگرداں ہوا

خواب و بیداری کیا نیں فہم کچھ ۔ بیخودی یا باخودی کا وہم کچھ

راز کا بھی کچھ سررشتہ نا سمجھ ۔ دیکھ کر صورت ترا سند میں الجھ

بعد ازاں او نازپرور خودپرست ۔ یار کے دیدار سوں ہو جا کے مست

قند سے لب سکر لینے لگی ۔ بوسہ بادام تر لینے لگی

شوق کے لب جوش سوں چومے نین ۔ ہاتھ میں لے بوسہ دیوے کب ذقن

چاند سے مکھ پر کبھی لہرا رجائے ۔ لب پتیاں ہو سیہ زلفاں بچھائے

تا کہ ہانی صبح کا آیا پیام ۔ سو گیا آخر کو مستی سنے غلام

بعد ازاں او نازنیناں چھند بھریاں ۔ لے گیاں تھیاں جاں اسکو لا دھریاں

آشکارا جب ہوا غوغائے روز ۔ یو غلام انکھیاں کھولے لک سوز

دل منے اگر بسی او شب کی نار ۔ ڈھل چلے چک سوں انجھو بے اختیار

حال سوں کس تر با حیرت منے ۔ خون دل کھانے لگیا حسرت منے

پھاڑ کر کپڑے کیا سب تن چاک ۔ بھالیا سر پر اپس کے گرد و خاک

پوچھنے کو آئے لوگاں حال جیوں ۔ پس کہا میں کیا کروں بولوں سو کیوں

عشق کو میرے رہنے تھا آفتاب ۔ تا کہا جائے اسکو بیداری خواب

خواب اگر بولوں تو میں تھا جاگتا ۔ جاگتا بولوں تو سپنا ہی اِتا

مَیں جو کچھ دیکھا ہوں آپس نظر ۔۔۔ خواب میں بھی کہیں دیکھنگا بشر

حال گذرا ہی جو مجھ پر آج رات ۔۔۔ کیا کہوں کہنے میں نئیں آتی ہی بات

پس کہے لوگاں اسے ای دینک ۔۔۔ تو ل آخر کچھ بھی سو باتاں میں ایک

او لگیا کہنے کو نئیں مجھکو خبر ۔۔۔ مَیں اپے دیکھا ہوں یا بھی کوئی دگر

میں جو دیکھا ہوں سو کوئی دیکھیا نہیں ۔۔۔ نیں سُنیا گرچہ سُنیا ہوں میں وہیں

تب کہے دیکھا اچھیگا خواب تو ۔۔۔ جستی ہی دیوانگی تجھکو اجھوں

بول اُنھا تو کچھ مجھے معلوم نئیں ۔۔۔ خواب و بیداری ذرہ مفہوم نئیں

مَیں نخانوں مست یا ہُشیار تھا ۔۔۔ خواب میں تھا یا کہ مَیں بیدار تھا

تو قصہ کہنے منے آتا نہیں ۔۔۔ جو کہوں تو کچھ کہیا جاتا نہیں

نا مجھے تو بات جاتی ہی بسر ۔۔۔ نا نظر آتا ہی کئیں اُسکا اثر

کیا کہوں کیسی تھی او صاحب جمال ۔۔۔ نیں کہیں دُنیا منے اُسکے مثال

تو سورج جسکے اگے ایک ذرہ ہی ۔۔۔ ذرہ کب سورج طرف لیجا سے بی

نیں کہیا جاتا ہی کچھ اُسکا نشان ۔۔۔ گرچہ میں دیکھا ہوں انکھاں سو عیان

ہو رہا ہوں جان کر انجان میں ۔۔۔ مست ہوں اس حیرت منے حیران میں

حکایت پیر زنی کہ بر گور دختر خود می گریست

گور پر دختر کے کوئی روتی تھی ماں ۔۔۔ راہ رو کوئی شخص نکلیا جا وہاں

پس کہیا مرداں سو تو بہتر ہی نار ۔۔۔ جو ہی پنہاں راز ہیر اشکار

جاتے ہیں جو پڑے ہیں کسی دور — کسکے خاطر اسنو ہی یا مقصود
خوش ہی اسکا حال جن سمجھا یو — کیس اپچہ روانی ہی نہ زار سو
اے منیرے پر جو مجھکو نیں سمجھ — زار و گریاں ہے دمبدم سنت اپچھ
نیں خبر مجھکو جو روتا ہوں میں کیوں — دور ترکستی نیپایا ہو زار یوں
پس تو فن بہتر ہی مرداں نگر — جسکو اپنے گم ہوے کی ہی خبر
نیں خبر مجھکو جو میں حیرت میں ہوں — دکھ منے گل جانیت حیرت سوں ہوں
ہو گیا ہی دل گم اس منزل بھتر — بلکہ منزل بھی نہیں آتی نظر
تا تو اس گھر کا مجھے کیں دار پاے — تا سررشتہ عقل کا کیں ہات آے
جاے جو کوئی واں تنک سر گم کرے — چار دیواری کیں اور گم کرے
جب یک آدے کو واں گر راہ ہوے — پل میں سب اسرار سوں آگاہ ہوے

حکایت مرد صوفی

کوئی صوفی راہ سو جاتا اتھا — کیں سو یو آواز ایسے آتا اتھا
کسکو کیلے گھر کے منے پایا ہی — دیوے مجھکو نیں تو مشکل آے ہی
جا پڑیا ہوں میں اسکے گھر سو جار — اسکے غم سو دل مرا ہی خار خار
پس کہا صوفی کہ در بندہی اگر — جمع رکھ خاطر کہ نیں کچھ گھر سو ڈر
نیں تو دروازہ پکڑ کر بیٹھ رہ — قفل کی بھی کوئی کھولیگا گرہ
ہی و لیکن مجھکو مشکل سخت تر — جو مجھے کیلے سو عیتی ہی نہ در

اپڑیا ہوں وادیِ حیرت سے ــ ہر نفس گذرے مجھے حسرت سے
حیرت و حسرت کے دم لگ بھر رَن ــ گم کیا ہوں پھر سو کاں ڈھونڈتا پھروں
ای رہ گر تو حیرت میں پڑے ــ دمبدم ہر لحظہ حیرت میں پڑے

حکایت مرید کی کہ پیر را بخواب دید

پیر کوں سپنے میں دیکھا کوئی مرید ــ پس لگیا کرنے کوں یوں گفت و شنید
میں تو تیرے غم سوای شمع جہاں ــ رات دن جلتا ہوں ت ولیکن نہاں
حال تیرا کس وضع ہے ہا دھاں تو بول ــ گوہر معنی زباں سوں اپنے کھول
پس کہا او پیر نے حیرت سے گات ــ کہ نا ہوں میں سو یاں حیرت کے ہات
بس کہ ہے استہار مجھکو قید و بند ــ تم سو ہوں حیراں زیادہ چار چند
اس جہاں کی مجھکو حیرت ایک جو ــ ہے مجھے دو نگر سوتم سمجھو کر سو

بیانِ وادی ہفتم در حقیقت فقر و فنا

بعد ازاں ہے وادیِ فقر و فنا ــ یاں سو گنگے اور لولے ہو رہنا
کیا ہی تو وادی فراموشی ہی محض ــ تجھ دی ستی و بیہوشی ہی محض
سو روشن کا جہاں میں ہوئے نمود ــ چھاؤں کا ہر گز رہے نا کیں وجود
جب سمندر کے ہلوریں جوش کھائیں ــ نقش کچھ ہر گز سمندر پر نا ہیں
کیا ہی تو دنیا سرا سر نقش آب ــ ہو وے نقش آب یک پل میں خراب
اس سمندر میں جو کوئی گم ہو کے جاے ــ اسکو آسایش سو گم ہونے میں پائے

دل کو اب دریا آتش بھر — نیں ہی گم ہونے بجز چارہ دگر
آئے جن گم ہو کے پھر اس کے تھار — جان اسکو صنع حق کا رازدار
لیکن آتا ہی کدھاں گم گشتہ ہو — ہوے جدا کیوں بند طبا دریا میں سو
پختہ سالک او جو ہی دانہ مرد — سیر کرنے جب سنگے میدان درد
ہو دیں گم اول قدم دھرتے — پس قدم دوسرے کو جا گاگا کتے
جب قدم پہلے سے گم ہو دیں سب — پھر کے آویں او ہو دستا عجب
جس کو اس عالم سو ہی کچھ اثر — اسکو اس عالم سو نیں کچھ خبر

حکایت پروانا با شمع

جمع آئے ایک شب سارے پتنگ — شمع کے طالب ہو سب یکرنگ
پس لگے کہنے کو بھیجا سو کوئی جا — شمع کا نہی سو خبر لگی سو لائے
بعد ازاں جا کر پتنگ یک دور سو — دیکھ آیا شمع کے کھن نور کو
جیو ضع حاصل کیا جب معرفت — شمع کی کرنے لگا سب موصفت
بعد ازاں دوسرا پتنگ واں سو چلیا — جا پڑیا سو شمع پو کچھ جلیا
الغرض گر پڑ کے او بھی اٹھیا — شمع کی تعریف کر دکھلا تیا
از قضا کوئی تھا سیانا او اگر — بول اٹھیا نیں شمع کی اسکو خبر
او سیانا اسکو بھی بولیا دھیں — کچھ خبر تحقیق بھی اسکو نہیں
تیسرا بھی اٹھ کے خوش دوڑ آگیا — شمع پو جل کر انگارا ہو رہیا

دیکھکر اسکو سیاہ ہو دود سوں / شمع کے جو تک سر نکلا لو رسوں
پس کہا اسکو خبر ہی شمع کی / جو اگن باہر بھتر ہی شمع کی
کیا سمجھا ہی او مرد بے خبر / ہی جسے یکذرہ ہستی کی خبر
ہووے جن تو یوں تجبر اور بے اثر / اسکو سمجھو سب سوں اگلا باخبر
جسم و جاں سوں بے خبر جوں لگ نا ہووے / او خبر جانا کی تو لو کیوں لگ پاوے
ہی تجھے گر بال بھر اپنی خبر / جبو پہ تیرے آئے ہر دم سو خطر
دم گذرتا سو نہیں محرم یہاں / دوسرے کو تم کہو جاگا کہاں

حکایت مشت زدن رندی بر گردن صوفی

کوئی صوفی راہ سو جاتا تھا / پیٹھ سو کوئی رند بھی آتا تھا
ناگہاں اس رندنے صوفی کے کتیں / کھینچ کر مارا مکھی گردن میں دیں
اس مکھی کا سو سن کر صوفی نے دکھ / رند سو بولیا ایس کا موڑ مکھ
ای فلانے جسکو تو مارا ایتال / ہو گئے ہیں اسکو مر کر تیس سال
رندنے بولیا کہ کیا ہی عجب / مرگیا سو بات یوں کرتا ہی کب
تجھکو تو دم ہی تلک ہمدم نہیں / بال بھر تو ہی تلک محرم نہیں
بال بھر گر ہی اضافت درمیان / ہی تجھے سو سو مسافت درمیان
خواہش اس منزل کی ہی تجھکو اگر / رکھ تو آپس کی ہستی بال بھر
پاس تیرے ہی جو کچھ سب دے چلا / شریعہ کی دستار ہے کفش پا

مت اندیشہ کر گلشن کا کچھ سبھی — جا اگن میں یہ پتنگ ہو کر ابھی

خاک ہو کر جا تیرا رخت جب — ذرہ خورشید تیرا گم ہوئے تب

گر نزدیک تیرے ہی خر عیسیٰ نمن — بات میں تیرے ہی تو تو راہ بن

جیوں کہ پردہ ہی تجھے تیرا وجود — وہاں کہاں اس نال دو دو کا وجود

ہی جو کچھ نزدیک تیرے دور کر — خلوت دل دل سو باد ستور کر

ہوونگی جب دل کوں تیرے بیخودی — جائینگی گم ہو کے سب نیکی بدی

جب گئی نیکی بدی عاشق ہی تو — پس قبا عشق کے لائق ہی تو

حکایت درویشی کہ بر شاہزادہ عشق ورزیدہ بود

بادشاہ کوئی تھا بڑا سا نامور — اسکوں یک بیٹا تھا محبت جگر

پاک صورت خوش لقا یوسف مثال — مکھ پونم کا چاند اور ابرو ہلال

کئیں تھا خوبی میں کوئی اسکے جوت — چاند اگر بولیں تو اسمیں بھی ہی کھوٹ

مکھ نورانا غیرت خور تھا تمام — جگ کے خوباں سب دیسیں اسکے غلام

کر سکے کوئی کسو وضع اسکی صفت — جو صفت کوں وہاں نتھی کچھ معرفت

رات کوں آتا اگر پردے سو بھار — آفتاب یک تازہ ہوتا آشکار

چھوڑ دیتا مکھ پہ جب زلفاں سیاہ — چھپ کے جاتا رین کے پردے سو ماہ

جس وضع کرتا نگہ نرگس نمن — اس طرف نرگس کے کھلتے سو چمن

ہس کے مکھ سو پھول جب کرتا نثار — باغ کھلتے صد ہزاراں خوش بہار

کیش نہ دیکھا تھا کہیں کچھ بن ‌ ‌ جو عدم ہی سو لستان اسکا کہاں
فتنۂ جان و جہان تھا او جوان ‌ ‌ الاماں فتنے سو یارب الاماں
جب نکلتا تھا کیش ہوکر سوار ‌ ‌ ساتھ چلتے ہر طرف شمشیردار
کوئی اگر اسکی طرف کرتا نگاہ ‌ ‌ مار سٹتے اسکو جیو سو بیگناہ
ناگہانی از قضا درویش ایک ‌ ‌ ناالیس کا کچھ برا سمجھا نہ نیک
یکبیک اسکو دیکھا شیدا ہوا ‌ ‌ چھند دل میں عشق کا پیدا ہوا
غوطہ دل کے لہو میں کھانے لگا ‌ ‌ سرد آہاں دمبدم بھرنے لگا
جان و دل ہاتھ لے رہا جب عشق غم ‌ ‌ دیکھنے ہر دم لگیا رنج و الم
گرچہ دل میں چین نہ رکھتا تھا ‌ ‌ کستی لیکن کچھ نہ کہہ سکتا تھا
رات دن کوچے میں اسکے کرکے ر(تھا) ‌ ‌ دمبدم روتا تھا جو زار زار
کوئی نہ تھا محرم سوا جز درد و غم ‌ ‌ درد و غم نت کھینچتا تھا اور ستم
مار ہا باقی نہ کچھ مرنے سے ‌ ‌ دن گذرتے تھے سو دم بھرنے سے
اس گلی سو جب کہیں شہزادے جاے ‌ ‌ نیم جاں درویش تو پھر جیو پاے
از قضا شہزادہ نکلا ایکروز ‌ ‌ بھر گیا بازار میں غوغا و سوز
ہر طرف لوگاں میں تھا آشوب ‌ ‌ چوک کی کل بھیتر بازار آباتھو
ساتھ کے جو تھے رقیباں راہزن ‌ ‌ کئے غریباں کو دیے خونیں کفن
خوب دیا پھر تھا مارا مار کا ‌ ‌ شور محشر کا اٹھا یکبار کا

سکے نو درویش بھی یو علبلا — دور سو دیکھا نظر اپنی چلا
ہوگیا بے ہوش شہزادے کو دیکھ — لھونے مارا جوش شہزادے کو دیکھ
گھا برا بھوئیں پر پچھاڑی نعرہ مار — اور گئی دل سو صبوری اور قرار
ڈھل چلے دونوں انکھیاں میں اشک خون — ہوگیا یک پل میں بے صبر و سکون
رنگ اُتر جاکر پڑیا منہہ جیوں بھسنگ — رہ گیا جیو آکے ہونٹاں میں اٹک
کوئی نقیب اس راز سے آگاہ ہو — شاہ سو چاڑی لگایا جاکے او
جو تیرے نور بصر پر یک گدا — عاشق جانی ہی اور دلسے فدا
شاہ غیرت سے ہوا بے ہوش میں — دلمیں غصے نے لے آیا جوش وہیں
پس کہا لیجا اسے سولی دلاؤ — رحم اسکے جان پر ہرگز نہ لاؤ
سوچ دوری نو نقیباں ہور وزیر — لے چلے وہاں سو گدا کو کر اسیر
لے کے آئے جب اُسے سولی تلہار — حیف کھا رو یا جگت سب زار زار
نا اُسے وہاں کوئی شفاعت خواہ تھا — نا کوئی اسکے درد سو آگاہ تھا
جب اُسے سولی پہ دینے کو منگے — تب گدا پر دھان کے آکر اگے
عجز و زاری سو لگیا کہنے کو یوں — بیٹھاہ جب مارتے ہیں مجھکو کیوں
دیو بارے مجھکو فرصت اس قدر — جو کروں میں سجدہ حق کو یاد کر
بعد ازاں فرصت دیا اتنی وزیر — تا کرے سجدہ خدا کو او فقیر
تب گدا سجدے میں تو لیا یا الٰہ — مارتا ہی شاہ مجھکو بے گناہ

جبو لگوں اس تن سوں ہی جیو کا وصال / شاہ زادے کا مجھے دکھلا جمال

تا نجھا دیدار اسکا ایکبار / شوق سوں اس جیو کوں ڈالوں اسپے وار

آئیگا او جس گھڑی میرے نظر / ہوویگا جیو مجھکوں دنیا سہلتر

یا الٰہی کر اجابت یو دعا / ہیچ ہی آخر کوں میرا مدعا

ہیں سو تیرا ہوں بندہ با صدق و سوز / گرچہ عاشق ہوں نہیں کافر ہنوز

جوں دو عالم کا ہی تو حاجت روا / تیوں میری بھی کر تو یو حاجت روا

یو دعا جوں عجز سوں مانگیا فقیر / حاجت انے کوں لگیا در حال تیر

ناگہاں اسرار کا آواز کیں / کانمیں آیا وزیر کے دیں

حسرت و افسوس کھا کر دل منے / جا کے بولیا یو حقیقت شاہ کنے

او مناجات او دعا درویش کی / دردمندی زاری ایس دلریش کی

درخبر کیتا شاہ سوں سب سربسر / شاہ کا دل بھی ہوا زیر و زبر

پس کہیا اب شاہزادے کوں لیجاو / جا کو اس درویش کوں بیگی ملاو

تا کرے دلداری اس درویش کی / نوش لب سوں فکر اسکے نیش کی

جیوں لگیا ہے اسکوں تیر نیشتر / لطف کا مرہم رکھے اس پر بیشتر

اسکے تیر الٰہی انے دیکھیا ہے قہر / دے لیا شربت کہ منہہ اسکا ہے زہر

دلبری سوں لے اپے تھیں سوں آ جیا / آئیگا تو اسکوں اپنے سات لا

بعد ازاں شہزادہ یو سنکر خبر / صدق سوں لایا بجا حکم پدر

دلبری سو جا کے اس درویش پاس — دیکھتا ہی لوٹتا ہی اوٹر اس

خاک پر لڑتا ہی سولی کے تلملار — عالم یک روتا ہی اس پر زار زار

اشک خوں سو اسکے ہوئی ہی خاک تر — تا اسے کچھ تن کی سُدہی نا خبر

شاہزادہ دیکھ اسکا حال یوں — بھر لیا نینوں میں اپنے نیر جوں

پس چھپانے کوں منگ باہر چھپا انجو — نین موے نینوں سے آخر بند انجو

جوش سُں کھا کر دلکے لہو سو بھر چلے — قطرہ قطرہ لعل گوہر سے ڈھلے

عشق میں جو شخص یوں صادق اچھے — کیوں نہ معشوق اس اپر عاشق اچھے

عاقبت او شاہزادہ لطف سوں — پاس جا ہنکا ہلو درویش کوں

جیوں کیا درویش نے بالا نظر — شاہزادے کوں نچھایا نین بھر

پس کہا ای شاہزادے نامدار — مار سکتا تھا جو تو یوں مجھکوں مار

فوج لشکر کیا تجھے درکار تھا — مجھکوں بس اتنا ترا دیدار تھا

بول کر یو بات یک نعرہ کیا — جانِ شیریں یار شیریں کوں دیا

یک نظر سو دیکھ دلبر کا جمال — ہو گیا پل میں وہ فانی جیوں خیال

بوند تھا سو جا ملیا سمدر سوں — ہو گیا ناپید ذرہ سور سوں

پائیگا تو کاں سوا ای سالک خبر — جب لگوں نیں دل ہوا زیر و زبر

جو تزا لذت سو جیو آلودہ ہی — خواب اید غفلت منے آسودہ ہی

چھوڑ دے غفلت کو نیش اندیش ہو — خویشتن سوں بے خویش ہو کر نیش ہو

حکایت

ہوئیگی جب وقت یو خوشی تجھے | پائیگی اُس وقت درویشی تجھے
دل منے ہمت بکر مردانہ ہو | دے جلا کر عقل کو دیوانہ ہو
نیں تو بارے آ تماشا دیکھ جا | کیا وضع ہوتے ہیں مردانِ فنا

در بیانِ ہدہد از چندین ہزار مرغ بعض سیمرغ

جو سنے ہدہد سے پچھانے تمام | ہفت وادیکا بیاں منزل مقام
ہوش سب کا یکبیک جاتا رہا | جو انا دکھ کستی جاویگا سہا
ہوگئے سب یکطرف سو بیقرار | مرگئے کتنے اسے منزل میں تھار
بیٹھ رہے بعضے ہو بعضے اُٹھ چلے | کوئی سو چپ مارگ میں ہیبت سو گلے
کوئی ہمت سو لئے درپیش راہ | رنج و راحت پر کئے نیں کچھ نگاہ
الغرض یوں گئے برس لگ پی بہ پی | صرف کر کر عمر کیتے بات طی
رنج و محنت راہ میں دیکھے سو اُو | جانتا ہے کیا نہیں دیکھا سو اُو
راہ گئی کوئی بات میں دو نگر بکر | کوئی بارے تشنہ سو رہ گئے اکر
کوئی گرمی کی نہ لیا کر دل میں تاب | دھوپ سو جل بل ہوگئی جیو کباب
کوئی سو مارگ چھوڑ کر ہوگیا برا | بازو بحری کے پتر یا جنگل میں جا
کوئی سو پانی باج بن میں خشک لب | مرگیا رکھ دل میں پانی کی طلب
کوئی سو بھوکوں مرگیا پانی بنا | کوئی دکھی پر گر ہوا جیو سو فنا
کوئی مارگ میں تماشا دیکھ کچھ | رہ گیا سنگستان سنگی جوں کر یچھ

عاقبت لاکھاں سوں کوئی یک جانور
شاہ کے درگاہ کو آپہنچا نگر

تیس پنچھی دل شکستہ ناتوان
بے پر و بے بال و سست و نیم جان

آئے جب سیمرغ کے دربار لگ
ہوش و طاقت سوں جدا ہو گئے الگ

دیکھ کر سیمرغ کی درگاہ بلند
ہو گئے حیرت سوں ہر یک پابند

برق استغنا کی سنتی تھی وہاں
جو پڑے تو جل جاوے دو جہاں

کئی ہزاراں خلق صاحب اعتبار
ہیں کھڑے دیدار کا دھر انتظار

کئی ہزاراں چاند تارے آفتاب
منتظر ہیں واں نئیں کس کا حساب

کل یو سب ذرہ نمن حیران ہیں
سب ہوا میں اسکے سرگردان ہیں

یو نپکھ یو دیکھ کر وہاں کا وصول
سب یکندر ہو گئے دل میں ملول

پس لگے کہنے کو ایسے لوگ یہاں
ہے پریشاں سو ہمن جاگا کہاں

ہے جہاں ذرہ برابر آفتاب
کیا ہمیں سے وہاں غریباں کا حساب

او ہمیں سمجھے تھے جو کچھ سو غلط
سب ہمارے محنتاں ہو ہو غلط

ای دریغا یو ہمارا رنج راہ
ہو گیا ناچیز سگلا اور تباہ

ہو گئے جب یوں سکھرے و سب نراس
ٹوٹ کر گویا پڑیا اُن پر اکاس

سب اکندر دل میں بیدل ہو رہے
جیوں کہ مرغ نیم بسمل ہو رہے

تک ایک سیمرغ کی درگاہ سوں
ناگہاں آیا جلال و جاہ سوں

دیکھ کر اُن تیس پنچھیاں کو نزار
بال و پر ہے لند مند بوٹے کے سار

پانوں سو سر لگ سگل حیرت منے — جان و دل سو رنج اور حسرت منے

بعد ازاں پوچھا کہ ای قوم غریب — کیوں ہے یوں تمنا کو حیرانی نصیب

کاں سو آئے ہیں تمیں ہور ہے سو کون — دیکھ منے کل گئے ہیں جوں پانی میں لون

کاں تمہارا ملک ہور کاں گاؤں ہے — کاں تمہارا ٹھاؤں ہور کیا ناؤں ہے

کیا سبب آئے ہیں اس درگاہ میں — کیوں کہ بچہ آئے ہیں ایسی راہ میں

پس دیے او تیس پنچھاں نے جواب — دیکھنے آئے ہیں یو عالیجناب

ہے ہمارا بادشہ سیمرغ جوں — دیکھنے اسکو ہمیں نا آئیں کیوں

ہیں ہمیں بندے سب اس درگاہ کے — خاکسار و عاجز اسکی راہ کے

گئی مدت سو راہ طی کر ای عزیز — صد ہزاراں آئے ہیں چل باتمیز

شاہ کے ملنے کی ہے دل میں امید — بیک ہوئے ہیں انتظاری سو سفید

آئے ہیں یہاں لگ و کچھ نئیں خبر — کب ہمارے پر کریگا شہ نظر

پس کہا او بیک ای بے حاصلاں — شہ کی استغنا سو ہیں سب غافلاں

یہاں سو مشکل ہے ترے لوگاں کو بار — پس تمن سے کاں غریباں کو شمار

تم اچھے تو کیا نہیں تو کیا یہاں — کاں تمن کو کون گنتا ہے کہاں

صد ہزاراں عالم اس درگاہ میں — ایک چیونٹی کے نمن ہے راہ میں

کیا تمہارے ہاتھ سو ہو آئیگا — کیا تمہارے باج کم ہو جائیگا

یو سخن سنکر پنچھی امیدوار — ہو گئے سب دل میں اپنے بیقرار

پس لگے کہنے اگر ہما کوں شاہ — اِس وضع دکھلائیگا خواریکی راہ
تیں ہی اوں خواری مگر ہما شرف — سو شرف اُسکے اگلے ہیں یکطرف

تمثیل

کیا کہا ہی خوب نوں مجنوں نے بات — گر کریں مجھ آفریں سب کائنات
آفریں اسکی مجھے درکار نئیں — شادماں لیلی کی گالی سوں ہوئیں
اسکی گالی آفریں سوں خلق کے — مجھکوں شیریں تر بھی ہیوے سو لگے
یو نچہ ہم سگلے پکھیاں کی ہی تمیز — اُسکی خواری سب ہی ہما عزیز
آگ سوں ڈرتا ہی کب دل میں پتنگ — ہی محبت سوں جب اسکوں شمع سنگ
گرچہ استغنا ہی شہ کی بے شمار — ہیں ہمیں تو لطف کے امیدوار
جب کہے پنچھیاں نے یوں باصدق و سوز — ہو گئی اُن پر شب تاریک روز
فضلِ ربانی ہوا فریادرس — جو رُس تھے سوں ہوے سب سوں سرس
تختِ عزت پر مکاں ساریاں نے پائے — صدر پر عزت کے سب کوں بیسلائے
بعد ازاں رقعہ دئیے لیا سب کے ہاتھ — پس کہا اسکوں پڑو تم غور ساتھ
جیوں کہ اوں پنچھیاں اوں رقعے بچھائے — شرم سوں ہرگز نہ اپنا سر اٹھائے
بھیاں جو کچھ فعلاں کئے تھے سو تمام — یک بیک رقعیاں منے تھا والسلام
سخت سب افعال سوں تھا فعل یوں — جو چلے تھے نفس کی خواہش منے یوں
یوسف اپنے کوں کوے میں ڈال کر — بیچ کھائے تھے خدا کوں کچھ نہ ڈر

جی حال جو حال ہی ہی حال
رہنا ہی اپس کوں سدا کال

حکایت آمدن برادران بطلب غلہ نزد یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف پیمبر حق پسند
جن پہ ہوتا تھا ستاروں کا سپند

نچ ڈالے اکوں بھائیاں نے تب
لکھ لیا مالک نے یک خط اُن سوں جب

از قضا یوں ہوے جب بادشاہ
لے کے مالک سوں رکھے رُقعہ نگاہ

جب او بھائیاں مصر میں کنعاں سوں آئے
قحط سوں روٹی بدل پانی کو آئے

نیں پچھانے شاہ کو جو کون ہے
مُکھ پہ انگے کس وضع کا نون ہے

پس کہے یوسف کہ ای یاراں مگر
خط عبری جانتے ہیں پانچ کر

جو ہمارے پاس عبری ایک خط
گر تمیں پانچینگے تو ہی نیک خط

بند سناو نیکے اگر او خط ہمن
جو منگینگے تم سو دیونگا بے سخن

بس کہ عبری کا خواں تھے سب یاراں
پس کہے او خط کہاں ہے لیاو سوں

بعد ازاں اس خط کو جب یوسف دئے
شرم سوں سب یار سر نیچے کئے

خاک ہو گئے آگ میں جل کر سگل
آب ہو گئے خوے میں گل کر سگل

خوف سوں خط پڑھ نہ سکے لرزنے لگے
دل منے اپنے ہزاراں خوف کھائے

ہو گئی منہ میں زباں تن سوں بند
تن کے سارے سست ہو گئے بند بند

پس کہے یوسف کہ یوں چپ کیوں ہیں تم
ہو رہے ہیں کیا سبب اسمعانت گم

بعد ازاں بولے او ای شاہ کیا کنے
خوب ہی اس خط سوں گردن مارنا

کیا سمجھتا ہی تو ای مرد عمل
تو نہ آونگا ضماں تجھ پر خلل

حکایت

عرفان

پنچیا ہی یوسف اپنے کو جو توں
ہوویگا آخر کو تیرا حال کیا

ہوویگا جس دن او یوسف بادشاہ
کیا کریگا عذر تو ای روسیاہ

انمیدن تو بھی گدایاں کے ہمن
جائیگا بھوکا منگا یوسف کُدن

ہوویگا آخر پشیمانی سو حیف
پس تکو یوسف کو اپنے بیچ

محو ستدن مرغان بمقام فنا

جیوں خجل پنچھیاں ہو خط دیکھکر
اشک حسرت سوں لیے نینوں کو بھر

آگ سینے غم کے ہو جل بل کے خاک
دل منیں دکھ سینے منے آ درد ناک

ہو گئے اس بات نا امید جب
بحث اس کو آیا جوش تب

ہو گئے سارے گناہ یکموج سوں
سرفرازی کا لگیا سر اوج کوں

آفتاب قرب نے کیتا ظہور
محویت منیں ہو گئے سب غرق نور

عکس سیمرغ کے سب اکبار
چہرہ سیمرغ دیکھے آشکار

جیوں ایس پر بھی پنچھی نظر
آپ ہی ہو تھے سیمرغ دگر

ہو گئے حیران پنچھی دل منیں تو
جو اپے سیمرغ تھگے یا کہ او

پس ایس منیں آپ حیران ہو رہے
تو اپے سیمرغ او اسکو کہے

تیں رہی اتنی کسے گز بچھان
جو او میں ہو یا میں او آخر ندان

جب ہو سیمرغ سگلے اکرنگ
ہو رہا ہر ایک پنچھی حیران و دنگ

تیں ہوا معلوم کس کا کس کو حال
پس گئے درگاہ حضرت سوں سوال

ای جناب پاک تو کیا ہی سبب
جو ہمیں ہو گئے ہیں سیمرغ ای عجب

انکے انکسکو نہیں سکتے پچھان
پر آپس کو نہیں سکتے پچھان

بعد ازاں درگاہ سو آیا خطاب
جو مثال آرسی ہے یو جناب

ہو وینگی جس کو طلب جس چیز کی
شکل اسکی ہو وینگی تس چیز کی

اذا گر دیکھے خواس اپنے بہتر
آینگی اسکو وہی صورت نظر

تیس پنچھی تم جو یہاں لگ آئے ہیں
تم اپسکو آپ ظاہر پائے ہیں

گر تمیں چالیس اچھے یا پچاس
یو بچہ کر لیتے اپس آپے شناس

گرچہ کم پایش سب تم آئے ہیں
آپ کو دیکھے اپس کو پائے ہیں

نیں تو مجھکو دیکھنیکا کسکو تاب
کب بجھا سکتا ہی شپرک آفتاب

یا پنچھی اپنے جو آئے تھے ادھر
پس گئے ہیں واز ہو مارک سو پھیر

ہر ایکس کو صورت مقصود اچھے
ہر یکیس کا حب لے معبود اچھے

جوں تمیں تیس پنچھی سیمرغ کاج
آئے ہیں یہاں لگ تمیں محنت سو آج

پس تمیں سیمرغ ہونا نیں عجب
محو ہیں تم آپ اپس کے حب میں سب

اصل میں سیمرغ سمجھو مجھکو تم
سایہ تھا سو ہو گیا سورج میں گم

در بیان حقیقت بقا بعد از فنا

جیوں فنا میں گم ہوے پنچھی جو تیس
پس گئے مدت کو پھر کر پا ہوش

بیخودی میں جا با خود آئے پھر
سر فنا میں دبقا کو پائے پھر

اِس فنا اور اِس بقا کا کوئی بیان
جو پوچھے تو تئیں دیا جا نا نشان

جیوں کہ اسرا بقا بعد از فنا
نئیں سمجھ سکتا ہے یک نا آشنا

منزلوں صفات کے او پاس سکے
جن دنیا سوں ہاتھ دھو کر اُٹھ سکے

ہے جہاں تک تو عدم وجود در عدم
رکھ سکیگا کب تو اِس رہ میں قدم

اِس فنا اور اِس بقا سوں جا گذر
تا تجھے ہووے بقا کی کچھ خبر

دیکھ اول تو کیا تھا اور کیا ہے اب
اب نہیں سمجھا تو سمجھیگا تو کب

اصل میں نطفہ تھا تو خوار و زار
بعد ازاں عاقل ہوا اور ہوشیار

پس تجھے اسرار سوں واقف کئے
معرفت سوں تسپہ آگاہی دئے

پھر تجھے دنیا سوں کر ڈالے فنا
تس فنا میں راز پنہاں ہے کنا

اس فنا کے بعد اگر بخشے بقا
ہر جا اُتھ دیکھتا تیرا لقا

گر نہیں اسبات کا تو رازدار
فکر کر ہشیار ہو اور کچھ بچار

جب لگوں یہاں نیں ہوا مردود خلق
ہو ویگا مقبول کب ای مرد دلق

جب تلک دیکھا نہیں اول فنا
پاویگا تو کس سوں خدا جز لقا

جب تلک دیکھیا نہیں ہے درد و رنج
کب ملیگا کس سوں تجھکو یو گنج

نیست ہو تو تا تجھے ہستی ملے
جب تلک تو ہے تو ہستی کیوں ملے

تب ہے لگ تجھ خواری و فنا
کاں سوں دیکھیگا تو عزت اور بقا

حکایت بادشاہے کہ بر [illegible] عاشق شد بود

حکایت

بادشاہ کوئی تھا جہاں میں بے نظیر — ہفت کشور جسکو تھا فرماں پذیر
جانتے تھے خلق اسکندر اُسے — قاف سو تا قاف تھا لشکر اُسے
جاہ کا اسکے اتھا رخ ماہ پر — ماہ کا رُخ شاہ کے تھا جاہ پر
از قضا اُس شاہ کا تھا یک وزیر — تس کو بیٹا ایک تھا بدرِ منیر
آفتاب آسمان دلبری — جگ کے محبوباں پہ اسکو سروری
دن کو گر او ماہ نکلے گھر سو بھار — جگ منے ہووے قیامت آشکار
مکھ نورانا غیرتِ خورشید و ماہ — تس پہ کالے ابر کی چتری سیاہ
نوش لب سو چشمۂ آبِ حیات — تس پہ خطِ سبز ہریالی کے دھات
نین سو دکھلاتوں افسوں گری — جسکے آگے شرمندہ ہو سامری
سیم تن سیمیں بدن سیمیں ذقن — عاشقاں کا دام زلفاں کی شکن
فتنۂ جان وہی خالِ سیاہ — سو قیامت کے برابر یک نگاہ
شرح اسکے حُسن کی کاں لگ کروں — عمر گر اس فکر میں ساری بھروں
الغرض شہ اسکو یکدن دیکھ کر — ہو گیا بیہوش بے سُد بے خبر
نقدِ جاں اُسکے محبت میں دیا — آرزو سو عشق کا سودا کیا
رہ نہ سک محبوب بن ایک تل — گم گیا سُد بُد گنوایا دین و دل
خلوت و جلوت منے اسکے بغیر — صُلح کُل غم سو کیا راحت سو بیر
رات دن اسکو رکھے اپنے حضور — نا کرے یک تل جُدا نینوں سو دور

دن کوں سو دیتا سے جھلے کھیان ۔ رات کوں دیتا نہاں کرے اس پر انکھیاں

صبح سوں تا شام وہاں سو تا صباح ۔ دل کوں الفت میں کیا اسکے مباح

یک نچھاوے حسن کا اسکے بہار ۔ یک کرے رو رو گہر اس پر نثار

یک پیوے دیکھ اسکے مست نین ۔ یک گنوان ڈالے ایس کے دل سو چین

ایک تن کب رہ سکے نا اسکے باج ۔ تا ہوا وہ بھی بچارا لا علاج

شاہ کے در سو کہیں نا جا سکے ۔ نا کبھی ماں باپ کے پاس آ سکے

باپ ماں بھی دیکھنے ترسے مدام ۔ کیا کریں لیکن کہ تھا مشکل سو کام

یوں چہ گذرا جو کتیک دن روزگار ۔ تا کہ اس نو خیز پر آیا بہار

از قضا اس بھار سو شہ کے گھر ۔ کوئی اتھی خورشید سو ناری مگر

کیں سو دیکھ اسکوں یو فرزند وزیر ۔ ہو گیا یکبارگی اسکا اسیر

او سمند بھی اسپہ ہو گئی مبتلا ۔ ایک نس ناگاہ اسے لیتی بلا

اتفاقاً بادشاہ ہی ہر ست ۔ سو رہا تھا ایک نس ہو جا مست

جاگ اٹھا سو یار کوں نا دیکھ کر ۔ ڈھونڈتا نا خوش ہو نکلا ہر کدھر

عاقبت جس ٹھار او دونوں جنے ۔ تھے سو نکلا شاہ جا وہیں منے

دیکھتا کیا ہے تو دونوں دلبراں ۔ شاد بیٹھے ہیں خوشی سو کامراں

شاہ کے دل میں تری غیرت سو اگ ۔ پیچ کھایا تلخ ہو کر جوں ناگ

مست عاشق اور تیسرا بادشاہ ۔ کیوں کرے دلبر نہ کوئی اسکے نگاہ

بندہ کی راہ بچھا در دالیں ۔ جوں کا اس آگ سے تی نکالیں
باتیں پیچوں کی ریت بوزا گی ۔ او پچہ چلا دو اصل مقا اگ

پس لگیا کہنے کو شتہ نوں دل سے ۔ کیا کہوں اپنا گنہ میں کس کنے
میں تو اس چھوڑے کو کتنے نازسوں ۔ پال کر کیتا ہوں واقف رازسوں
مال و دھن جیو جان سگلا کر نثار ۔ ہاتھ میں اسکے دیا سب اختیار
او سو مجھکو چھوڑ کر اوروں کے سات ۔ جیوں ہے اب سو تو کیسی ہی بات
اب مجھے واجب ہوا یوں با لضرور ۔ خوں کروں دنیا سو اسکا نام دور
بات اتنی بول کر او شہریار ۔ بند کر مار و کہا خوب استوار
تا کہ اس کا تن گیا سب پھاپ پھاپ ۔ سر سے ہو دھرتی رکت کو چاچ چاپ
پس کہا شہنے کہ صوفی میں لیجاؤ ۔ پوست اسکا کھینچ کر سولی دلاؤ
وہیں لے گئے اسکو بیگی کھینچ کر ۔ تا جدا کر کھال دیویں دار پر
یو خبر سنکر وزیر آیا وہیں ۔ خاک بھا پیشتا دھایا وہیں
مارنے ہارو لیا کتیں خلعت دیا ۔ ہمکو نقد اور عظمت دیا
پس کہا نئیں اس جواں کا کچھ گناہ ۔ تس پہ ہیگا مست کیفی بادشاہ
جائیگی جب کیف کی مستی اتر ۔ بعد ازاں پچتائیگا دلکے بھتر
اس جواں کو آج ماریگے خو کوئی ۔ جیو سو بچا کس وضع اسکا نہو ئی
پس دئے او مارنے ہارے جواب ۔ تو خو کچھ تو بولتا ہی نئیں صواب
آج اگر نئیں مار ہیں ہم اسے ۔ بادشاہ جیو سو نچھوڑیگا کسے
پس بندیخانے میں جا کر وزیر ۔ لیک داب جب قتل کا لایا اسیر

اواگ

پوست اسکا کھینچ کر سولی دیا
بعد ازاں بیٹے کیں پنہاں کیا

شاہ دوسرے دن ہوا ہشیار جب
مارنے ہاروں کوں پوچھا حال سب

سب نے بولے حکم جو تھا یوں کئے
کھال اسکی کھینچکر سولی دئے

بادشاہ سنکر خوشی دل میں کیا
ہر کسیکوں نقد و زر خلعت دیا

پس کہا شہ نے وہ پنج رہنے دیو اُسے
تا جہاں میں ہو عبرت ہر کسے

جو سُنے یو شہر کے لوگاں خبر
دیکھنے آنے لگے سب سر بسر

غرق لہو میں دیکھکر گوشت کوں
خیف کھا رونے لگے افسوس سوں

چند روز اُس شہر میں ماتم ہوا
درد سوں اُسکے گھرے گھر غم ہوا

شاہ پھر آخر کو بعد از چند روز
دل نے پکڑا پشیمانی و سوز

یاد کر باتاں کوں اُس دلدار کے
دلبرِ شیریں شکر گفتار کے

دمبدم غم اور غصہ کھانے لگا
دل سوں آہِ آتشیں بجھانے لگا

جوش مارا عشق غصہ کم ہوا
عیش جا کر درد و غم ہمدم ہوا

بادشاہ کا عشق اور ہور یاد یو
اور خوشی صحبت کی ہور دلدار یو

وہ محبت اور یہہ بزم شراب
جائے سب تو کیوں نہووے شہ کباب

پس ہوا دل سوں پشیماں بادشاہ
خار ہو سلنے لگی سینے میں آہ

دل تی سب جا تا رہا صبر و قرار
گلشنِ زیبا لگا دسنے کوں خار

عاقبت کپڑے رنگا کر نیل سوں
جا کے بیٹھا ماتمی ہو سر نگوں

در بیان عشق

ترک اچ پانی کیا یکبار کا / لے رہا سینے منے غم یار کا
آخرش یک دن کو او شہریار / آپ آیا چل کے سولی کے تھار
دیکھ کر اس تد بجر کو حیف کھا / دیکھ سور و رو سر پہ لیا خاک بھا
بات یک یک اس جواں کی یاد کر / درد سوں رونے لگیا فریاد کر
دل پتہ اسکے درد و غم بھاری ہوا / زخم شمشیر الم کاری ہوا
کات کر لینے لگا داستاں سو مات / صد ہزاراں آہ اور افسوس سات
لوتنے بھیں پہ لگا مچھلی نمن / ہو گئی لہو کی ندی رو رو نین
دیکھتا انجواں کو اسکے کوئی اگر / یاد ساون کی جھڑی کرتا مگر
رات ساری اکیلا دن ہج لگوں / شمع کے مانند جلتا سوز سوں
جب گگن سوں صبح کا چلتا پون / شاہ جاتا اٹھ کو وہاں سوں گھر گدن
پڑ کے رہتا کنیں تو بھی پیاسا بھوکا / بند کر رہتا زباں کو جیوں موکا
کس کو نہ قدرت تھی خوشا بات / کچھ کہے یا کچھ نکالے منہ سو بات
اس وضع چالیس دن جب گئے گذر / سوک جاکا تا ہوا شہ جیج کر
از قضا اس سوز کے گرداب میں / دلبر اپنے کو نجھایا خواب میں
چاند سا مکھڑا شفق میں غرق خون / غم سوں لاکے نمن تھا سر نگوں
بعد ازاں ست نے کہا ای دلربا / کیوں ڈوبا ہی لہو منے تو ابو دھا
جواب تب اسنے دیا ای بادشاہ / تہ خدا بیا بچی مجھے بن گناہ

جو میں تیری آشنائی سو ہوتیں	تو رہ سو تیری بیرونی سو ہوتیں
[illegible]یک تھا میں جو تو نے یوں کیا	کھال میری کا تر کہ سولی دیا
[illegible] سو یوں یار کرتا ہے بدی	جو کرے کافر سو کافر نا کبھی
نہیں چھوڑونگا قیامت میں تجھے	وہ دونا دیوے خدا جب تک مجھے
سو ونگا دیوان حشر کا جدھاں	میں ابلیس کا داد مانگوں کا تدھاں
جب سنا دلبر سو شیخ نے یوں جواب	تاب دل سو گئی نکل انکھیاں سو خواب
جیو میں اسکے سوز و غم تازہ ہوا	درد و دکھ بے حد و اندازہ ہوا
ہو گیا دیوانہ سدھ بدھ چھوڑ کر	زندگانی سو گیا مکھ موڑ کر
پس کہا ای مجھ دکھیاری کی دکھی	ہور نہ ہے تو تو مرجا کیسو شکھ [illegible]
ظلم سو تیرے تو لٹی دیکھا ہے دکھ	کیا دکھاونگا صبا میں خلق کو مکھ
گر تو ای دلبر آتا مجھ پر نظر	جیوں کیا ہوں میں تو ہرگز یوں مگر
گر چہ میں کرتا ہوں تیرے سو بدی	تو بدی ہرگز نکر مجھ سو کدی
میں جو یوں غمناک ہو دل جاک جاک	خاک پر تیرے ای میرے سر پہ خاک
اب تجھے میں کس طرح ڈھونڈوں کہاں	رحم کر میرے اپر ای جان جہاں
گر کیا میں بیوفائی سو جفا	تو بھی مجھ بے وفا سو کر وفا
میں کیا گر خون تیرا ظلم سوں	تو نکو کر غم سو میرے دل کو خوں
[illegible] کروں کیا ہو میں خطا	تو گذر جا اس خطا سو کر عطا

تو کیا ہی چھوڑ کر جب تو جہان | نیں بھی یہاں تجھ باج رہتا ہوں کہاں
میں رہا ہوں غم سو تیرے جاں بلب | تا تو جو دیوں خوں بہا میں سو کب
موت کا کچھ ڈر نہیں مجھکو اِتا | ہی مجھے تیری جفا کا ڈر جتا
عمر سب میں عذر خواہی میں بھروں | اِس گنہ کا عذر سو کیوں کر کروں
کاش کے کوئی کاٹتا میرا گلا | تا نجات اِس غم سو ہوتا بھلا
نیں رہا اب مجھکو کچھ تابِ فراق | جو ہوا ہی تاب اور طاقت سو طاق
جو میرا اے فضل سو ای دادگر | نیں رہی ہی مجھکو اب طاقت دگر
کیا کروں دکھ سو ستا رہیا ہاں لگوں | خوش سو نیں جو دل رہتا اجوں
یوں بچہ کہیک کر ہوا خاموش جب | تا تسلی دیں ہو گیا بیہوش تب
پس ہوا ویسے میں فضلِ کردگار | کتیں جو تھا نیہاں وزیر نامدار
شاہ کو یوں دیکھ کر بیہوش و تاب | لیکو آیا جا کے بیٹے کو شتاب
بعد ازاں بھیجا اُسے نزدیک شاہ | شہ نے انکھیاں کھول کر دیکھا نگاہ
لے گیا درحال اُسے اپنے منڈھیر | لگی خوشی سو بھر کر دونوں کے سیر
ایک انکسی ہو ہمراز و تیں | ہو گئے آپس میں دمساز و تیں
نیں کسے وہاں کی خبر ای راز جو | کیا کہے اور کیا سُنے آپس میں او
کوئی سو وہاں کا واقف اسرار تیں | راز داں اِس کار کا اغیار نیں
کس کو طاقت جو کہے کوئی وہاں کی بات | جو کرے تو سر گنوا بے بات بات

حکایت

وہاں سو عارف آپ میں لگا ہو جا
بات وہاں پھیر آسکے اندھلا ہو جا

وہاں سو خاموشی بغیر از بات نیں
بات کہنے کو رضا کس دھات نیں

ہو گیا یہاں تو پنچھ باجا تمام
کیا کہوں آستی آگے میں والسلام

خاتمۂ کتاب

شکر کر و حمد ی کر بہ وجہِ صواب
ختم ہوئی توفیقِ حق سوں یو کتاب

اصل میں یو تھا کلام فارسی
اہلِ معنی کو مثالِ آرسی

خوشترین تصنیفِ شیخِ نامدار
پیشوائے عارفانِ روزگار

شیخ جنہا جید ل فرید نامور
خاص جنکا ہی لقب عطار کر

اونکالے ہیں جو یو عطرِ سخن
عطر پروردہ کئے ہیں تو گلگن

ہر سخن یک تحفۂ اسرار ہی
مغزِ جاں کو طبلۂ عطار ہی

عارفاں کے پاس یہہ استاد ہی
طالباں کے حق منے ارشاد ہی

فکر سو جن کوئی کرے اسمیں نظر
مقصدِ دینی سو ہووے بہرہ ور

نفس اسکا دمبدم تنبیہ پائے
غیر کا وسواس دل سوں اٹھ کے جائے

بخت گر یاری کریں تو کیا عجب
مارے مردارِ دنیا کی طلب

تھا ولے خوب فارسی میں یہہ کلام
کم سمجھ سکتے تھے اسکو خاص و عام

بلکہ بعضی فارسی خواں بھی کہیں
حرفِ مشکل کو سمجھ سکتے نہیں

گرچہ میں بھی کچھ نہیں معنی شناس
کاں مجھے اسکے سمجھنے کا قیاس

لیکن اسکی دیکھ کر دلچسپ بول   یک بیک یوں دل منے آیا کلول
جو موافق فہم اپنے کے ضعیف   اس کتابِ خاص کا نظمِ شریف
قصد کر دکھنی زباں میں لکھے آؤں   تا رہے دُنیا منے تیرا بھی ناؤں
پس مدد منگ شیخ کی ارواح سوں   التجا کر عجز اور الحاح سوں
میں قلم جاری کیا اوراق پر   جب ہوا پورا یو نظمِ مختصر
نام اسکا میں پنچھی باجا رکھا   یادگاری خلق عالم پر رکھا
بسکہ محنت سو کیا ہوں لھو کو خشک   یا الٰہی کر دکھا اس لھو کو مشک
یا الٰہی تجھ سوں یو دھرتا ہوں آس   جو جہاں اس مشک سوں بھر جاوے باس
یو ہے سو اسکے اچھے ہر کوئی مگن   ہر کسی کے دل کو دے اسکی لگن
یا الٰہی کر میری محنت کو چیز   کر تو اس گفتار کو ہر دل عزیز
ہر کسے پڑھنے پہ اسکے ذوق دے   جن سُنے اسکو زیادہ شوق دے
دے مجھے بھی اسکے پڑھنے پر عمل   دور کر سب حبِ دنیا کے دغل
فیضِ لاریبی سو اپنے ای غنی   کر مجھے گنجِ قناعت کا دھنی
دے بحقِ حرمتِ حضرت رسول   اس مشقت کو میرے فیضِ قبول
ای عزیزاں میں تو لیا کھینچ رنج   شیخ کے اسرار کا موں گنج
یو ولایت بدخشانی رتن   قصد کر لایا ہوں در ملکِ دکھن
ہاتھ میں جس کے اچھیگا نقد ذوق   ہووےگا اسکی خریداری پہ ذوق

اِس تجارت کا مجھے بس ہو نفا — جو کریں مجھکو دعا دل سو صفا

تا کہ بخشے خدا میں سب میرے گناہ — ہووے اجلا تو میرا نامہ سیاہ

اِس میں یارب میرا ہوتا ہے کام — شکر ہے جو ہوی پنچھی باچا تمام

جب کیا تاریخ کا دلیں حساب

تب ہوا میرا ان میں کیا خاص کلب

للہ الحمد کتاب پنچھی باچا تصنیف وجدی رحمۃ اللہ حسب فرمائش برگزیدہ دارین جناب منشی غلام حسین صاحب سلمہ اللہ الواہب بستیم رمضان المبارک سنہ ۱۲ ہجری علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التحیات در شہر مدراس حرسہا اللہ من الادناس بمطبع مجمع فیض عظیم الاخبار بحلیۂ طبع محلی وبزیور تحریر مرصع گردید

جیوں نوں کے بیچ نون دو ہے — یوں دو ادو ہلال رو برو ہے

کیا کاں کر جس غلام یو گل — کیا بال کہ جسکو ہیو سنبل

کرا سمیں برابری کتے تو ہے — تو جان کہ وہ سیاہ رو ہے

نیاں تنے جسکے لاج کا جل — ہو [illegible] دو بچہ بی کچھ پہ لاج کا جل

چنپے کی کلی جو اتو ہی آت پاک — جس ناک کے رشک سوں ہی غمناک

جس دیکھتے کیر دل میں گرجا ہے — نادار کھنڈ کیے سو ہیے مرجا ہے

لب دیکھ بھرے جو لال کا لہو — اسفید ہو جا جیوں کہ بلور

ہیں دنت دسن کو دیکھ سیانے — نادان بہی انار دانے

جھل کھائے تھدی طرف سوں زمرد — [illegible]

اس کنج کو کہے کتنک کنج کنج — ہین بیچ نہ تمن ہو ہیچ

جسکے خو جلات ہو نارنگ — جامن کے تمن سیاہ جا رنگ

اکر تاہر مکر کو جسکے کر تار — آت زیب دیا ہی جیوں کہ زر تار

اس تار کو جن خو خوب جانیا — زر تار کو لشم کر پچھانیا

جاں لگ جو تو سرو ہیں رسیلے — اس قد سو تھے راست یعنی سیلے

اچھتے جو تو تجہ بیچ اچھتے — جیوں جھاڑ جنگل کے بیچ اچھتے

لے پاؤں کے کنی تا کہ تا لو — لب زیر تھے تلچ میں جیوں لجالو

نکلے تجھے کو نجھری کے کد بھار — ابدالاں کو بوجتے تھے بار بار

دم دیے بچھڑنے ہو آ را — کالج کے اپر لوں جیوں کھرا را

کیا درد جو دیو دیسند جانے — کیا آگ جو دل جلے پچھانے

اس آگ کے کیا بیاں کروں میں — کیا اسکو جراؤں کیوں جروں میں

چھاتی میں یکایک آ و سلگے — دونوں شاباں کے بیچ بلکے

کایا میں بھرے وہاں سوں کاوا — کایا نہ اگن بھریا علاوا

گر آہ کروں تو آگ جل جاے — آنسو کو انگار دیکھ بل جاے

ہر عضو اُپر ہزار زاری — ہر بال پہ لاک بیقراری

نا سد کے سر اپر ہے سایا — نا بد کے بدن اُپر ہے مایا

نا تاب رہی ہے کچھ نہ طاقت — دل صبر کے سر کیا ازاقت

بن یار نہ کوئی اور ہے یار — بن دوست نہ دوسرا ہے غمخوار

جب دیو تمام درد بھر جاے — تب دل کے اُپر یہی گذر جاے

وہ قیس جو عشق میں علم ہے — مشہور عرب تی تا عجم ہے

اس کے بی تو دکھ میں ہے درستی — پن درد میرا دگن ہے اُس تی

میرے جو دھنی تھی دلکو آوار — جیوں کوٹ کو قلعدار مختار

اکری ہے اُو من بیتن میں شاہی — بن تن منے اسکی تھی دراہی

ہر چند نکالنے کیا کس — جو کاڑ بل تجھا نوں پارس

اس نور کو پاک دل میں جا دیوں — اُس نار کتیں اُتھا جلا دیوں

ایسے میں سورج نکل کر آیا — مرغ رات نے راگ چل کر آیا

لے رات ایسکے سات کے لوک — لگی بھاگ چند کے طبل کو ٹھوک

آرے جو تھے دیکھ بھان کابل — گنجیفے کے جیوں ورق گئے جل

سیراب ہوئے تمن سکھے من — آت فیض سو صبح کے سکل بن

ہر جھاڑ اپر ہے لہلہانا — ہر ڈال پہ مرغ چہچہانا

ہر پھول کئے کر نازکی ہے — ہر پات میں تازگی جھکی ہے

بن میں جو اتھا نپت اداسی — مخمول ہوا جو پھول باسی

کیوں کر جو کرے آدمورت — مجھ دل نے دیکھ ات کدورت

تا دل میں دھسے نہ مجھکو جائے — کیوں مجھکو روا رکھے الٰہی

اب بوجھ بھلا دسیا جو مرنا — اس کھیل میں یو حیات ہرنا

کیا پھیر گرد کے سامنے جاؤں — کیا اسکو یو موکھ پھیر کے دکھلاؤں

دل اسکے خیال سو اگر بند — نا ہوئے تو کیوں رہے رضامند

ہور میں تو غلام ہوں میرا کام — خود سو نہ خیال سو سرانجام

ناچار ہو بھی کیا کرو گھر — جیا نے سیس دھرت پر دھر

نزدیک ہوا اس رین احوال — آپکے ملول من کے احوال

اسرار کرو کیے شاد مورت — تھا دل میں جو لیونا ضرورت

او بیچ میں آدیا خفیل کا — تشنے تھا جو دل تمام بل کا

مَیں گرچہ بڑھا او نوجواں ہے ‏ ‏ ‏ تو آدمیں یہ انکھوں دلواں ہے

جس شکل کی توں کیا شکایت ‏ ‏ ‏ مُصحف سوں یہ معنوی یک آیت

جن عشق کوں کچھ پچھانتا ہے ‏ ‏ ‏ معشوق ہی کیا سو جانتا ہے

معلوم ہوا کہ جیو تیرا ‏ ‏ ‏ کرتا ہے پرت بتن میں پھیرا

معلوم ہوا کہ انکھہ تیری ‏ ‏ ‏ انکھی ہے یک انکھہ سو کھیری

یک زلف جو او ہے اصل تیری ‏ ‏ ‏ تجھ یک کوں ہے ہے پانوں بیڑی

جس دیکھہ تو آپسے گیا بھول ‏ ‏ ‏ اچھہ اب بھی ہمیں مہن سو مشغول

اب اسکو اول کہے تیوں پکارک ‏ ‏ ‏ محبوب تیرا تجھے مبارک

او کار ہے جاں تلک ہور اشغال ‏ ‏ ‏ یک بانده بہتر تلاوتیں ڈال

ہر قوم کی یک جدی عبادت ‏ ‏ ‏ درویش کوں بیخودی عبادت

بن عشق او کون ہے زبردست ‏ ‏ ‏ جو خاک کہے تیوں خودی کرے پست

گر عشق ہوا ہے کوت گردا ‏ ‏ ‏ یا شغل کی تجھہ تری ہے پردا

گر عشق نہیں تو شغل ناچار ‏ ‏ ‏ جاں عشق تہاں نہ شغل کوں بار

یو جیوں کہ گگن او گو ثیا کر ‏ ‏ ‏ یو مشک سباس تیوں لی او چیر

یو ناک لُتا و لا او ناری ‏ ‏ ‏ یو دھرتی او جانجا بھراری

یو جیوں کہ اگن او گھس کے گھر ‏ ‏ ‏ یو پانچ ہے بے بہا او اہمتر

بس دو میں سنیتر ہوا ہے کیوں گم ‏ ‏ ‏ یو جیوں کہ وضو ہے او تیمم

جب مجھکو دیا تو کیا ن یو گن — تب ہار گند یا تو پھول چن چن
بیٹھا ہی جنے الس کجے نیں تھار — تو ہار ہے اُس گلے سزاوار
پایا ل کیا ہی جن خودھن مال — اُس گل میں سہاوے تو یو من مال
ہجری تو یہی کتیک برس تھے — بارا اُپر اِنک سو برس تھے
تب سیس الس کیا ہے بالا — اس جگ میں تو قدرتی جیالا
نیں شعر تو بولنا جانتا نیں — تو نیت نپت پچھانتا نیں
مجھکو نہ سفر سبق نہ صحبت — کو کی منے گتی تو عمر اکارت
انس کو ملے سفر سو پایا — پاوے انساں سفر سو پایا
ہوتا ہی کچیک سو سیج نہ کھر سوں — تو آدمی آدی سفر سوں
دیکھا ہی جنے سفر کے کچھ درد — سو سہا ہی سفر کے گرم اور سرد
تن کچھ کرے آپسے نمایاں — ورنہ تو ہی جوں کہ چارپایاں
مکتب کو کسی اب لگ گیا نیں — مخدوم سو کس سلک سبھا نیں
یک حرف مجھے نہ کن پڑھایا — والی جہاں تا نہ خبر جبر آیا
جس بیت اپر پڑے نہ والی — کھاندے پہ تس اتگی گدالی
اب نیں کسی سبب کا منظور — مزدور ہو جا پڑے کہیں دور
والی ہی دلیں تو لتاب کوں — والی ہی دکھی ملتان کوں
صحبت تو نہیں کدھی کسی سوں — ہندی دکھنی نہ فارسی سوں

تھی باپ پیر امرید اس کا ظہر — اس گھر سے دتیا اپس کا بر

اس گھر سوں مجھے بھی بندگی ہے — مجھ جیو میں خوش بندگی ہے

مجلس میں غیر اتھی سدا کامل — اس شہ کے کلام کی بہت چاول

جس بیچ جو بانگ ہندوی ہے — ست بدا او اسی کی پیروی ہے

نیں سول کہوں بچا ناسوت — سنگتم تو اسے سمجھ او ملکوت

کارن جبروت ماہ کارن — لاہوت اپس حساب میں گن

میں نور کو جوت کر کیا ہوں — جیو جیو کو بچا تو میں سیا ہوں

میں سن جو کہوں اسے تو دل جان — اس دل کو رنگل ہے شہ عرفان

اور جیو کی جا پران تو لا — عرفان نبول گیان تو لا

کر فکر اسی قیاس اوپر — ای بھائی بچانوں بھاس اوپر

اچھر کو تو چھوڑ ارت کو دیکھ — ست بوپر پچین نور ت کو دیکھ

گر کوئی شکر اچھو دگر کور — بجری کر اتال بس نو مذکور

تو لوگ کہاں تو گیان تو گت — تو بھید کہاں تو بے حقیقت

کوئی چھاچ منے سکر نہ بھاوے — اور رد و دکتیں نمک نہ لاوے

جب لگ جو سکت سکوت کا ہے — لا مس تو مقام موت کا ہے

تو لے تو او تھات توٹ جاتا — کی بھات تو بچار کچھ دکھاتا

خاموش کو تو لتے برس ہے — کہتے تو کہیں کہ بوالہوس ہے

فرہنگِ من لگن

باب الالف + اد + اول قدیم وازل اناد
آخر ازت معنے الک زلف وگیسو ال
پیروی اکاس بکداز اگل روبرو ادھرم
ظلم وبی انصافی انت نہایت اوکل مشکل
آن لمحہ اجت واجیت آفتاب
آپین خلاصہ ابوج بے بوج اپایا اگایا
اننت بے نہایت انصاف گستر کرہ
ایجنا اوکنا زمین آکار آباد وتشبیہ اکھم آسمان وتنیر
اپجار خلقت انوتی نادر اُرکن ستارہ
استری زن امت لامذہب الہی دلہن
اسنوت مرح آتی بیچ ودیو اکہت خاص و
جلاوطن وتشبیہ ادھورے ناقص آکاس
آسمان اپار بلاساحل اَمول بے قیمت
انجن سرمہ اگن آتش اچھر لفظ
ادمان تعظیم وتوقیر اخوند مولا اٹک

ات بسیار اٹہرف حرف نفی بمعنی لا آینڈت

لا علم باب الباء برم خداتعالی برکن لباس

بچن سخن بھون زمین بد عقل بناتی عرض

بنتی عرض بن عدل وثواب ونصیب پرس مرد برل

مرد باشان صف نعال بنت روپیہ باسی بسیار

پنڈت عالم پانت کھانا باتاں دست

بیستاس نام حکیم بقراط نام حکیم باوک آتش

باج فدیہ ومحصول بیال سانپ بس زہر بند

خشم بک زہر بابجن دردکنندہ بتواس بتی

برت انون بہاو روشن بتی پتنگ وحسن یاتی

مکتوب بھیت دیوار کہنہ پیچ تاخوری بون

گوسفند بہیج بادو بندگی بیری گرداگرد بھگت

اعتقاد پیتا پدر پرسیں خواہش پرمیس

خداتعالی پلیت منعکس بید پوتی پیران پوتی

پرمان سوگند پرکھت ظاہر بھان آفتاب

پیاپ تشنہ دیدار بھوک بہرہ بیچہ برق پیچ

تجارت بھجیا موافقت کرنا بھارت پوتی پیران

جان **بھوپ** خاوند **بھوگ** خور و خواب پلاّر

بھکلنا روان کرنا **پربت** کوہ **بیر** دشمنی

بن باغ **پون** باد **بہی** گوسپند **پتوا** سر

برگ درختاں **بوتہ** شتر بچہ **پرتھمی و پرتھی** زمین

پرکاس بکھیرا کرنا **پرد** بار **پانچنا** خواندن

بس اختیار **بگس** خوشتھا **بھالس** لغت

بھیٹ ملاقات **بیراگ** اداسی **بھوسیلب**

گوناگوں **پیت** محبت **پریت** محبت **برمند**

جہان **بنواس** جنگل **بتاو** مسافر **بہمن** فن و ہنر

پنچ پنچ عنصری **بین** نام ساز **پرم** عشق **بیت**

تخت **پایک** پیادہ **بن** بغیر **پرپچ** بیگانگا

بکھان تفصیل **پر** بیگانہ **پاتک** عذاب و ظلم

برگ درخت **پات** التا **تنک** تھوڑہ **ترلوک**

جن و انس و ملک **تلملی** بیقراری **ترنگ** موج و قوت

تم تیرگی **توک** دست پارہ **تربھون** زمین و

آسمان و خالی **تمت** تار و مال **تانت** پایمال

تریاک زہر مہرہ **تارہ** چراغ و کشتی **تھاں**

جاے تماس ساعت تحصول جسم ناسوتی تھیر
قائم تالان تالاب تیرلئی تشخیص ترکٹی
جہت سہ گوشہ آتش و دل و روح ترد ترنا جوان
تلمل قلق و اضطراب باب الجیم جل آب
جل ترنگ موج جگ عالم جیون خلاصۂ جان
چندر مہتاب جناوی پیداکری چمامہ نعلین
جہان جاے چور ریزہ چیت خیال چنت
فکر چوکھنڈ ربع مسکون چتر نقش چتارا
نقاش چونا ڈھونڈھنا چنچل چلبلا چک
چشم جپا پرستش چنار دہن و آفتاب چھچھان
خداوند جاگرت ہوشیار چہچہانا بولیاں بولنا
جوت نور چھیچھ بکھیڑا جاق چاک جالنا
جلانا چھایہ سایہ جگت پال حق تعالی جھجھا
جترکار نوازندہ چنین دیکھنا چین آرام
جاچ تنگ آوردن چک جف باب الدال
دآتار خاوند دھن دھنی خاوند دیل
تیزآب درستی طالب دیدار درپن آئینہ

درشت

درشٹ نظر دِشٹ نظر دِیا چراغ دیا
مہر دبیر عطارد دوش بدنما و حرف دشنور
وزیر دھرت زمین دھرتی زمین دابنا
عقل دعز نان دہن آواز دیسی توتری
دشٹ کوتنک کوتاہ نظر دند دشمن دھور
گاؤ داس باندی دسن دانت دُکن دو خنیدان
دھنک خیال دھگی تلخی دِک والی دائرہ
دف دھرم انصاف دھیر توقف دنکر
آفتاب دَد درندہ باب الراء راشن سوہ
رتی ذرہ رین شب رتن جوہر رحن
طرف روپ جمال و نور رنک نور کا گیت رنت
خون روس غیرت روی آفتاب رتتا
بالو ریت چال رُچ خوبی رنگ راتا
رنگ گیرندہ باب السین ساگر تالاب سور
آفتاب سمندر دریا سمدور دریا سرتنا
سانپ سیت سرک سیف ملک سکھر
چاتر سلچھن. اچھوتی سیوال کنجار

سپت ہفت سُرگ فلک سرنی برابری

سمرن سجود سُد خبر و ہوش سوجھ دیدن

سیوت آخر سنیور حلو سمند

سپ آپ سول ناسوت سوکشم ملکوت سبد

گفتار سرور تالاب و عفت ست راستی

سراپ بددعا و کوسنا سیس سر سینہ

محبت سیوا پرستش سکن خوبی سیو

غلام سیک جلاد و مرید سالی سوالات

سلکھمن پوتی سمور نادر و دربرد سنیات

سردی سیم سوت سم خلخال سماچار قصہ

سپنا خواب سیپور بھرا ہوا سیہ سرب ماریہ

سباس خوشبو سہس ہزار سمن گل

سجن محبوب سبیس و سبیسی ماہتاب سینسار

جگت سا مانند سرب بھجند سریر جسم

سدا کال ہمیشہ سنکا اوگنا سنجر حیلہ

سنک خرمہرہ سید دیوار باب الشین

شنا ستر عوتی شرنگھ زہر شاطر قاصد

باب القاف قلندری خیمہ چوب

کھنس کھت کچہ کرم آبی کپچن قوم کریان

عرفان کوال ناداں گنگار خبر کھاب

ستون کھدیکا فاکریگا کلول

تشت کوت حصدار کرب میٹھا کھمبیر

آسمان کپیل راہ کوکی نام شہر کاس نوت

کات بکری کرپال پرندہ ماہی گیر کیچہ

کاک گندم کھتور دو گیرندہ کچہ پستان گنتہ

کرتار اللہ تعالیٰ کھم آسمان کھٹ دل کرج

کیہا جہان کسبت خاشاک کارن جبر کور طعام

رحمن کون قصد کوانک غرور کبی تالاب

چراغ کوپ غصہ کایا چہرہ وظاہر جسم کال دشمن

کلاں پھولاں کیر طوطہ کس قوت کوت حصدار

گنام اجلاف کرا بھلا کجری چوک کیوان زحل

کواڑ دروازہ کھن بالاخانہ کت باطن گنبد

فیل کوپیان سپاہیاں کان نام کشن کنک شہر

کنکال سبدی کلاں باب المیم لبھا نا ذیقہ کرنا لوبھیانا

باب المیم مچه شرم ولاج لچه قلم لیکه. کزلتی لواتی تازگی
مکت فیل منشکل بسا بکا مندیکا مذهب منت ماهی
آدمی الناس ماتی زمین میت تاج مکت سرداری
مغل گذشته اسپ مهر متیا کلان سلوی مات شراب
آهو مرک راه مارک مجید مرهم اگهانا مگن بیا اصیح
ابر مرتر بارل میگ وطن بضاعت مایا گنوار مرک
کناره سرداد ماتی نت ثابت باب النون ماهی مین
یک پنجره وقونی نروا بسیار نیت خاوند ناتحه کمسو
ناد آواز لوا تکنا تکشا دارو نلیسی وراست راه نیت
نبشه نباز شد نزاد نقصان نشت خواب نذرا آواز
خوب نیکی نازن آبرو عزت و ناطن شب نس
نرانت حرف نفی نه متوالی نمانی عهد سوار و نایک
نراوها بی صورت نروپ بی آواز نردهن لانهایت
باب الهاء هچه منزه نراکار صاف نرمله بی آدهار
هست ناتهه همه هت هیچول دل هیه دیوانه
ماتی تمام شد فرهنگ من لگن مم مم

صحت نامہ منطق الطیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	واحدانیت	وحدانیت	۸	۱۵	اسادیں	اسادیں
۴	۱۷	نورزاغ	نورباغ	ایضاً	۱۶	آہنین	آتشین
۵	۵	نزدیک	غنچہ نزدیک	۹	۲	ہوے	ہوآئے
ایضاً	۹	ناوباوے	ناؤباوے	ایضاً	۵	پرنیں	پربت میں
ایضاً	۱۱	اسے	اسے	ایضاً	۱۰	سہنگا	رکھیگا
ایضاً	۱۷	ابرنا	مارنا	۱۰	۱	تجھکویں	تجھکوں
۶	۳	لس	ایس	ایضاً	۴	خطاب بادرالبیں ج	خطاب با بلبل
ایضاً	۷	دہ	وہ	ایضاً	۱۴	صدرۃ طوبی	سدرۃ طوبی
ایضاً	۱۴	شیع شمع	شریع و شمع	ایضاً	۱۴	اِسرار	اَسرار
۷	۱	بنال	نہان	ایضاً	۱۶	خطاب بابیٹیر	خطاب باتیتر
ایضاً	۵	ہرتی	ہرنی	۴	۳	بیک	پیک
ایضاً	۷	جسرج	چرخ	۱۴	۱	معا	معما
ایضاً	۹	سرمت	حرمت	ایضاً	۱۱	جب گھڑی	جس گھڑی
۸	۱۴	سعود	مسعود	ایضاً	۱۵	جاؤں	جاؤں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٨	٥	گیا	کیا
١٩	٦	مُرو	فرو
ایضاً	٧	ثُرت	ثروت
٢٠	٣	جواب بعد ازاں	جواب دیتی بعد ازاں
٢١	١	نہ	نیر
٢٢	١	شرمندہ ا قشتی	شرمندہ ہی ا تستی
٢٣	١	ایک شاگرد تھا	ایک تھا شاگرد کیسا
ایضاً	٨	سپہ اسکے لاستوں کئی الجے غم کے پچھاڑ	سیرت اسکے لاستوں صاحب جمال غم کے بہار
٢٣	٣	اودیکھو	اُو کہو
٢٥	٣	کی اسبات سوں	کے اسباب سوں
٢٦	٣	لاٹھی کا ڈلا	لوہو کا ڈلا
ایضاً	١١	اُنگوٹھی	انگوٹھی
ایضاً	١٣	پا دتانک	پاؤتانک
٢٧	٨	بین	ہیں
٢٨	٣	نام سوں	ناؤ سوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	١١	میری	تیری
٢٩	١٣	جب بھٹکتا	چپ بھٹکتا
٣١	١١	گھٹا ہے	گھٹتا ہے
٣٢	١٣	دریانے جواب	دریا جواب
ایضاً	ایضاً	اصطراب	اضطراب
ایضاً	١٣	نیں ہے	نیں ہوں
٣٣	٦	صعود	صعوہ
٣٤	٥	بیر	بہ
ایضاً	٨	سُف	یوسف
ایضاً	١٠	اُنگے	آنگے
٣٥	١١	ڈال ہوں	ڈالتا ہے
ایضاً	ایضاً	کرتا ہوں	کرتا ہے
٣٥	١٢	شاہ جہاں	او بادشاہ
٣٦	٦	کسبات	کس بات
ایضاً	١٦	پہچا	پنچھیاں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۱۱	گھر گھر	گھر گھرتے	۷۷	۱۲	ہرکسیکا	ہرکسکا
۴۴	۱	زہدمیں	زہدمیں ہوں	۷۱	۵	یاکہ یہہ کچھہ	یاکہ یہہ
۴۶	۱۲	تاریاں کا لگے	تاریاں کھچنے لگے	۷۴	۱۷	آن	آن
ایضاً	ایضاً	ہرتازہ	پھرتازہ	ایضاً	ایضاً	خلق	حلق
۵۰	۸	زاہدا	زاہداں	۷۴	۸	کبا ہکت	کبا ہلت
۵۱	۹	بادشاہ کیا کامراں	کیا بادشاہ کامراں	۷۵	۱۳	زور آور اتیرا	زور آور بیربا
۵۲	۷	بیخود بے جوش	بیخود بے ہوش	۷۶	۱	یتہی	پھٹے
۵۳	۳	مستی کا	ہستی کا	۷۷	۷	قارون کو	فرعون
۵۴	۷	دوزج	دوزخ	ایضاً	۹	قارون	فرعون
۵۸	۱۰	شیخ اور حق کے	شیخ کے اور حق کے	۸۰	۱	السمان	ای سبحان
۶۱	۸	چک سوں لھو	چک تھی سوں لوہو	ایضاً	۲	شیدا ہر	شیدا ہوا
۶۳	۶	اس وضا	اس وضع	ایضاً	۱۰	حول	ہول
ایضاً	۱۰	تاج افسری	تاج سری	ایضاً	۱۵	بجھو کیاں یو	بجھو کیاں کو یو
۶۴	۱۲	پنچھیاں نے نمک	پنچھیاں نے سک	۸۱	۱۱	نیت	بیت
۶۶	۸	نظ	نظر	۸۳	۵	وودور	وورد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴	۱	سکر	شکر	۱۰۴	۱۲	رنگ وروے	رنگ روے
ایضاً	۱۷	ہتر پن	ہر پن	۱۰۵	۳	شیخ کے جی	شیخ کے جیو
۹۶	۱۳	رانا	راناں	ایضاً	۷	خوش	خوشی
۹۸	۳	پنچھی	پہنچے	۱۰۶	۶	لکاں	لکڑیاں
ایضاً	۱۱	نوں	نو	۱۰۸	۱۵	ززززز	زیر و زبر
ایضاً	۱۳	رنجیت	نبجیت	۱۰۹	۱۱	حم	خم
۹۱	۱	عب عمر	عمر سب	۱۱۰	۱۱	دلمیں	دل میں
۹۲	۱۱	لمتے	لئی	ایضاً	۱۶	وسواس کا	وسواس سکا
۹۳	۹	پیے	نبی	۱۱۹	۳	شہ کنے کبو جایگا دہلیز سوں	شاہ کے کبو جائیگا دہلیز کوں
۹۷	۱۲	تن بدل	تن بدن				
ایضاً	۱۶	تو دریماں	تو نادرماں	۱۲۸	۷	روگار	روزگار
۹۸	۱۶	معنی جو ہی	معنی کی جو ہی	۱۲۹	۲	اوفوبالعقود	اوفوا بالعقود
۹۹	۱۳	ہوش فراست	ہوش و فراست	۱۳۰	۶	جوتمیں	جوں تمیں
۱۰۲	۳	بیش نیں	بیش نیں	۱۳۲	۱۲	نیں اس	نیں ہی اس
ایضاً	۱۲	اے سرا	پہ سرا	۱۳۴	۴	حلک	جلک

صحت نامہ منطق الطیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۲	۲	بب	جب
۱۵۵	۱۶	خاک آہ	خاکِ راہ
۱۷۱	۱۵	از قضد	از قضا
۱۷۰	۱۲	چل کر	جل کر
۱۷۷	۱۴	من	ثمن
ایضاً	۱۵	بجھ	سمجھ

صحت نامہ من لگن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۵	کودان	گوداں
۶	۱۱	کہر	گہر
۸	۸	سعود	مسعود
۱۰	۹	آدم نہ	آدم نے
۱۱	۷	رلت	رات
ایضاً	۱۱	سو	سو
۱۴	۶	اس بہات	اس بہانت
۱۸	۱۲	گرپا بہی	گرپار ہی
۲۳	۳	نودی	نعودی
۲۳	۱۰	دو جگ بنیا	دو جگ بنیجہ

صحت نامہ من لگن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
دیباچہ	۳	جبقتہ	جیغتہ
۳۷	۹	پرت کا	پرتی کا
۴۲	۷	درروبن	درد دین
۵۰	۷	ررول	مرسول
ایضاً	۹	تداسول	تدسوں
۵۸	۴	سیری بھی عمر	میری بھی تو عمر
۶۰	۱	شیدل اور حکمت	شبد انجھہ اور [illegible]
۶۱	۱۰	پاپی	پانی
۶۴	۱۲	نظم	معظم
۶۳	۳	آئی بیت	آئی ہی مت
۶۵	۷	بے دو تہمت	باد و شہت
۶۷	۲	کشن	کشتی
۶۷	۲	احمدی	احمدی
۶۹	۲	نہ ہو سکے	ہو سکے
۷۱	۱۲	کدنا نو	کتینا
۷۴	۹	عنبر کو	عنبر کو
۷۰	۴	دوو	دو

صحت نامہ من لگن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۹	۱۲	نہ کوسی کہے	گرکوئی کہے
۹۰	۸	گیاگھر	گیان گھر
ایضا	۱۰	یک نوا ہی	یک نوا نوا ہی
۹۳	۱۲	اس جیو	یک جیو
۹۴	۱۱	[illegible]	یہی
ایضا	۱۱	[illegible]	بہی
[illegible]	۱	[illegible]	بولنے کی
۱۰۶	۱۴	سیرا ہی	سینتر باہی
ایضاً	۱۶	ہیں راہنما	یاں راہ نما
۱۱۳	۵	نید	پنڈ
۱۱۸	۱۵	مدس	تن
۱۲۱	۸	کوکیت کو	کوکیتہ کو
۱۲۹	۹	اس سر	اس سو ب
۱۳۴	۸	لیانیں ے	کیانیں دے
۱۴۱	۱	اس دو کونہ دو	نہ یعنے دو
ایضاً	۵	متہاجان	مہاجان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۶	۳	نوخر	نوخیز
ایضا	۵	گرکوی ہے	گرکوئی کہے جو
ایضا	ایضا	ایضا	سنسیار باج
ایضا	۱۲	دوجود	موجود
۱۴۷	۱۲	کبوں رے	کبوں پڑے رنگ
۱۴۹	۱	بومر گے	ادمر گے
ایضا	۴	پھول ہے پھل کے	پھول یہ پھل کے
ایضا	۱۶	حدنق	خورنق
۱۵۱	۹	کی صفت	کی سب صفت
۱۵۲	۲	سوبل	سوربل
۱۵۲	۱۵	نہ بوتے ہی	بنوتی ہی

تمت